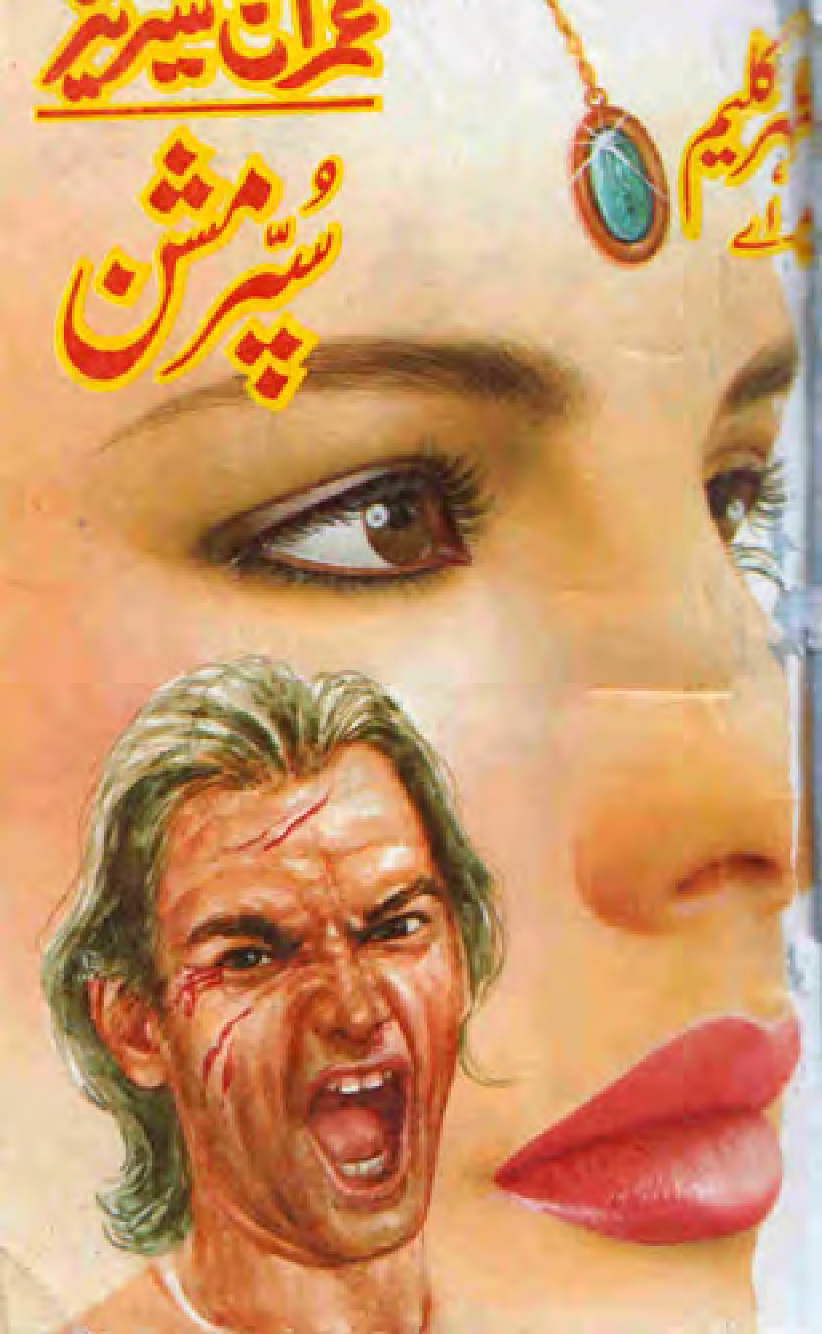

عمران سیریز
سُپر مشن
ہر کلیم
اے

چند باتیں

محترم قارئین ۔ سلام مسنون ..... نیا ناول "سپر مشن" آپ کے ہاتھوں میں ہے ۔ یہ ناول اپنے تیز ٹیمپو ۔ بے پناہ سسپنس اور تیز رفتار ایکشن کے ساتھ ساتھ جاندار اور خوبصورت کہانی کی وجہ سے یقیناً آپ کی توقعات پر ہر لحاظ سے پورا اترے گا ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ اپنی آرا ء سے مجھے حسب سابق ضرور نوازیں گے ۔ لیکن ناول پڑھنے سے پہلے اپنے چند خطوط بھی ملاحظہ کر لیجئے کیونکہ یہ بھی دلچسپی کے لحاظ سے کسی صورت کم نہیں ہوتے ۔

راولپنڈی سے ظہیر احمد صاحب لکھتے ہیں ۔ " میں آپ کا خاموش قاری ہوں لیکن ہر وقت آپ کی صحت کی سلامتی اور زور قلم کے لئے دعا گو رہتا ہوں ۔ کیونکہ مجھے آپ کی کتب جنون کی حد تک پسند ہیں ۔ میں نے یہ خط ایک خاص مقصد کے لئے لکھا ہے آپ نے اپنے ناول " ڈسٹرکشن پلان " میں ایک لفظ " اکلٹ سائنس " استعمال کیا ہے آپ برائے مہربانی اس کے انگریزی سپیلنگ بھی تحریر کریں اور اس کے بارے میں تفصیل بھی بتائیں ۔

محترم ظہیر احمد صاحب..... خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ آپ نے میری تحریر کے بارے میں جن جذبات کا اظہار کیا ہے میں اس کے لئے آپ کا دلی طور پر مشکور ہوں ۔ جہاں تک اکلٹ

سائنسز کا تعلق ہے تو اکلٹ (OCCULT) سائنسز ایسے علوم کو کہا جاتا ہے جو حواس خمسہ سے ماوراہوں ۔ جن کا عام سائنس لیبارٹریوں میں تجزیہ نہ کیا جاسکے ۔ اکلٹ سائنسز میں یوں تو بے شمار علوم آتے ہیں لیکن زیادہ معروف علم کیمیا (سونا بنانے کا علم) علم ریمیا (کالا جادو یعنی سفلی علم) علم سیمیا (نظر بندی کا علم ۔ انتقال روح کا علم) جادو ۔ سحر ۔ دست شناسی ۔ نجوم ۔ ہپناٹزم ۔ مسمریزم ۔ علم جفر ۔ علم رمل ۔ علم الاعداد ۔ علم بروج ۔ علم فلکیات وغیرہ ہیں ۔

اسلام آباد سے محمد خلیل الرحمن صاحب لکھتے ہیں ۔ وادی مشکبار پر آپ کے ناول واقعی شاہکار کی حیثیت رکھتے ہیں ۔ آپ کے ناولوں نے آزادی کی خاطر جنگ لڑنے والے مجاہدین میں نئی روح پھونک دی ہے ۔ مجھے امید ہے کہ آپ آئندہ بھی اس موضوع پر ناول لکھتے رہیں گے ۔ کمپیوٹرائزڈ کتابت ہمیں بے حد پسند آئی ہے ۔ لیکن اس میں غلطیوں کی تعداد پہلے سے کچھ زیادہ بڑھ گئی ہے ۔ امید ہے آپ اس سلسلے میں ضرور توجہ دیں گے میرے دوست محمد علی باجوہ اور خلیل الرحمن صاحب جو کہ قبصہ ساہو والا ڈسکہ میں رہتے ہیں کا خط آپ نے ناول " تھرڈ فورس " کے حصہ دوم میں شائع کیا ہے انہیں اس خط کے حوالے سے ایک دھمکی آمیز خط ملا ہے ۔ اس دھمکی آمیز خط کی وجہ سے وہ اور ان کے گھر والے بے حد پریشان ہیں ۔ انہوں نے آپ کو اس سلسلے میں خط لکھا تھا ۔ لیکن آپ نے شاید اسے مذاق سمجھ کر نظر انداز کر دیا ہے ۔ لیکن وہ بے حد پریشان ہیں امید ہے آپ انہیں ضرور اس سلسلے میں اطمینان بھرا جواب دیں گے ۔

محترم محمد خلیل الرحمن صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ ۔ کمپیوٹرائزڈ کتابت میں جہاں تک غلطیوں کا تعلق ہے ۔ تو اس سلسلے میں یہی کہا جا سکتا ہے کہ کیلی گرافک کمپیوٹر کا عمران سے نیا نیا تعارف ہوا ہے ۔ امید ہے جلد ہی وہ عمران کو اچھی طرح جاننے لگ جائے گا اور پھر شاید اسے غلطیوں کی ہمت ہی نہ پڑے ۔ جہاں تک آپ کے دوستوں کو کسی دھمکی آمیز خط ملنے کا تعلق ہے تو ظاہر ہے یہ ان کے کسی دوست کا مذاق ہی ہو سکتا ہے ۔ وہ مطمئن رہیں ۔ ویسے جس صاحب نے بھی یہ مذاق کیا ہے یا شرارت کی ہے میری ان سے بھی یہی گزارش ہے کہ ایسا مذاق یا شرارت جس سے کسی کو ذہنی یا جسمانی تکلیف پہنچے نہیں کرنا چاہئے ۔ یہ بات اعلیٰ اخلاق سے بعید ہو جاتی ہے ۔ اگر آپ کسی کو کوئی سکھ نہیں پہنچا سکتے تو کم از کم کسی کو کوئی تکلیف تو نہ پہنچائیں مجھے یقین ہے کہ قارئین میری گذارش پر ضرور عمل کریں گے ۔

شہر کا نام لکھے بغیر محترمہ صدف حمید صاحبہ لکھتی ہیں ۔ " میں طویل عرصے سے آپ کے ناول باقاعدگی سے پڑھ رہی ہوں آپ کا طرز تحریر اس قدر پراثر اور فطری ہے کہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے ناول کے تمام واقعات کی ایک فلم ہمارے سامنے چل رہی ہو ۔ البتہ ایک شکایت آپ سے ضرور ہے کہ اب آپ عمران اور سیکرٹ سروس کی بجائے دوسرے کرداروں کو زیادہ اہمیت دے رہے ہیں ۔ خاص طور پر ٹائیگر کے کردار کو تو آپ نے اس قدر اہمیت دینی شروع کر دی ہے کہ ہمیں یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ کہیں آپ عمران سیریز کی بجائے ٹائیگر

سیریز لکھنا نہ شروع کر دیں۔ امید ہے آپ ضرور اس شکایت کا ازالہ کریں گے"۔

محترمہ صدف حمید صاحبہ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ جہاں تک آپ کی اس شکایت کا تعلق ہے کہ سیکرٹ سروس سے ہٹ کر بعض کردار اہمیت حاصل کر جاتے ہیں جیسے آپ نے ٹائیگر کی مثال دی ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ عمران کا مقصد مجرموں کے خلاف لڑنا ہوتا ہے اور وہ اس لڑائی میں جہاں سے بھی مدد مل سکے ضرور حاصل کرتا ہے۔ جہاں تک ٹائیگر کے کردار کا تعلق ہے تو آپ نے دیکھا ہوگا کہ ٹائیگر جس ماحول میں مستقل رہتا ہے وہاں سیکرٹ سروس کا کوئی ممبر نہیں رہ سکتا اور ٹائیگر کی وجہ سے عمران کو مشن مکمل کرنے میں بعض اوقات انتہائی اہم کلیو آسانی سے مل جاتے ہیں۔ لیکن یہ سب کچھ مخصوص سچوئیشنز کے تابع ہوتا ہے جہاں عمران کو ٹائیگر کی مدد کی ضرورت نہیں ہوتی۔ وہاں ٹائیگر سرے سے سامنے ہی نہیں آتا۔ امید ہے اس وضاحت سے آپ کی شکایت دور ہو گئی ہو گی۔

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

عمران ڈرائینگ روم کے صوفے پر تقریباً نیم دراز حالت میں ایک رسالہ پڑھنے میں مصروف تھا کہ کال بیل کی آواز سن کر بے اختیار چونک کر سیدھا ہوگیا۔

"سلیمان! ۔۔۔ جا کر دیکھنا۔ شاید اللہ تعالیٰ نے کسی فرشتے کو بھیج دیا ہو ہماری مفلسی دور کرنے کی غرض سے" ۔۔۔۔ عمران نے اونچی آواز میں کہا۔

"یہاں جن تو آسکتے ہیں ۔۔۔ فرشتے نہیں" ۔۔۔ راہداری سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔ وہ کچن سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ رہا تھا۔

"چلو۔ شاید الہ دین کے چراغ والا جن ہو" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور سلیمان ڈرائینگ روم کے دروازے کے سامنے سے گزر کر آگے بڑھ گیا۔

"کیا یہ فلیٹ علی عمران صاحب کا ہے ——— ؟" دروازہ کھلنے کی آواز آتے ہی ایک باوقار اور سنجیدہ سی آواز سنائی دی۔

"یہ تو انسانی آواز ہے ——— نہ کسی جن کی اور نہ کسی فرشتے کی"۔ عمران نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے انسانی آواز سن کر اسے بے حد مایوسی ہوئی ہو۔

"جی ہاں! ——— تشریف لایئے" ——— سلیمان کی مؤدبانہ آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ آنے والا یقیناً کوئی باوقار اور معزز آدمی ہے۔ اس لئے سلیمان لاشعوری طور پر مؤدب ہو گیا ہے اور پھر چند لمحوں بعد ڈرائنگ روم کے دروازے پر واقعی ایک معزز شخصیت نمودار ہوئی اور عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ آنے والا اُدھیڑ عمر تھا لیکن اس کے جسم پر انتہائی قیمتی سوٹ تھا اور اس نے ہاتھ میں سونے کی مُٹھ والی چھڑی پکڑی ہوئی تھی۔ چہرہ چوڑا اور باوقار تھا۔

"بغیر اطلاع آنے کی معافی چاہتا ہوں" ——— اس معزز آدمی نے اندر داخل ہوتے ہی انتہائی بااخلاق لہجے میں کہا۔

"اطلاع تو آپ نے دی ہے ——— پھر معافی کیسی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو آنے والا بے اختیار چونک پڑا۔

"میرا نام رسالت خان ہے" ——— آنے والے نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"علی عمران" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر مصافحہ کرنے کے بعد رسالت خان کو اس نے بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"تشریف رکھیئے" ——— عمران نے کہا اور رسالت خان صوفے پر

بیٹھ گیا۔

"آپ کو میری آمد کی اطلاع پہلے کیسے مل گئی ——— مجھے اس پر بے پناہ حیرت ہو رہی ہے" ——— رسالت خان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"فلیٹ میں نصب کال بیل صرف دکھاوے کی نہیں ہے، بلکہ باقاعدہ بجتی بھی ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور رسالت خان چند لمحے تو خاموش بیٹھا رہا۔ پھر بے اختیار اس کے چہرے پر مسکراہٹ تیر گئی۔

"اوہ اچھا ——— میں سمجھ گیا ——— آپ بے حد خوش مزاج ہیں۔ مجھے آپ سے مل کر حقیقتاً مسرت ہو رہی ہے ——— لیکن آپ ضرور اُلجھ رہے ہوں گے۔ اس لئے میں اگر پہلے یہاں آنے کی تفصیل بتا دوں تو بہتر ہے" ——— رسالت خان نے مسکراتے ہوئے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"جی فرمایئے" ——— عمران نے اس کے وقار سے متاثر ہو کر کہا۔

"جیسا کہ میں نے پہلے بتایا ہے۔ میرا نام رسالت خان ہے ——— میرا تعلق ہوٹل بزنس سے ہے ——— پاکیشیا کے ساتھ ساتھ دنیا کے تقریباً ہر بڑے ملک میں انٹرنیشنل لگژری ہوٹلز موجود ہیں اور یہ ہوٹلز جس کمپنی کی ملکیت ہیں اس کا چیئرمین میں ہوں ——— بلکہ اگر حقیقت کا اظہار کیا جائے تو بات یہ ہے کہ کمپنی تو قانونی تقاضوں کی وجہ سے وجود میں لائی گئی ہے۔ مالک میں ہوں ——— دو ماہ پہلے ہماری کمپنی نے فیصلہ کیا کہ پاکیشیا کے نئے صحت افزا مقام شاہ پور میں سیاحوں کی

سہولت اور بزنس کی غرض سے انٹرنیشنل لگژری ہوٹل کھولا جائے۔
اس فیصلے کے بعد میں اپنی فیملی کے ساتھ شاہ پور خود گیا تاکہ وہاں کچھ عرصہ رہ کر یہ چیک کر سکوں کہ یہاں ہوٹل کھولنا کاروباری طور پر درست بھی رہے گا کہ نہیں ——— بہرحال تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ میں وہاں ایک ماہ تک رہا ——— میری فیملی مختصر سی ہے ایک بیوی اور ایک بیٹی ——— بیٹی نوجوان ہے اس کا نام گل رخ ہے۔ ہوٹل آرگنائزیشن میں اس نے یورپ کی ایک یونیورسٹی سے ڈگری لی ہوئی ہے اور ایک لحاظ سے میرا سارا کاروبار وہی سنبھالتی ہے" ——— رسالت خان نے تفصیل بتلاتے ہوئے کہا۔

اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتے ہوئے دروازے پر نمودار ہوا۔ چائے کے ساتھ ساتھ بسکٹ اور دوسرے سنیکس موجود تھے۔

"اوہ ——— آپ نے تکلف کیا جناب" ——— رسالت خان نے ٹرالی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیکن مجھے امید ہے کہ آپ تکلف نہ کریں گے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور رسالت خان بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت خوب ——— آپ کی حاضر جوابی واقعی قابل داد ہے" ——— رسالت خان نے ہنستے ہوئے کہا۔ ویسے اس کے چہرے سے ہی ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ شاید کافی طویل عرصے کے بعد اس طرح ہنسنے پر مجبور ہوا ہے۔

سلیمان نے چائے تیار کر کے ایک ایک پیالی دونوں کے سامنے رکھی اور بسکٹ اور سنیکس میز پر رکھ کر وہ ٹرالی دھکیلتا واپس چلا گیا۔

"لیجئے" ——— عمران نے کہا اور رسالت خان نے سر ہلاتے ہوئے

چائے کی پیالی اٹھالی۔

"میں ایک ماہ وہاں رہا اور میں نے اور گل رخ دونوں نے وہاں کے حالات دیکھ کر یہ فیصلہ کر لیا کہ یہاں ہوٹل کا خاصا سکوپ ہے اس لئے ہم مطمئن تھے ——— اور پھر ہم نے دوسری صبح واپس جانا تھا ہم دونوں باپ بیٹی کافی رات تک بیٹھے بزنس کے سلسلے میں باتیں کرتے رہے۔ میری وائف سر شام سو جانے کی عادی ہیں اس لئے وہ سو چکی تھیں ——— رات تقریباً گیارہ بجے ہماری باتیں ختم ہوئیں اور ہم اپنے اپنے بیڈ رومز میں سونے کے لئے چلے گئے ——— میں بہت صبح اٹھنے کا عادی ہوں۔ غسل کر کے نماز پڑھنے کے بعد میں نے اپنی عادت کے مطابق قرآن مجید کی تلاوت کی اور پھر میں سیر کرنے کے لئے باہر نکل گیا۔ سیر کرنے کے بعد میں جب واپس آیا تو میرے لئے ایک دھماکہ خیز خبر موجود تھی ——— میری بیوی ریسٹ ہاؤس کے دروازے پر انتہائی پریشانی کے عالم میں کھڑی میرا انتظار کر رہی تھی اور پھر جب اس نے مجھے بتایا کہ گل رخ اپنے بیڈ روم میں موجود نہیں ہے تو پہلے تو میں یہی سمجھا کہ وہ بھی میری طرح شاید سیر کرنے گئی ہو گی اور ابھی آجائے گی ——— لیکن جب میری بیوی نے بتایا کہ اس کا بستر اسی حالت میں ہے کہ جیسے وہ سرے سے بستر پر سوئی ہی نہ ہو تو میں چونک پڑا ——— اور واقعی بستر کی حالت ویسی ہی تھی جیسی میری بیوی نے بتائی تھی۔ کمرے کی اکلوتی کھڑکی کھلی ہوئی تھی اور ابھی میں یہ سب کچھ دیکھ ہی رہا تھا کہ مجھے بستر کے نیچے ایک کاغذ پڑا نظر آیا ——— میں نے وہ کاغذ اٹھایا تو اس پر لکھا ہوا تھا کہ گل رخ کو ہم لے جا رہے ہیں

اب اسے بھول جاؤ —— اور اس کے نیچے صرف دو لفظ لکھے ہوئے تھے —— "بلیک تھنڈر" —— رسالت خان نے کہا تو عمران جو قدرے بیزاری کے انداز میں بیٹھا یہ ساری کہانی سُن رہا تھا بلیک تھنڈر کے الفاظ سُن کر بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا — کیا آپ کو یاد ہے کہ یہی الفاظ تھے —— میرا مطلب ہے کہ کہیں آپ سے ان الفاظ کے سپیلنگ پڑھنے میں تو غلطی نہیں ہوئی" عمران نے کہا۔

"جی نہیں —— صاف اور واضح الفاظ میں بلیک تھنڈر کے الفاظ درج تھے —— تحریر انگریزی میں تھی لیکن تحریر سے ظاہر ہوتا تھا کہ لکھنے والے نے یہ سب کچھ انتہائی جلدی میں لکھا ہے —— میں بھی بلیک تھنڈر کے الفاظ پڑھ کر تشویش میں مبتلا ہو گیا اور پھر انگریزی تحریر —— کیونکہ یہ سارا علاقہ ابھی تک انتہائی پسماندہ ہے۔ یہاں کے رہنے والے تو شاید انگریزی کا ایک لفظ بھی نہ جانتے ہوں — اس سے میری تشویش بے حد بڑھ گئی —— ویسے فوری طور پر میرے ذہن میں یہی خیال آیا کہ شاید مجھ سے بھاری رقم حاصل کرنے کے لئے گل رُخ کو اغوا کیا گیا ہو —— رقم کی میرے پاس کمی نہیں ہے اس لئے میں مطمئن ہو گیا۔ میں نے اپنی بیوی کو تسلی دی اور اُسے بتایا کہ یہ کوئی مجرموں کا گروپ ہے جو تاوان کے لئے ایسے جُرم یہاں کرتا ہے —— ابھی ان کی طرف سے رقم کا مطالبہ آجائے گا اور جتنی رقم بھی انہوں نے طلب کی، میں فوری طور پر ادا کر کے گل رُخ کو واپس حاصل کر لونگا —— چنانچہ میری طرح میری بیوی کی بھی کچھ ڈھارس

بندھ گئی۔ ظاہر ہے اب روانگی کا کوئی سوال نہ تھا اس لئے ہم نے روانگی منسوخ کر دی اور مجرموں کی کال کا انتظار کرنے لگے۔ اس آئیڈیے کے تحت میں نے فوری طور پر وہاں کے حکام اور پولیس کو بھی اطلاع نہ کی۔ لیکن جب شام تک کوئی ڈیمانڈ نہ آئی تو معاملہ میری برداشت سے باہر ہو گیا اور میں علاقے کے کمشنر سے ملا اور اس کو ساری صورت حال بتائی تو وہ بھی بے حد پریشان ہوئے۔ انہوں نے فوری طور پر پولیس کو اطلاع دی اس کے ساتھ ساتھ مقامی معززین کو بھی بلا کر ان کے سامنے بھی یہ معاملہ رکھا اور گل رُخ کی تلاش کا کام وسیع پیمانے پر شروع کر دیا۔ میں نے خود بھی اس تلاش میں حصّہ لیا لیکن دو روز گزر جانے کے باوجود گل رُخ کا معمولی سا کلیو بھی نہ ملا تو میں نے دارالحکومت میں اعلیٰ حکام سے بات کی۔ چنانچہ دارالحکومت سے پولیس کی ایک خصوصی ٹیم بھیجی گئی لیکن وہ بھی دو روز تک تلاش کے باوجود ناکام رہی —— سنٹرل انٹیلی جنس کے ڈائریکٹر جنرل سر عبدالرحمٰن صاحب سے بھی ہمارے خاندان کے دیرینہ تعلقات رہے ہیں۔ گو بزنس کی وجہ سے میں طویل عرصہ سے بیرون ملک رہا ہوں اور اب بھی سال کا زیادہ عرصہ بیرون ملک ہی گزرتا ہے۔ اس لئے ہماری ملاقات سالوں بعد کہیں ایک آدھ بار ہو جاتی ہے۔ بہرحال میں نے ان سے فون پر بات کی تو انہوں نے فوری طور پر اس کیس کو اپنے ہاتھ میں لے لیا اور اپنے محکمے کے سپرنٹنڈنٹ کی سرکردگی میں ایک خصوصی ٹیم وہاں بھیجی اور پھر بعد میں خود بھی وہاں تشریف لے گئے لیکن آج تک گل رُخ کا پتہ نہ چل سکا —— اس علاقے کی ایک ایک چٹان ایک ایک پتھر چیک کر لیا گیا ہے حتیٰ کہ میں نے اپنے وسائل سے بیرون ملک

سے بھی انتہائی تربیت یافتہ سراغ رساں بھی بلوائے۔ لیکن نتیجہ کچھ نہیں نکلا۔ میری بیوی اپنی بیٹی کے غم میں شدید بیمار ہو کر ہسپتال میں پڑی ہے اور میں بھی بس زندہ لاش بن کر رہ گیا ہوں" ——— رسالت خان نے چائے پیتے پیتے پوری تفصیل بتا دی۔

"پھر آپ یہاں کیسے تشریف لائے" ——— عمران نے کہا۔

"گریٹ لینڈ میں میرے ایک ملنے والے ہیں ان کا نام لارڈ ٹوموتھی ہے۔ انہیں جب اس صورت حال کا علم ہوا تو وہ مجھ سے ملنے آئے۔ میں بزنس کی مجبوری کی وجہ سے چند روز کے لئے وہاں گیا تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ پاکیشیا کے دارالحکومت میں آپ رہتے ہیں، اگر آپ میری مدد پر آمادہ ہو گئے تو گل رخ کا سراغ لگایا جا سکتا ہے ——— انہوں نے مجھے آپ کے نام ایک خط بھی دیا ہے اور مجھے آپ کا فلیٹ نمبر بھی بتایا ہے۔ انہوں نے آپ کی اس قدر تعریف کی ہے کہ میرے مایوس دل میں ایک بار پھر امید کی کرن جاگ اٹھی۔ چنانچہ میں فوراً یہاں پہنچا اور اب آپ کے سامنے ہوں ——— آپ جس قدر رقم چاہیں مجھ سے لے لیں۔ میری بیٹی کا سراغ لگائیں۔ اگر وہ مر بھی چکی ہے تب بھی۔ کم از کم مجھے صبر تو آ جائے گا ——— لارڈ ٹوموتھی نے مجھے یہ بتایا تھا کہ آپ کو رضامند کرنا میری ذمہ داری ہے کیونکہ بقول ان کے آپ کی رضامندی اصل بات ہے لیکن میں اس امید کے ساتھ آپ کے پاس آیا ہوں کہ آپ مجھے مایوس نہ کریں گے" ——— رسالت خان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر عمران کی طرف بڑھایا۔ عمران نے لفافہ لیا اور اسے کھول کر اس میں موجود کاغذ نکال کر پڑھنے لگا۔

یہ گریٹ لینڈ کے لارڈ ٹوموتھی کا خط تھا۔ لارڈ ٹوموتھی سے عمران کے خاصے تعلقات تھے۔ خط میں لارڈ ٹوموتھی نے رسالت خان کی مدد کرنے کی سفارش کی تھی۔ عمران نے خط پڑھ کر اسے واپس لفافے میں ڈالا۔

"یہ لیجئے ——— یہ میری دستخط شدہ بلینک چیک بک ہے ——— آپ جس قدر رقم چاہیں اور جب تک چاہیں ان چیکوں کے ذریعے لے سکتے ہیں ——— آپ چاہے جتنی رقم بھی ان چیکوں پر لکھ دیں چیک بہرحال کیش ہو جائیں گے" ——— رسالت خان نے چیک بک عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

عمران نے چیک بک اس کے ہاتھ سے لے کر اسے دیکھا اور پھر میز پر رکھ دیا۔

"آپ کے پاس وہ بلیک تھنڈر والا خط ہے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"نہیں ——— وہ تو میں نے شاہ پور کے کمشنر کو دیا تھا۔ اس کے بعد ان سے واپس ہی نہیں لیا اور نہ مجھے ضرورت محسوس ہوئی" ——— رسالت خان نے جواب دیا۔

"میں ایک صورت میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں ——— اگر آپ سر رحمان سے مجھے اس طرح کا ایک بلینک چیک لے دیں اور ساتھ ہی انہیں بتا دیں کہ یہ چیک آپ نے مجھے دینا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— آپ کا خیال ہے کہ میرے چیک کیش نہیں ہوں گے اور آپ ضمانت کے طور پر سر عبدالرحمن کا چیک چاہتے ہیں ——— آپ

"بے شک بینک فون کر کے معلوم کر لیں۔ آپ کو تسلی کرا دی جائے گی"۔ رسالت خان نے چونک کر کہا۔

"یہ بات نہیں ہے جو آپ سمجھ رہے ہیں ۔۔۔ بس یہ میری شرط ہے۔ غلط ہے یا صحیح ۔۔۔ اس کا سوال نہیں ہے۔ اگر آپ واقعی چاہتے ہیں کہ میں آپ کی مدد کروں تو آپ کو یہ شرط پوری کرنا ہو گی"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں آپ کے فون سے سر عبدالرحمٰن سے بات کر لوں ۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ وہ انکار نہیں کریں گے ۔۔۔ میں یہ بلینک چیک بک انہیں دے دوں گا پھر تو انہیں ویسے بھی کوئی اعتراض نہ ہو گا"۔۔۔ رسالت خان نے کہا۔

"لیکن آپ نے انہیں میرے متعلق پہلے نہیں بتانا ۔۔۔ صرف یہ کہیں کہ آپ نے کسی کو بلینک چیک دینا ہے اور اس کی شرط یہی ہے کہ بلینک چیک آپ کا ہو ۔۔۔ ہاں! جب وہ رضامند ہو جائیں تو پھر آپ میرا نام بتا سکتے ہیں"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"او۔ کے ۔۔۔ جیسے آپ کہیں ۔۔۔ لارڈ ٹموتھی نے آپ کی اس قدر تعریف کی ہے کہ میں آپ کی ہر شرط پوری کرنے کے لئے تیار ہوں"۔ رسالت خان نے کہا اور عمران نے فون اٹھا کر رسالت خان کے سامنے میز پر رکھ دیا۔

"اس وقت وہ دفتر میں ہوں گے اور دفتر کا نمبر میں بتا دیتا ہوں"۔ عمران نے کہا اور ساتھ ہی نمبر بتا دیا۔

"اوہ ۔۔۔ واقعی اس کا مجھے خیال نہ رہا تھا ۔۔۔ مجھے ان کے

گھر کا نمبر تو معلوم ہے۔ ظاہر ہے بھابھی سے نمبر معلوم کرنا پڑتا"۔۔۔ رسالت خان نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

اسی لمحے سلیمان ٹرالی لے کر آیا اور برتن سمیٹنے میں مصروف ہو گیا۔ البتہ اس کی نظریں میز پر رکھی ہوئی بلینک چیک بک پر اس طرح جمی ہوئی تھیں جیسے لوہا مقناطیس سے چپک جاتا ہے لیکن اس نے کوئی بات نہ کی اور خاموشی سے برتن سمیٹ کر ٹرالی دھکیلتا ہوا واپس چلا گیا۔

"ہیلو ۔۔۔ میں رسالت خان بول رہا ہوں ۔۔۔ سر عبدالرحمٰن سے بات کرائیں ۔۔۔ میں ان کا دوست ہوں"۔۔۔ رسالت خان نے دوسری طرف سے کوئی آواز سنتے ہی کہا اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"یس"۔۔۔ چند لمحوں بعد سر رحمان کی مخصوص آواز سنائی دی۔

"عبدالرحمٰن! ۔۔۔ میں رسالت خان بول رہا ہوں۔ السلام علیکم"۔ رسالت خان نے کہا۔

"وعلیکم السلام ۔۔۔ کہاں سے فون کر رہے ہو"۔۔۔ دوسری طرف سے سر رحمان کی بے تکلفانہ آواز سنائی دی اور عمران سمجھ گیا کہ رسالت خان نے جن تعلقات کی بات کی ہے وہ واقعی درست ہیں حالانکہ وہ انہیں اپنی زندگی میں پہلی بار دیکھ رہا تھا اور دیکھنا تو ایک طرف اس نے کبھی ان کا نام تک نہ سنا تھا۔

"دارالحکومت سے ہی بول رہا ہوں عبدالرحمٰن! ۔۔۔ میرا ایک کام کر دو ۔۔۔ یہاں دارالحکومت میں ایک صاحب سے میں نے اپنی بیٹی گلرخ کی بازیابی کے لئے بات کی ہے اور میں نے انہیں اخراجات اور

فیس کے طور پر اپنی بلینک چیک بُک آفر کر دی ہے لیکن ان کا اصرار ہے کہ وہ آپ کا بلینک چیک قبول کریں گے ——— شاید وہ ایسا ضمانت کے طور پر چاہتے ہیں۔ کیونکہ میری ان سے پہلی ملاقات ہے میں اپنی بلینک چیک بُک تمہیں بھجوا دیتا ہوں تم اپنا ایک بلینک چیک دے دو ——— جتنی رقم وہ صاحب تمہارے اکاؤنٹ سے نکلوائیں۔ تم اتنی رقم میرے بلینک چیک پر درج کر کے میرے اکاؤنٹ سے نکلوا لینا"۔ رسالت خان نے کہا۔

"رسالت خان! ——— تم میری توہین کر رہے ہو ——— تمہاری بیٹی گل رُخ میری بیٹی ثریا کی طرح ہے۔ گل رُخ کی بازیابی کے لئے میں اپنے طور پر خرچ نہیں کر سکتا جو تمہاری چیک بُک لونگا" ——— سر رحمان کی غصیلی آواز سنائی دی۔

"بے حد شکریہ عبدالرحمٰن! ——— میں نے تو اس لئے کہا تھا کہ ———" رسالت خان نے انتہائی تشکرانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم اس بات کو چھوڑو ——— چیک میں بھجوا دونگا ——— مجھے ان صاحب کا نام بتاؤ جسے تم بلینک چیک دینا چاہتے ہو" ——— سر رحمان نے رسالت خان کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

"ان کا نام علی عمران ہے۔ یہاں ایک فلیٹ میں رہتے ہیں ——— نوجوان ہیں۔ میں ان کے فلیٹ سے ہی فون کر رہا ہوں۔ گریٹ لینڈ کے لارڈ ٹموتھی نے ان کی بے حد تعریف کی ہے اور ویسے بھی وہ مجھے انتہائی ذہین نوجوان لگتے ہیں اور نجانے کیوں میرا دل بھی گواہی دے

رہا ہے کہ اگر علی عمران صاحب میری مدد کریں تو گل رُخ مل جائے گی"۔ رسالت خان نے کہا۔

"علی عمران ——— کیا تم نے واقعی یہی نام لیا ہے" ——— دوسری طرف سے سر رحمان کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"ہاں ——— کیوں۔ تم انہیں جانتے ہو" ——— ؟ رسالت خان نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"اس نالائق ——— احمق اور گدھے نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ وہ کس کا بیٹا ہے ——— اور سنو! ——— اس کے چکر میں مت آنا۔ وہ حد درجے کا نالائق اور نکھٹو ہے" ——— سر رحمان کی انتہائی غصیلی آواز سنائی دی۔

"کیا ——— کیا ——— یہ تم کیا کہہ رہے ہو عبدالرحمٰن ——— اگر تم بلینک چیک نہیں دینا چاہتے تو ویسے ہی انکار کر دو ——— کم از کم ایسے الفاظ تو نہ کہو" ——— رسالت خان نے بُرا مانتے ہوئے کہا۔

"تم بلینک چیک کی بات کر رہے ہو۔ میں اُسے ایک پائی دینے کے لئے تیار نہیں ہوں ——— اور سنو ——— وہ میرا بیٹا ہے۔ سمجھے۔ اُسے رسیور دو" ——— سر رحمان نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"بیٹا" ——— رسالت خان کا چہرہ حیرت کی شدت سے دیکھنے والا ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے رسیور لے لیا۔

"السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔ جناب عبدالرحمٰن صاحب! ——— آپ مجھے اپنا بیٹا کہہ رہے ہیں جب کہ میرے ڈیڈی کا نام سر رحمان ہے عبدالرحمٰن نہیں ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ ——— کیا بکواس کر رہے ہو ——— کیا اب تم یہ بتانا چاہتے

ہو کہ تمہاری حماقت اس انتہا تک پہنچ گئی ہے کہ تم اپنے باپ کا پورا نام بھی نہیں جانتے ــــ اور سنو ! ــــ یہ تم رسالت خان کو کیا چکر دے رہے ہو ــــ کیا تم اس قدر گھٹیا ہو گئے ہو کہ اپنے باپ کے دوست سے رقم مانگ رہے ہو" ــــ سر رحمان نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا ۔

"تو آپ کا نام عبدالرحمٰن ہے ــــ سوری ڈیڈی ــــ واقعی مجھے آپ کا پورا نام یاد ہی نہ رہا تھا ۔ ویسے ڈیڈی ! ــــ رسالت خان صاحب آپ کے کیسے دوست ہیں کہ انہیں آپ کے اکلوتے بیٹے کا بھی علم نہیں ہے ــــ اور دوسری بات یہ کہ رسالت خان صاحب تو مجھے پوری بلینک چیک بک دے رہے تھے ۔ اگر میں چاہتا تو پوری چیک بک رکھ لیتا ۔ لیکن میں نے اس لئے آپ کے چیک پر اصرار کیا تھا کہ باپ کی رقم اگر بیٹا استعمال کرے گا تو یہ کوئی گھٹیا بات نہیں ہو گی" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔ وہ دیکھ رہا تھا کہ رسالت خان کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے اُسے اب تک یقین نہ آرہا ہو کہ عمران واقعی سر رحمان کا بیٹا ہے ۔

"بکواس کی ضرورت نہیں ہے ــــ اگر تم واقعی رسالت خان کی مدد کر سکتے ہو تو پھر تمہیں بغیر کسی معاوضے کے کرنی ہے ۔ سمجھے ــــ ویسے مجھے یقین ہے کہ تم سوائے بکواس کرنے کے اور کچھ نہیں کر سکتے ۔ رسالت خان اپنا وقت ضائع کرے گا" ــــ سر رحمان نے تیز لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے ریسیور رکھ دیا ۔

"کیا تم واقعی عبدالرحمٰن کے بیٹے ہو" ــــ ؟ رسالت خان نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

"آج تک تو سر رحمان کا بیٹا تھا ۔ لیکن آج سے سر عبدالرحمٰن کا بیٹا ہو گیا ہوں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

"کیا واقعی تمہیں اپنے والد کے پورے نام کا علم نہ تھا" ــــ ؟ رسالت خان نے حیران ہو کر پوچھا ۔

"علم تو تھا ۔ لیکن شروع سے ہی سب انہیں سر رحمان کہتے چلے آتے ہیں اس لئے سر عبدالرحمٰن عجیب سا لگتا ہے" ــــ عمران نے جواب دیا ۔

"رحمٰن تو اللہ تعالیٰ کا نام ہے ۔ وہ اس انداز میں کسی انسان کے لئے استعمال نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے ایسے نام مکمل ہی استعمال کرنے چاہئیں" رسالت خان نے کہا ۔

"آپ نے بالکل درست فرمایا ہے ۔ اللہ تعالیٰ مجھے اور ان سب کو معاف فرمائے جو اب تک سر رحمٰن کہتے رہے ہیں ۔ آپکی یہاں میرے فلیٹ پر آمد میرے لئے واقعی انتہائی مبارک ثابت ہوئی ہے کہ مجھے آپ کی وجہ سے اپنی یہ بڑی غلطی درست کرنے کا موقع مل گیا ہے ۔ میں اس کے لئے آپ کا دل سے مشکور ہوں" ــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا ۔

"غلطی انسان سے ہی ہوتی ہے عمران بیٹے ! ــــ اصل بات غلطی کا احساس ہوتے ہی اس کا اعتراف اور اس کی فوری درستگی ہے اور تم نے جس انداز میں نہ صرف اس غلطی کا اعتراف کیا ہے اور اللہ تعالیٰ سے

معافی مانگی ہے اس سے میرے دل میں تمہاری قدر بہت بڑھ گئی ہے ویسے مجھے یہ تو معلوم تھا کہ عبدالرحمن کا اکلوتا بیٹا عمران ہے لیکن جب بھی کسی ملاقات پر اس معاملے میں ذکر آیا، عبدالرحمن نے ہمیشہ یہی کہا کہ وہ نکما اور ناخلف ہے ـــــ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ تم عبدالرحمن کے بیٹے ہو۔ مجھے یہ معلوم کر کے دلی خوشی ہوئی ہے" ـــــ رسالت خان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکریہ" ـــــ عمران نے کہا اور میز پر رکھی ہوئی چیک بک اس نے اٹھا کر رسالت خان کی طرف بڑھا دی۔

"میرا خیال ہے کہ اب اس کی ضرورت ویسے ہی نہیں رہی۔ کیونکہ ڈیڈی کے میرے متعلق ریمارکس سننے کے بعد ظاہر ہے اب آپ دل ہی دل میں لارڈ ٹموتھی کو کوس رہے ہوں گے جنہوں نے میرا ریفرنس آپ کو دے کر آپ کا وقت ضائع کیا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں ـــ ایسی کوئی بات نہیں ہے ـــــ میں عبدالرحمن کی طبیعت اور مزاج سے اچھی طرح واقف ہوں۔ پہلے تو میری تم سے کبھی ملاقات نہ ہوئی تھی اس لئے مجھے سرے سے تمہارے متعلق کچھ معلوم ہی نہ تھا۔ لیکن اب جب کہ میں تم سے مل چکا ہوں مجھے معلوم ہو گیا ہے کہ تمہارا مزاج دراصل عبدالرحمن سے یکسر مختلف ہے اس لئے وہ ایسی بات کہنے پر مجبور ہیں ـــــ تم پلیز، میری مدد کرو۔ میں بڑی امیدیں لے کر تمہارے پاس آیا ہوں" ـــ رسالت خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مگر آپ نے شرط تو پوری نہیں کی ـــــ ڈیڈی نے تو آپ کے سامنے چیک دینے سے انکار کر دیا ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو رسالت خان بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ شدید الجھن کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ وہ شاید یہ سمجھ رہا تھا کہ عبدالرحمن کا بیٹا ہونے کے ناطے اب وہ شرط پر اصرار نہ کرے گا۔

"ٹھیک ہے ـــ میں بھابھی سے بات کرتا ہوں۔ وہ میرا بے حد احترام کرتی ہیں۔ میں انہیں کہتا ہوں کہ وہ میری ضمانت تمہیں دے دیں" ـــــ رسالت خان نے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ارے ارے ـــ پلیز۔ بس یہی کام نہ کریں ـــــ میں نے شرط واپس لے لی۔ پلیز" ـــــ عمران نے رسالت خان کو فون کرنے سے روکتے ہوئے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا مطلب ـــ میں سمجھا نہیں" ـــــ رسالت خان نے عمران کے اس عجیب و غریب رویئے پر انتہائی حیران اور پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"ڈیڈی تو صرف ڈانٹنے کی حد تک ہی رہتے ہیں ـــــ اماں بی اپنی مخصوص دیسی جوتی اٹھاتے سیدھی یہاں پہنچ جائیں گی اور ساتھ ہی شومیکر کو اس سے بھی بھاری مزید جوتیاں تیار کر کے یہاں فلیٹ پر فوری پہنچانے کا آرڈر بھی دے آئیں گی اور یہاں فلیٹ میں اماں بی کی جوتیاں اور میرے سر سے وہ آرکسٹرا بجے گا کہ جب تک سر نہ ٹوٹ جائے گا، ارکسٹرا بند ہی نہیں ہو سکتا ـــــ اور میں اپنا سر سلامت رکھنا چاہتا ہوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور رسالت

خان ایک بار پھر اونچی آواز میں ہنس پڑے۔

"بہت خوب ـــــ تم واقعی انتہائی دلچسپ نوجوان ہو ـــ مجھے حقیقتاً تم سے مل کر بے حد خوشی ہوئی ہے ـــــ یقین کرو۔ جب سے گل رُخ گم ہوئی ہے میں پہلی بار ہنس رہا ہوں۔ ورنہ ہنسنا تو ایک طرف میں مسکرانا ہی بھول گیا تھا" ـــــ رسالت خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں ـــ گل رُخ کی بازیابی کے لئے مجھ سے جو بھی ممکن ہو سکا، میں کروں گا ـــــ آپ مجھے اس ریسٹ ہاؤس کے بارے میں تفصیلات بتا دیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتا دیں کہ گل رُخ کی ہوٹل بزنس کے علاوہ اور کیا مصروفیات تھیں۔ اس کا اٹھنا بیٹھنا اور ملنا جلنا کن لوگوں سے تھا" ـــــ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"گل رُخ انتہائی شوخ طبیعت کی لڑکی ہے ـــ تمہاری طرح ہنسنا ہنسانا، سیر و تفریح اور لوگوں سے دوستی کرنا اس کی ہابی میں شامل ہیں۔ اس لئے اس کے دوستوں کا حلقہ بے حد وسیع ہے ـــ میں اس بارے میں کوئی تفصیل نہیں بتا سکتا۔ کیونکہ میں نے کبھی گل رُخ کے کردار پر شک کرنے کی گنجائش ہی نہیں سمجھی کہ میں اس کے دوستوں کے بارے میں چھان بین کرتا ـــــ ویسے اس کے دوستوں میں اعلیٰ سوسائٹی کے مہذب اور باوقار لوگ شامل رہتے ہیں۔ وہ سنجیدہ، باوقار اور اعلیٰ تعلیم یافتہ لوگوں کو دوست بنانا پسند کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ مذہبی شعائر کی بھی بچپن سے ہی پابند رہی ہے نماز۔ قرآن مجید کی باقاعدہ تلاوت۔ فطری حیا و شرم ـــــ یہ سب

اس کے کردار میں شامل ہیں" ـــــ رسالت خان نے جواب دیا اور پھر اس نے شاہ پور میں اس ریسٹ ہاؤس کے بارے میں تفصیلات بتانی شروع کر دیں۔

"گل رُخ کا کوئی تازہ ترین فوٹو" ـــــ عمران نے کہا۔

"ہاں! ـــ اتفاق سے شاہ پور میں ہم نے فوٹوگرافی بھی کی تھی۔ اس لئے اس کے گم ہونے سے چند روز پہلے کا فوٹو موجود ہے ـــ یہ فوٹو ہی میں نے اُسے تلاش کرنے والے سب لوگوں کو دیا ہے۔ اس کی کئی کاپیاں میرے پاس موجود ہیں" ـــــ رسالت خان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندرونی جیب سے ایک لفافہ نکالا اور اس میں سے ایک پوسٹ کارڈ سائز کلرڈ فوٹو نکال کر اس نے عمران کی طرف بڑھا دیا۔

عمران نے غور سے فوٹو دیکھا۔ فوٹو میں واقعی گل رُخ خوبصورت، نوجوان اور شوخ و شنگ لڑکی نظر آ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں میں ذہانت کی چمک اور چہرے پر شرارت بھری فطری مسکراہٹ موجود تھی۔

"آپ کہاں ٹھہرے ہوئے ہیں" ـــــ ؟ عمران نے پوچھا۔

"اپنے ہوٹل میں ـــ کیوں" ـــــ ؟ رسالت خان نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے پوچھا ہے کہ شاید دوبارہ آپ سے رابطے کی ضرورت پڑے۔ ویسے آپ نے کہیں بھی جانا ہو تو آپ اپنا فون نمبر ضرور چھوڑ جائیں اور یہ ہدایت کر جائیں کہ یہ فون نمبر علی عمران کو بتا دیا جائے ـــــ مجھے اللہ تعالیٰ سے پوری امید ہے کہ میں گل رُخ کا سراغ آپ کی توقعات

سے بھی پہلے لگا لوں گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"خدا کرے ایسا ہی ہو ـــــ اب مجھے اجازت دو۔ میں نے تمہارا بہت وقت لیا ہے" ـــــ رسالت خان نے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ـــــ وقت نام کی کوئی چیز اس فلیٹ میں گھستی ہی نہیں۔ ورنہ تو میں اپنے باورچی سمیت اب تک بوڑھا ہو گیا ہوتا" ـــــ عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا اور رسالت خان بے اختیار ہنس پڑے پھر عمران انہیں فلیٹ کے نیچے موجود ان کی کار تک چھوڑنے آیا اور جب رسالت خان واپس چلے گئے تو عمران واپس فلیٹ میں آ گیا۔ ویسے تو شاید وہ گل رخ کی تلاش کا کام صرف رسالت خان کے ساتھ خاندانی تعلقات کی بنا پر کرتا، لیکن اس سارے قصے میں بلیک تھنڈر کے نام نے اسے اصل میں یہ کام ہاتھ میں لینے پر ابھارا تھا۔ بلیک تھنڈر کے بارے میں ظاہر ہے وہ جو کچھ جانتا تھا، نہ ہی شاہ پور کی پولیس اور اعلیٰ حکام جانتے تھے بلکہ سنٹرل انٹیلی جنس کو بھی یقیناً اس کا علم نہ تھا اور بلیک تھنڈر کی طرف سے گل رخ کا اس طرح اغوا بتا رہا تھا کہ گل رخ یقیناً ایسی کسی اہمیت کی حامل ہے کہ بلیک تھنڈر جیسی بین الاقوامی تنظیم نے اسے اس طرح نہ صرف اغوا کرایا ہے بلکہ وہاں اپنا نام بھی چھوڑ گئے ہیں۔ حالانکہ اگر وہ یہ رقعہ نہ چھوڑتے تو ظاہر ہے کسی کو علم ہی نہ ہو سکتا کہ گل رخ کہاں گئی۔ عمران یہ ساری باتیں سوچتا ہوا ڈرائینگ روم میں پہنچا اور اس نے رسیور اٹھا کر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا سپیکنگ" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے جولیا کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"شاہ پور کے ایک ریسٹ ہاؤس سے دو تین ماہ قبل ایک نوجوان لڑکی گل رخ اغوا ہوئی ہے۔ اغوا والی جگہ سے بین الاقوامی تنظیم بلیک تھنڈر کا رقعہ ملا ہے جس نے اس رقعہ میں گل رخ کے اغوا کی ذمہ داری قبول کی ہے۔ وہاں کی پولیس، اعلیٰ حکام اور سنٹرل انٹیلی جنس کی پارٹیوں نے تفتیش کی ہے حتیٰ کہ لڑکی کے والد نے غیر ملک سے تربیت یافتہ جاسوس بلوا کر بھی انکوائری کرائی ہے لیکن اس لڑکی کا کچھ پتہ نہیں چل سکا۔ بلیک تھنڈر کا نام درمیان میں آنے کی وجہ سے یہ کیس ہماری سروس نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے ـــــ عمران کو بھی تمہارے پاس بھیج رہا ہوں وہ تمہارے ساتھ جائے گا۔ تم اس کے پہنچنے تک تیاری کر لو" ـــــ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس نے جولیا کو بطور ایکسٹو اس لئے فون کر دیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ایکسٹو کی اجازت کے بغیر جولیا کسی حالت میں بھی اس کے ساتھ دارالحکومت سے باہر جانے پر رضامند نہیں ہو گی۔ رسیور رکھ کر وہ ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ لباس تبدیل کر کے وہ پہلے دانش منزل جا کر بلیک زیرو کو بریف کرے اور پھر وہاں سے جولیا کے فلیٹ پر پہنچ جائے۔

کمرے کا دروازہ کھلتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی نوجوان لڑکی چونک کر دروازے کی طرف دیکھنے لگی ۔ دروازے سے ایک نوجوان جس کے جسم پر قیمتی سوٹ تھا اندر داخل ہو رہا تھا ۔

" تم نے یقیناً کوئی نہ کوئی فیصلہ کر لیا ہو گا گل رُخ " ــــ نوجوان نے اپنے عقب میں دروازہ بند کر کے گل رُخ کی طرف بڑھتے ہوئے نرم لہجے میں کہا۔

" کیا فیصلہ کروں مسٹر جیمز ــــ آج اتنا عرصہ ہو گیا ہے کہ میں تمہیں مسلسل یہی بتا رہی ہوں کہ میرا پاکیشیا کی کسی سائنسی دفاعی لیبارٹری سے کوئی تعلق نہیں ہے ــــ اور نہ ہی میں کسی ٹی ۔ ایکس ٹاپ آبدوز میں نصب کئے جانے والے ٹی ۔ ایکس نام کے کسی آلے سے واقف ہوں سائنس میرا سبجیکٹ ہی نہیں رہا " ــــ گل رُخ نے انتہائی بیزارانہ لہجے میں کہا ۔

" حالانکہ تم پروفیسر احسن بیگ کی دوست ہو ــــ میں نے تمہیں احسن بیگ کے ساتھ تمہاری تصویروں کے البم بھی دکھائے ہیں اور میں نے تمہیں بتا دیا ہے کہ احسن بیگ کے جس دوست کی مدد سے ہمیں اس پروجیکٹ کا علم ہوا ہے اس نے ہمیں خود بتایا تھا کہ تم احسن بیگ کے ساتھ اس پروجیکٹ پر کام کرتی رہی ہو اور تمہیں معلوم ہے کہ وہ خفیہ لیبارٹری کہاں ہے جہاں احسن بیگ چھپا ہوا ہے ــــ دیکھو گل رُخ ! ــــ تمہیں اغوا ہوئے تین ماہ ہو چکے ہیں ۔ اب تک ہم اس لئے خاموش رہے کہ تمہاری تلاش بڑے بھرپور انداز میں جاری تھی ۔ اس لئے تمہیں باہر لے جانا ہمارے لئے ممکن نہ تھا ــــ دوسری بات یہ کہ ہم تمہیں کوئی ذہنی یا جسمانی تکلیف اس لئے نہ پہنچانا چاہتے تھے کہ ہم اس فارمولے سمیت تمہیں بھی اپنے ہیڈ کوارٹر بھجوانا چاہتے تھے تاکہ اس فارمولے پر تم سے مزید کام لیا جا سکے لیکن اب تمہاری تلاش ختم ہو چکی ہے ــــ تمہارے باپ نے گریٹ لینڈ سے تربیت یافتہ جاسوس منگوا کر بھی تمہاری تلاش کرائی ہے ــــ شاہ پور کے حکام اور وہاں کی پولیس سے تو ہمیں ویسے بھی کوئی خطرہ نہ تھا البتہ سنٹرل انٹیلی جنس کی خصوصی ٹیم بھی تمہیں تلاش کرتی رہی ۔ اس سے ہمیں یقیناً خطرہ تھا لیکن اب انہوں نے بھی کیس داخل دفتر کر دیا ہے ــــ ادھر ہیڈ کوارٹر سے میری بات ہو گئی ہے ۔ ہیڈ کوارٹر نے اب اجازت دے دی ہے کہ اگر ضرورت پڑے تو تم پر ہر قسم کا تشدد کیا جا سکتا ہے ــــ ہیڈ کوارٹر کو اب تم سے زیادہ ٹی ۔ ایکس کا وہ فارمولا درکار ہے اور ہیڈ کوارٹر نے مجھے سختی سے حکم دیا ہے کہ اگر میں نے ایک ہفتے کے اندر یہ فارمولا حاصل نہ کیا تو وہ مجھے سزا بھی دے

سکتے ہیں اور تمہیں معلوم نہیں۔ لیکن میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ ہماری تنظیم میں غلطی سے ہلکی سزا موت ہوتی ہے۔ اس لئے آج آخری فیصلہ کر لو۔ اگر تم چاہتی ہو کہ تمہارے جسم کی ہڈیاں توڑی جائیں ـــــ تمہارا یہ خوبصورت جسم داغدار کر دیا جائے ـــــ تمہاری عزت و عصمت جس کا تم مشرقی لوگ بے حد خیال رکھتے ہو، پامال کر دی جائے ـــــ تمہارے اس خوبصورت چہرے کو اس قدر بدصورت بنا دیا جائے کہ لوگ تمہاری شکل پر تھوکنا بھی پسند نہ کریں تو ٹھیک ہے۔ اب میں مجبوراً یہ سب کام کر گزروں گا ـــــ تمہیں ہر صورت میں اس لیبارٹری کے بارے میں سب کچھ بتانا پڑے گا ـــــ یا دوسری صورت یہ ہے کہ تم خود ہی سب کچھ بتا دو تو میرا وعدہ کہ تمہارے جسم کو کوئی انگلی بھی نہ لگائے گا" ـــــ جیمز نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور گل رُخ کا جسم بے اختیار کپکپانے لگا۔

"اوہ ـــ اوہ خدایا ـــ میں کس عذاب میں پھنس گئی ہوں ـــــ یقین کرو اگر مجھے معلوم ہوتا تو میں پہلے روز ہی تمہیں بتا دیتی۔ مجھے قطعاً اس بارے میں معلوم نہیں ہے" ـــــ گل رُخ نے انتہائی بے بسی کے عالم میں کہا۔

"سنو ـــــ میں اگر چاہوں تو تمہیں ہیڈ کوارٹر بھجوا کر وہاں موجود انتہائی جدید ترین مشینوں سے تمہارے ذہن میں موجود تمام معلومات حاصل کر سکتا ہوں۔ لیکن اس سے دو نقصان ہوں گے۔ ایک تو یہ کہ تم ہمیشہ کے لئے ذہنی طور پر پاگل ہو جاؤ گی اور تمہیں گولی مارنی پڑ جائے گی ـــــ اور دوسرا نقصان یہ ہو گا کہ تم سے مزید کوئی کام نہ لیا جا سکے گا۔ ورنہ آخری چارہ کار کے طور پر مجھے یہ سب کچھ کرنا پڑیگا۔ بہرحال میں نے وہ فارمولا حاصل کرنا ہے اور ہر صورت میں کرنا ہے اور فوراً کرنا ہے" ـــــ جیمز کا لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

"میں نے تمہیں بتایا ہے کہ احسن بیگ سے میری ملاقات ہوٹل کے ایک فنکشن میں ہوئی تھی۔ وہ انتہائی گریس فل آدمی تھا اس لئے مجھے وہ دوستی کے لئے پسند آیا اور میں نے اُسے دوست بنا لیا لیکن یہ دوستی صرف ایک ہفتہ قائم رہی ـــــ احسن بیگ نے مجھے بتایا تھا کہ وہ سائنسدان ہے اور گریٹ لینڈ میں کسی سائنس کانفرنس میں شرکت کرنے آیا ہے اور پھر وہ واپس چلا گیا ـــــ میں نے اس سے اس کا پتہ بھی پوچھا تھا لیکن وہ ٹال گیا۔ بس اس کے بعد میں نے اُسے پھر کبھی نہیں دیکھا ـــــ یہ تصویریں بھی اسی دوستی کے زمانے کی ہیں" ـــــ گل رُخ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ باتیں تو تم مجھے دس ہزار بار بتا چکی ہو۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اس احسن بیگ کا ہمارے پاس تمہارے علاوہ اور کوئی کلیو نہیں ہے ـ اس سائنس کانفرنس میں اس نے اس فارمولے کے بارے میں اشارات بتائے تھے اور جب ہماری تنظیم کو اس بارے میں معلوم ہوا تو احسن بیگ غائب ہو چکا تھا ـــــ اس سے پہلے وہ ایک یونیورسٹی میں کبھی کبھار پڑھاتا بھی تھا لیکن سائنس کانفرنس میں شرکت کے بعد اس نے پڑھانا ہی چھوڑ دیا۔ اپنا آبائی مکان وہ پہلے ہی فروخت کر چکا تھا۔ اس کے ماں باپ، بھائی اور دوسرے کسی رشتہ دار کے بارے میں ہمیں کوئی معلومات نہیں مل سکیں۔ اس لئے مجبوراً ہم نے تمہیں ٹریس کیا اور اغوا کر لائے۔ بہرحال

اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ تم نے اب تک جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے تو پھر تم اس کی تلاش میں میری مدد کرو ـــــ اور سنو! ـــــ میرا وعدہ ہے کہ اگر تمہاری مدد سے احسن بیگ کو ہم نے تلاش کر لیا تو تمہیں خاموشی سے واپس بھیج دیا جائے گا اور تم اپنے ماں باپ سے جا ملو گی۔" جیمز نے اس بار نرم لہجے میں کہا۔

"میرے ماں باپ تو شاید اب تک میرے غائب ہو جانے کے غم میں مر بھی چکے ہوں گے۔ لیکن اس کے باوجود تم بتاؤ کہ تم نے خود مجھے بتایا کہ تمہاری تنظیم بلیک تھنڈر بین الاقوامی تنظیم ہے اور انتہائی باوسائل اور مضبوط بھی ہے ـــــ تمہاری تنظیم اگر اُسے تلاش نہیں کر سکی تو میں کیسے تلاش کر سکتی ہوں۔ اگر اس کے باوجود تم اصرار کرو تو مجھے وہ طریقہ بتاؤ کہ جس سے میں اُسے تلاش کر سکتی ہوں تو میں اس عذاب سے نکلنے کے لئے اُسے تلاش کرنے میں تمہاری پوری طرح مدد کرنے کے لئے تیار ہوں" ـــــ گل رُخ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"جن دنوں تمہاری اس سے دوستی رہی تھی ان دنوں کوئی خاص آدمی جو ان سے ملتا رہتا ہو" ـــــ جیمز نے کہا۔

"سوائے میرے بقول اس کے گریٹ لینڈ میں اس کا کوئی واقف ہی نہ تھا اور وہ سوائے رات کے جب وہ اپنے کمرے میں سونے چلا جاتا تھا مستقل میرے ساتھ رہتا تھا اور اس دوران کبھی کسی نے اس سے آشنائی کا اظہار تو ایک طرف بات تک نہ کی تھی ـــــ ارے ہاں! ـــــ ایک منٹ۔ اوہ ـــــ اوہ۔ مجھے یاد آ رہا ہے۔ ایک بار میں اور وہ دونوں شاپنگ کرنے پرل شاپنگ مارکیٹ گئے تھے تو وہاں ایک سیلز مین اس سے خود

آ کر ملا تھا اور اس سیلز مین سے مل کر احسن بیگ بھی بیحد خوش ہوا تھا اور احسن بیگ نے مجھے بتایا تھا کہ وہ اس کا دور کا رشتہ دار ہے۔ اس کا نام سلیم رضا تھا اور پھر اس شاپنگ مارکیٹ کے ایک ریستوران میں وہ کافی دیر تک بیٹھے باتیں کرتے رہے تھے۔ پھر ہم واپس آ گئے ـــــ پہلے میرے ذہن میں واقعی یہ بات نہ آئی تھی۔ اب تمہارے کہنے پر اچانک یہ بات میرے ذہن میں آئی ہے" ـــــ گل رُخ نے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ تم آرام کرو۔ میں اس سلیم رضا کو چیک کرواتا ہوں"۔ جیمز نے کہا اور اٹھ کر تیز تیز قدم اٹھاتا دروازے سے باہر نکل گیا اور گل رُخ نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یا اللہ تو رحیم و کریم ہے۔ مجھے اس عذاب سے نکالنے کی کوئی صورت پیدا کر" ـــــ گل رُخ نے انتہائی خشوع خضوع سے دعا مانگنی شروع کر دی اور پھر وہ دیر تک دعائیں مانگتی رہی۔ آخر کار اُٹھ کر وہ ایک طرف پڑے بستر کی طرف بڑھ گئی۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ نہ صرف دروازہ باہر سے بند کر دیا جاتا ہے بلکہ دروازے کے باہر دو مسلح آدمی چوبیس گھنٹے پہرہ بھی دیتے رہتے ہیں اس لئے سوائے لیٹنے اور سونے کے وہ اور کچھ بھی نہ کر سکتی تھی۔

"اس لڑکی گل رُخ کو آخر کار کیوں اغوا کیا گیا ہو گا" ——— بلیک زیرو نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہی بات سمجھ میں آجاتی تو بات آگے نہ بڑھ جاتی ——— شاہ پور جا کر میں نے اور جولیا نے واقعی اس اغوا کے بارے میں بے پناہ محنت کی ہے لیکن کوئی معمولی سا سراغ بھی نہیں مل سکا" ——— عمران نے اُلجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"بلیک تھنڈر جیسی تنظیم اُسے اغوا کرنے کے بعد وہاں شاہ پور میں تو بیٹھی نہ رہی ہو گی ——— ہو سکتا ہے وہ اسے کسی غیر ملک لے گئے ہوں" بلیک زیرو نے کہا۔

"ایئر پورٹ کا پورا ریکارڈ چیک کر لیا ہے میں نے ——— وہاں سے بھی کوئی کلیو نہیں ملا ——— سارے ہوٹلز بھی چھان مارے ہیں ——— پراپرٹی ڈیلرز کے ذریعے ایسی تمام کوٹھیوں کے بارے میں بھی معلومات حاصل

کر لی ہیں اور جہاں غیر ملکی رہتے ہیں انہیں بھی چیک کر لیا گیا ہے ——— کہیں بھی گل رُخ کا پتہ نہیں چل سکا" ——— عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"پھر اب کیا پلاننگ کی ہے آپ نے" ——— ؟ بلیک زیرو نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"اُسے تلاش تو بہر حال کرنا ہے اس لئے کہ اس میں بلیک تھنڈر تنظیم ملوث ہے ——— اور بلیک تھنڈر جیسی تنظیم کسی چھوٹے موٹے کام میں ہاتھ نہیں ڈالتی ——— یقیناً کوئی بڑا مشن ہو گا اور ظاہر ہے یہ مشن پاکیشیا کے خلاف ہی ہو گا" ——— عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، ٹرانسمیٹر کی مخصوص آواز سنائی دی اور عمران چونک پڑا۔

"ٹائیگر کی کال ہے۔ ہو سکتا ہے اس نے کوئی کلیو ڈھونڈ نکالا ہو ——— وہ ان معاملات میں خاصا تیز ہے" ——— عمران نے کہا اور ہاتھ بڑھا کر اس نے ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ اپنی مخصوص فریکونسی اس نے پہلے ہی اس پر ایڈجسٹ کر رکھی تھی۔

"ہیلو ہیلو ——— ٹائیگر کالنگ۔ اوور" ——— بٹن آن ہوتے ہی ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"عمران اٹنڈنگ یو۔ اوور" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"باس! ——— میں نے گل رُخ کا ایک مبہم سا کلیو تلاش کر لیا ہے۔ اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران چونک پڑا۔

"تفصیل بتاؤ۔ تمہید مت باندھا کرو۔ اوور" ——— عمران نے

کرخت لہجے میں کہا۔

"یس باس ۔۔۔ گل رُخ کے حلیے کی ایک لڑکی کو ایک کار میں بیٹھے دیکھا گیا ہے۔ اس کے ساتھ دو غیر ملکی تھے ۔۔۔ کار یہاں کی ایک ورکشاپ میں مرمت کے لئے آئی تھی۔ ورکشاپ کے فورمین نے بتایا ہے کہ لڑکی نیم بیہوشی کے عالم میں تھی اور ان غیر ملکیوں نے اُسے بتایا تھا کہ اس پر ایسے دورے پڑتے رہتے ہیں۔ وہ اسے ہسپتال لے جا رہے تھے کہ کار میں اچانک خرابی پیدا ہو گئی اور انہیں اس ورکشاپ میں آنا پڑا ۔۔۔ بہرحال فورمین کے مطابق خرابی ٹیکنیکل سی تھی جو زیادہ سے زیادہ دس منٹ میں ٹھیک ہو گئی اور وہ لوگ کار لے کر واپس چلے گئے ۔۔۔ میں نے کار کے بارے میں اس سے تفصیلات حاصل کیں اور مزید تحقیقات کی تو پتہ چلا کہ یہ کار ایک مقامی کمپنی سے ہائر کی گئی تھی اور ضمانت کے طور پر نقد رقم دی گئی تھی۔ پھر دو روز بعد کار واپس کر دی گئی اور رقم واپس لے لی گئی ۔۔۔ کار لینے والے کا جو پتہ درج تھا وہ فرضی ثابت ہوا ہے ۔ اوور" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان غیر ملکیوں کے حلیئے معلوم کئے تم نے ۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"یس سر ۔۔۔ لیکن فورمین نے اپنے پیشے کے لحاظ سے کار کا تو بھرپور انداز میں جائزہ لیا تھا لیکن ان غیر ملکیوں کے حلیئے وہ تفصیل سے نہیں بتا سکا۔ جو کچھ اس نے بتایا ہے اس کے مطابق تو ہر غیر ملکی کا حلیہ ایسا ہی ہوتا ہے ۔ البتہ اس نے فوٹو کو دیکھ کر پہچان لیا کہ اس نے

اس لڑکی کو کار میں دیکھا تھا۔ اوور" ۔۔۔ ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کس ورکشاپ کو چیک کیا ہے تم نے ۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"نیشنل آٹو ورکشاپ انڈس روڈ پر ہے ۔ بہت بڑی آٹو ورکشاپ ہے ۔ مجھے اچانک خیال آ گیا تھا۔ اس لئے میں نے چیکنگ کی سوچی اور پھر پہلی ہی ورکشاپ میں اس بات کا علم ہو گیا۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"تم اس وقت کہاں سے بول رہے ہو۔ اوور" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"اسی ورکشاپ کے قریب ایک ریستوران کے باتھ روم سے آپ کو کال کر رہا ہوں ۔۔۔ میں نے سوچا کہ ہو سکتا ہے آپ خود اس فورمین سے بات کریں تو میں یہیں رہوں ۔ اوور" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔ میں وہیں پہنچ رہا ہوں ۔ اوور اینڈ آل" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

"گھپ اندھیرے میں روشنی کی کوئی کرن تو نمودار ہوتی" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مُڑ کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار نیشنل آٹو ورکشاپ کے بڑے سے گیٹ کے سامنے پہنچ چکی تھی۔ اس نے کار ایک طرف روکی اور پھر جیسے ہی وہ نیچے اترا، ایک طرف سے ٹائیگر تیز تیز قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھ آیا۔

"فورمین کی ڈیوٹی ختم ہو گئی ہے۔ وہ اپنے گھر جا چکا ہے ——— میں نے اس کے گھر کا پتہ معلوم کر لیا ہے۔ کھجور محلے میں وہ رہتا ہے۔ میں آپ کا انتظار کر رہا تھا" ——— ٹائیگر نے قریب آکر کہا۔

"تمہارے پاس رسی ہے" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"رسی ——— نہیں ——— رسی کا کیوں پوچھ رہے ہیں آپ" ——— ؟ ٹائیگر نے چونک کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو پھر کھجور پر کیسے چڑھو گے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ دوبارہ کار میں بیٹھ گیا اور ٹائیگر بھی ہنستا ہوا کار کا دروازہ کھول کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا اور عمران نے کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھا دی۔

"تمہاری کار کہاں ہے" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"وہ اس ریستوران کے سامنے کھڑی ہے جہاں سے میں نے آپ کو کال کی تھی۔ میں بعد میں وہاں سے لے لونگا" ——— ٹائیگر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک متوسط طبقے کی پرانی آبادی میں پہنچ گئے جو کھجور محلے نام سے مشہور تھی۔

"کیا پتہ ہے اس کا" ——— ؟ عمران نے کار کو ایک کھلی جگہ کی طرف موڑتے ہوئے پوچھا۔

"سنہری مسجد ہے اس محلے میں ——— اس کے ساتھ ہی مکان ہے فورمین کا نام محمد بشیر ہے" ——— ٹائیگر نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے کار روکی اور پھر دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ دوسری

طرف سے ٹائیگر بھی نیچے اترا تو عمران نے کار لاک کی اور پھر وہ دونوں کچھ دُور موجود ایک دکان کی طرف بڑھ گئے تاکہ وہاں سے سنہری مسجد کا محل وقوع معلوم کر سکیں اور پھر تھوڑی سی تگ و دو کے بعد وہ فورمین محمد بشیر کا گھر تلاش کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ محمد بشیر گھر پر ہی مل گیا لیکن وہ ٹائیگر اور عمران کو اپنے دروازے پر کھڑے دیکھ کر اس قدر حیرت زدہ سا ہو گیا کہ جیسے اُسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو۔

"آپ اور یہاں ——— آپ نے میرا گھر کیسے تلاش کر لیا" ——— ؟ محمد بشیر نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نیت نیک ہو تو اللہ تعالیٰ بھی مدد کرتا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بیٹھک کا دروازہ کھولتا ہوں لیکن آپ کو چند منٹ انتظار کرنا ہو گا کیونکہ ———" محمد بشیر نے قدرے ہچکچاتے ہوئے انداز میں کہا۔

"اس تکلیف کی ضرورت نہیں ہے ——— ہم کسی ہوٹل میں بیٹھ سکتے ہیں۔ ہم نے تم سے صرف چند معلومات حاصل کرنی ہیں اور اس کا تمہیں معقول معاوضہ بھی دیا جائے گا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک بڑا سا نوٹ نکالا اور خاموشی سے محمد بشیر کے ہاتھ میں دے دیا۔

"اوہ ۔ نہیں جناب ! ——— آپ میرے گھر آتے ہیں ۔ میرے مہمان ہیں ۔ میں یہ رقم آپ سے نہیں لے سکتا۔ بلکہ آپ کی مہمان نوازی میرا

فرض ہے" ـــــ محمد بشیر نے جلدی سے نوٹ واپس کرتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے گھر کے اندر چلا گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد اس نے بیٹھک کا دروازہ کھولا اور انہیں اندر آنے کے لئے کہا۔

"میری بیوی بیمار ہے اور آرام کے لئے اسی کمرے میں لیٹتی ہے اس لئے آپ کو چند منٹ انتظار کرنا پڑا۔ میں شرمندہ ہوں ـــ آپ بیٹھیں" ـــــ محمد بشیر نے معذرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔ بیٹھک کی حالت بتا رہی تھی کہ فورمین محمد بشیر کی آمدنی بس واجبی سی ہے لیکن بہرحال وہ ایک باضمیر اور باعزت آدمی تھا

"بشیر صاحب! ـــ آپ نے میرے ساتھی کو اس کار کے بارے میں تفصیلات بتائی ہیں جس میں وہ لڑکی نیم غشی کی حالت میں موجود تھی ـــــ وہ کار تو ایک کمپنی کی ملکیت تھی۔ وہاں سے تو کچھ معلوم نہیں ہو سکا ـــــ لڑکی کو باقاعدہ اغوا کیا گیا تھا اور ہم اس لڑکی کی تلاش میں ہیں۔ آپ نے ان غیر ملکی افراد کے جو حلیئے بتائے ہیں وہ بھی عام سے ہیں۔ اگر آپ ذہن پر زور دے کر کوئی ایسی بات بتا دیں جس سے ان غیر ملکیوں کو تلاش کیا جا سکے تو آپ اس لڑکی کے انتہائی دکھی والدین کی دعائیں بھی حاصل کر لیں گے اور اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی آپ کو اس کار خیر کی جزا ملے گی" ـــــ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہی فورمین سے مخاطب ہو کر کہا۔

"آپ کا تعلق پولیس سے ہے" ـــــ فورمین نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"نہیں ـــ ہم اس لڑکی کے باپ کی طرف سے اس کی تلاش کا کام

کر رہے ہیں اور اس کا ہم باقاعدہ معاوضہ لے رہے ہیں۔ اسی لئے میں نے آپ کو یہ نوٹ دیا ہے کہ آپ نے بہرحال ہمیں ایک کلیو دیا ہے۔ اس لئے آپ اس کے حقدار ہیں" ـــــ عمران نے دوبارہ جیب سے نوٹ نکالتے ہوئے کہا۔

"رہنے دیجئے جناب! ـــــ میں خود جوان بیٹیوں کا باپ ہوں کسی کی جوان بیٹی اغوا ہو جائے اور میں اس کی تلاش میں مدد کے لئے رقم لوں ـــ مجھے یہ گوارا نہیں ہے" ـــــ فورمین محمد بشیر نے کہا اور عمران نے نوٹ واپس جیب میں ڈال لیا۔

اسی لمحے ایک لڑکا کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے عمران اور ٹائیگر کو سلام کر کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی ایک ایک بوتل ان دونوں کے سامنے رکھی اور پھر تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

"لیجئے" ـــــ فورمین نے کہا اور عمران نے خاموشی سے بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی۔

"ایک بات میرے ذہن میں آ رہی ہے۔ ہو سکتا ہے اس سے آپ کو ان غیر ملکیوں کی تلاش میں کوئی مدد مل سکے۔ چونکہ میں طویل عرصے سے اس ورکشاپ میں کام کر رہا ہوں اور ویسے بھی میٹرک پاس ہوں اور اس ورکشاپ میں زیادہ تر غیر ملکی ہی کاریں مرمت کرانے آتے ہیں اس لئے میں انگریزی روانی سے بول تو نہیں سکتا لیکن سمجھ اچھی طرح لیتا ہوں۔ جب میں کار مرمت کر رہا تھا تو ان دونوں غیر ملکیوں نے آپس میں بات چیت کرتے ہوئے کہا تھا کہ اب احسن بیگ اور اس کی لیبارٹری کا جلد پتہ لگ جائے گا" ـــــ فورمین نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"اور کیا باتیں ہوئی تھیں ان کے درمیان" ـــــ ؟ عمران نے اشتیاق بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ان میں سے ایک کا نام جیمز لیا گیا تھا جب کہ دوسرے کا نام جارج تھا ـــــ وہ کسی ہیڈ کوارٹر کی بات کر رہے تھے اور ہاں!۔ انہوں نے کسی ٹی۔ایکس فارمولے کا ذکر بھی کیا تھا۔ بہرحال یہ باتیں کار مرمت کرتے ہوئے میرے کانوں میں پڑی تھیں جواب ذہن پر زور دینے کی وجہ سے میرے ذہن میں آئی ہیں اور وہ دونوں شاید میرے ساتھ کھڑے اس لئے اطمینان سے باتیں کر رہے تھے کہ ان کا خیال تھا کہ میں انگریزی زبان سے قطعی نابلد ہوں" ـــــ فورمین محمد بشیر نے کہا۔

"اور کچھ ـــ اور کوئی بات" ـــــ ؟ عمران نے پوچھا۔

"جی نہیں ـــ اس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں بتا سکتا ـــ اگر مجھے ذرا بھی شک ہو جاتا کہ لڑکی بیمار نہیں ہے بلکہ اغوا شدہ ہے تو میں لازماً پولیس کو اطلاع کر دیتا۔ لیکن وہ دونوں اپنے لباس، انداز اور شکل و صورت سے معزز افراد لگ رہے تھے اس لئے مجھے ذرا سا بھی شک نہ ہو سکا" ـــــ فورمین نے جواب دیا۔

"لڑکی کے جسم پر کس قسم کا لباس تھا" ـــــ عمران نے پوچھا تو فورمین بے اختیار چونک پڑا۔

"اس نے پاجامہ اور قمیض پہن رکھی تھی لیکن اوپر اس نے ایک بڑا سا کوٹ پہن رکھا تھا جس پر خوبصورت پھول بنے ہوئے تھے" ـــ فورمین نے جواب دیا۔

"او۔کے ـــ آپ کا بے حد شکریہ ـــ ہماری کار یہاں سے کافی دور ہے اور ہمارے لئے اب راستہ تلاش کرنا مشکل ہے۔ اس لئے آپ اپنے صاحبزادے کو ہمارے ساتھ بھجوا دیجئے" ـــــ عمران نے کرسی سے اٹھ کر بڑے گرمجوشانہ انداز میں فورمین سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں آپ کو خود چھوڑ آتا ہوں" ـــــ محمد بشیر نے کہا۔

"نہیں ـــ آپ اپنے صاحبزادے کو بھجوا دیں۔ پلیز" ـــــ عمران نے کہا تو محمد بشیر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ اس کے لڑکے کے ساتھ جس نے انہیں بوتلیں لا کر دی تھیں اس کے گھر سے واپس اپنی کار کی طرف بڑھ رہے تھے۔ ٹائیگر کے چہرے پر حیرت کے تاثرات تھے کیونکہ عمران کی یہ بات اس کی سمجھ میں نہ آئی تھی کہ اسے راستہ یاد نہیں رہا۔ حالانکہ راستہ سیدھا اور صاف تھا لیکن ظاہر ہے اس لڑکے کے سامنے وہ عمران سے پوچھ نہ سکتا تھا اس لئے خاموشی سے ساتھ چلا جا رہا تھا۔

عمران نے کار میں پہنچ کر ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں رکھا ہوا ایک پیکٹ نکال کر اس نے لڑکے کی طرف بڑھا دیا۔

"یہ پیکٹ اپنے والد کو دے دینا" ـــــ عمران نے پیکٹ لڑکے کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"جی اچھا" ـــــ لڑکے نے معصومیت سے کہا اور سلام کر کے واپس مڑ گیا۔ عمران نے کار سٹارٹ کی اور اسے آگے بڑھا دیا۔

"اس پیکٹ میں نوٹ تھے باس" ـــــ ؟ ٹائیگر نے پوچھا۔

"ہاں! ـــ فورمین غیرت مند آدمی ہے لیکن اس کے حالات خاصے

خراب ہیں ۔ پھر اس نے واقعی ہماری مدد کی ہے اس لئے یہ اس کا حق تھا ۔ اب وہ چونکہ ہمیں تلاش نہ کر سکے گا اس لئے اُسے اب یہ نوٹ لینے ہی پڑیں گے" ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اسی لئے آپ اس کے لڑکے کو ساتھ لے آئے تھے ۔ میں حیران ہو رہا تھا کہ راستہ تو صاف اور سیدھا ہے پھر آپ نے لڑکے کو ساتھ کیوں لے لیا ہے" ۔ ٹائیگر نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے باس" ۔ ؟ محلے کی حدود سے باہر آتے ہی ٹائیگر نے پوچھا۔

"میں تمہیں کسی ریستوران میں ڈراپ کر دیتا ہوں جہاں تمہاری کار موجود ہے ۔ تم ان غیر ملکیوں کی تلاش جاری رکھو ۔ یہ ورکشاپ والا آئیڈیا بھی تم نے خوب سوچا تھا۔ اسی طرح شاید کوئی اور آئیڈیا تمہارے ذہن میں آجائے" ۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ تو پھر آپ مجھے چوک پر ڈراپ کر دیں ۔ میں ٹیکسی میں چلا جاؤں گا" ۔ ٹائیگر نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے اگلے چوک پر اُسے اتار دیا اور پھر کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر دانش منزل پہنچ چکا تھا۔

"کچھ پتہ چلا عمران صاحب" ۔ بلیک زیرو نے عمران کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی پوچھا۔

"ہاں ! ۔ بات کچھ آگے بڑھی ہے ۔ کسی ٹی۔ ایکس فارمولے

اور کسی احسن بیگ اور لیبارٹری کی بات سامنے آئی ہے" ۔ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹی۔ ایکس فارمولا ۔ یہ کونسا فارمولا ہے" ۔ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"نام کے لحاظ سے تو اس کا تعلق بحریہ سے لگتا ہے" ۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس" ۔ دوسری طرف سے سر داور کی آواز سنائی دی۔

"عمران بول رہا ہوں جناب" ۔ عمران کا لہجہ اسی طرح بے حد سنجیدہ تھا۔

"اوہ تم ۔ خیریت ہے ۔ بے حد سنجیدہ ہو" ۔ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا گیا۔

"ایک اہم اُلجھن درپیش ہے ۔ آپ سے یہ پوچھنا ہے کہ کوئی احسن بیگ نام کے سائنسدان سے بھی آپ واقف ہیں جو کسی خفیہ لیبارٹری میں کام کر رہا ہو اور کسی ٹی۔ ایکس فارمولے سے اس کا تعلق ہو" ۔ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹی۔ ایکس فارمولا ۔ اوہ ۔ اس کے متعلق میرے ذہن میں ایک خاکہ موجود تو ہے لیکن مجھے یاد نہیں آ رہا کہ کیسے میرے ذہن میں موجود ہے ۔ جہاں تک احسن بیگ کا تعلق ہے یہ نام بھی میرے ذہن میں ہے۔ تم ایسا کرو کہ مجھے آدھے گھنٹے بعد فون کرنا۔ میں اس دوران معلوم کرنے کی کوشش کرتا ہوں کہ یہ سب کچھ کہاں سے میرے ذہن میں آیا ہے" ۔ سر داور نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران نے او۔ کے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

گُل رُخ کو مزید دو روز تک جیمز کی آمد کا انتظار کرنا پڑا۔ لیکن دو
روز بعد جب جیمز واپس آیا تو اس کے چہرے پر مسرت کے تاثرات نمایاں
"ہم نے احسن بیگ کو تلاش کر لیا ہے گل رُخ ـــــ تمہاری اس
کے رشتہ دار کی دی ہوئی ٹیپ خاصی مددگار ثابت ہوتی ہے۔ احسن بیگ
نے اُسے اپنا ایک خاص فون نمبر دے آیا تھا ـــــ اس فون نمبر پر
احسن بیگ سے ہمارے سامنے اس آدمی سلیم رضا نے بات بھی کی تھی ا
ہمارے کہنے پر سلیم رضا نے اس سے ملنے کی بات کی اور اس کا پتہ پو
تو احسن بیگ نے کہا کہ وہ انتہائی مصروف ہے اس لئے وہ کم از کم دو
تک کسی سے نہیں مل سکتا ـــــ اور ساتھ ہی اس نے یہ کہا تھا کہ دو
تک سلیم رضا اُسے فون بھی نہ کرے اور اس کے بعد رابطہ ختم ہو گیا ـــ
ہم نے یہاں آکر اس فون نمبر کو چیک کرنے کی بے حد کوشش کی۔
لیکن ایکس چینج میں یہ نمبر ہی نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ اس نمبر

مدد سے احسن بیگ کو ٹریس نہیں کیا جا سکتا ـــــ اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم اس فون پر احسن بیگ سے بات کرو۔ تم اسے کہہ سکتی ہو کہ تم نے یہ فون نمبر سلیم رضا سے حاصل کیا ہے اور تم اُسے ملنے پر مجبور کر دو۔ ہم تمہاری اس سے ملاقات کا بندوبست کر لیں گے اور پھر جیسے ہی یہ ملاقات ہو گی تمہیں فوری طور پر تمہارے والدین کے پاس بھجوا دیا جائے گا" ـــــ جیمز نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں اس سے بات کرنے کے لئے تیار ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں اُسے ملاقات پر آمادہ کر لوں گی" ـــــ گل رُخ نے کہا اور جیمز نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے ایک کارڈلیس فون نکالا اور اس پر بٹن پریس کر کے اس کے فون پیس گل رُخ کی طرف بڑھا دیا۔

"یس" ـــــ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"گل رُخ رسالت بول رہی ہوں" ـــــ گل رُخ نے کہا۔

"اوہ ـــ اوہ تم گل رُخ ـــ میں احسن بیگ بول رہا ہوں ـ تم نے میرا فون نمبر کیسے حاصل کر لیا" ـــــ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"تمہارے رشتہ دار سلیم رضا سے ـــ کیوں ـــ میں نے کوئی غلطی کی ہے ـــ تم تو انتہائی کٹھور آدمی ثابت ہوئے ہو۔ جاتے وقت مجھے اپنا فون نمبر بھی نہیں دے گئے ـــ میں یہاں دارالحکومت سے بات کر رہی ہوں" ـــــ گل رُخ نے اٹھلاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یہ بات نہیں گل رُخ! جو تم سوچ رہی ہو ـــ میں نے

تمہیں بتایا تھا کہ میں سائنسدان ہوں اور ان دنوں میں ایک انتہائی اہم ریسرچ میں مصروف ہوں اور مجھے اسے فائنل کرنے میں کم از کم دو ماہ مزید لگیں گے ـــــ پھر میں تمہیں خود تلاش کر کے تم سے ملوں گا"۔ دوسری طرف سے احسن بیگ نے معذرت بھرے لہجے میں کہا۔

"دو ماہ بہت طویل عرصہ ہے ـــــ تم میں نجانے کیا کشش ہے کہ میں تم سے ایک بار پھر ملنے کے لئے بیتاب ہو رہی ہوں ۔ کیا تم میری خاطر آدھا گھنٹہ نہیں نکال سکتے ـــــ میں اس سے زیادہ وقت نہیں لوں گی ۔ صرف ایک کپ کافی اکٹھے پیئیں گے اور وعدہ کہ پھر دو ماہ تک میں تمہیں فون نہیں کروں گی ـــــ پلیز احسن" ـــــ گل رخ نے انتہائی منت بھرے لہجے میں کہا۔

"اچھا ۔ ٹھیک ہے ـــــ تم ایسا کرو کہ شام چھ بجے ہوٹل شیرٹن کے ریستوران میں آجاؤ ۔ میں وہاں پہنچ جاؤں گا ـــــ اب میں تمہاری بات تو نہیں ٹال سکتا" ـــــ دوسری طرف سے احسن بیگ نے جواب دیا

"اوہ ۔ شکریہ احسن ـــــ میں پہنچ جاؤں گی ۔ تم فکر نہ کرو ـــــ خدا حافظ" ـــــ گل رخ نے کہا اور بٹن آف کر دیا۔

"شکریہ گل رخ ! ـــــ تم نے واقعی تعاون کیا ہے ـــــ تم فکر نہ کرو ۔ میں تم سے کیا ہوا وعدہ ہر حالت میں پورا کروں گا" ـــــ جیمز نے مسکراتے ہوئے اس کے ہاتھ سے فون پیس واپس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا میں تیار ہو جاؤں ہوٹل جانے کے لئے" ـــــ گل رخ نے امید بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں ۔ فی الحال تمہارا وہاں جانا مناسب نہیں ہے ـــــ ؟

احسن بیگ کو تمہارا نام لے کر یہاں لے آئیں گے اور پھر تم دونوں کو یہاں سے اکٹھے ہی واپس بھجوا دیں گے ـــــ تم آرام کرو" ـــــ جیمز نے جواب دیا اور تیزی سے مڑ کر دروازے سے باہر نکل گیا۔ گل رخ دانت بھینچ کر خاموش ہو گئی ۔ ظاہر ہے اس کے سوا وہ اور کر بھی کیا سکتی تھی ۔ لیکن پھر تقریباً چار روز گزر گئے لیکن نہ ہی جیمز واپس آیا اور نہ احسن بیگ کے بارے میں کچھ علم ہو سکا۔ کھانا لانے والا ایک گونگا اور بہرہ آدمی تھا اس لئے گل رخ اس سے بھی کچھ نہ پوچھ سکتی تھی لیکن چار روز بعد اچانک دروازہ کھلا تو کرسی پر بیٹھی ہوئی گل رخ چونک پڑی ۔ ایک مقامی آدمی دروازے پر موجود تھا۔

"مس گل رخ ۔ آیئے ! ـــــ آپ کی رہائی کا حکم دے دیا گیا ہے ـــــ آیئے ۔ میں آپ کو آپ کے گھر چھوڑ آؤں" ـــــ اس آدمی نے سپاٹ لہجے میں کہا تو گل رخ اچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی اس کے چہرے پر جیسے مسرتوں کا طوفان سا امڈ آیا تھا۔

"کیا ـــ کیا واقعی ـــ کیا تم سچ کہہ رہے ہو" ـــــ ؟ گل رخ نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں ـــــ باس نے آپ کی رہائی کا حکم دے دیا ہے ـــــ آیئے ۔ دیر نہ کیجئے" ـــــ اس آدمی نے کہا اور گل رخ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔

"یہ لیجئے ۔ یہ سیاہ نقاب چہرے پر چڑھا لیجئے ـــــ یہ باس کا حکم ہے تاکہ آپ کسی کو ہمارے اس اڈے کے بارے میں معلومات نہ دے سکیں" ـــــ اس آدمی نے کہا اور ایک نقاب جیب سے

نکال کر اس نے گل رُخ کی طرف بڑھا دیا۔ گل رُخ نے جلدی سے نقاب چہرے پر چڑھایا تو اب اس کی آنکھوں کے سامنے مکمل اندھیرا تھا۔ اس آدمی نے اس کا بازو پکڑا اور اُسے کئی راہداریوں میں گھمانے اور کئی بار سیڑھیاں چڑھانے اور اتارنے کے بعد ایک کار میں پہنچا دیا گیا اور کار روانہ ہو گئی۔ کار تقریباً ایک گھنٹے تک مسلسل سفر کرتی رہی اور پھر اچانک رُک گئی۔

"اب نقاب اتار دیجئے" —— اسی آدمی کی آواز سنائی دی او گل رُخ نے جو کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھی ہوئی تھی، جلدی سے نقاب اتار دیا۔

"کار سے اتر جایئے اور سنیئے —— باس نے کہا ہے کہ آپ زندگی اب آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اگر آپ نے زبان کھولی تو آپ کی زندگی کا چراغ ایک لمحے میں بجھا دیا جائے گا —— ہمارے آدمی ہر وقت آپ کے اردگرد سائے کی طرح رہیں گے" —— ا آدمی نے جو کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا، انتہائی سخت لہجے میں گل رُخ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے —— میں کسی کو کچھ نہ بتاؤں گی —— اپنے باس میری طرف سے شکریہ ادا کر دینا" —— گل رُخ نے جلدی سے کا کار کا دروازہ کھول کر نیچے اُتر آئی اور کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی پھر دیکھتے ہی دیکھتے اس کی عقبی سُرخ بتیاں ایک موڑ کاٹ کر ا کی نظروں سے اوجھل ہو گئیں۔ رات کا وقت تھا اور جہاں گل رُخ تھی وہاں ہر طرف گھپ اندھیرا تھا۔ اُسے یوں محسوس ہو رہا

جیسے وہ اندھیرے کے وسیع سمندر میں اکیلی کھڑی ہو۔ کسی طرف بھی کوئی روشنی نظر نہ آ رہی تھی اور آسمان پر چونکہ گھرے بادل چھائے ہوئے تھے اس لئے چاند کی روشنی بھی موجود نہ تھی۔

اچانک نقاب اتارنے اور پھر گھپ اندھیرے کی وجہ سے پہلے تو اُسے کچھ نظر نہ آیا۔ اُسے ابھی تک یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس نے نقاب ابھی پہن رکھا ہو۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ جب اس کی آنکھیں اندھیرے سے قدرے مانوس ہو گئیں تو اُسے اردگرد کے ماحول کا احساس ہونے لگ گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ ایک درمیانی انداز کی سڑک پر کھڑی ہے اور اس سڑک کے دونوں طرف کھیتوں کا طویل سلسلہ پھیلا ہوا ہے لیکن ہر طرف خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ چونکہ کار کی عقبی روشنیاں کچھ دُور جا کر اُسے مڑتی ہوئی نظر آئی تھیں اس لئے وہ سمجھ گئی تھی کہ وہاں سڑک یقیناً مڑ جاتی ہو گی چنانچہ وہ ادھر کو چل پڑی۔ اور پھر واقعی وہاں پہنچ کر اس نے سڑک کو موڑ کاٹ کر دائیں ہاتھ کی طرف جاتے دیکھا اور وہاں سے دائیں ہاتھ پر کافی دُور اُسے ٹمٹماتی ہوئی روشنیاں بھی نظر آنے لگ گئیں تھیں — وہ تیزی سے ان روشنیوں کی طرف بڑھ گئی۔

جب وہ ان روشنیوں کے قریب پہنچی تو اس نے دیکھا کہ یہ سڑک وہاں بڑی سڑک سے جا کر ملتی تھی اور وہاں چند چھوٹی چھوٹی کھانے پینے کی دکانیں تھیں۔ شاید یہ بس اڈا یا کوئی بس سٹاپ تھا۔ وہ تیزی سے ایک دکان کی طرف بڑھ گئی۔ دکان پر بیٹھے ہوئے ادھیڑ عمر آدمی نے چونک کر اُسے دیکھا اور حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگا جیسے اُسے

سمجھ نہ آ رہی ہو کہ جب کوئی بس یا کار بھی نہیں آئی تو پھر اچانک اندھیرے میں سے یہ نوجوان لڑکی کہاں سے نمودار ہو گئی۔

"یہ کونسا اڈا ہے" ـــــ ؟ گل رُخ نے ہوٹل میں داخل ہوتے ہوئے اس ادھیڑ عمر آدمی سے پوچھا۔

"اعظم نگر ـــ لیکن آپ کہاں سے تشریف لائی ہیں ـــ آپ کی کار یا بس تو مجھے نظر نہیں آئی" ـــــ ادھیڑ عمر آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میری کار یہاں سے کافی دُور خراب ہو گئی ہے اور مجھے پیدل چل کر یہاں تک آنا پڑا ہے ـــــ مجھے دارالحکومت جانا ہے۔ کیا کوئی بس یا کوئی اور سواری مل سکے گی" ـــــ ؟ گل رُخ نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ایک گھنٹے بعد بس آتے گی دارالحکومت جانے والی ـــ وہ صبح آپ کو دارالحکومت پہنچا دے گی ـــــ عام طور پر تو اس بس میں سیٹ خالی نہیں ہوتی۔ لیکن میں ڈرائیور کو کہہ کر آپ کو مناسب سیٹ دلوا دُوں گا ـــ آپ تشریف رکھیں ـــ کھانا یا چائے اگر آپ پسند کریں تو میں آپ کو دے دوں" ـــــ اُدھیڑ عمر نے ہمدردانہ لہجے میں کہا۔

"نہیں ـــ میرے پاس اتفاق سے کوئی پیسہ نہیں ہے۔ میں اپنا پرس گھر بھول آئی تھی" ـــــ گل رُخ نے شرمندہ سے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ـــ کوئی بات نہیں محترمہ ـــ آپ میری مہمان ہیں۔ آپ

بے فکر ہو کر کھائیں پئیں ـــــ میری بیٹی بھی آپ جتنی ہے۔ اس لئے آپ بھی میری بیٹی ہیں ـــــ میں کرایہ بھی ڈرائیور کو دے دونگا۔ آپ فکر نہ کریں" ـــــ ادھیڑ عمر نے انتہائی پُرخلوص لہجے میں جواب دیا تو گل رُخ کے چہرے پر انتہائی تشکرانہ جذبات اُبھر آتے۔ اس نے اس اُدھیڑ عمر دکاندار کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا اور پھر صرف چائے پینے پر ہی اصرار کیا۔ ویسے وہ دل ہی دل میں سوچ رہی تھی کہ مشرق کے لوگ کس قدر ہمدرد، مخلص اور پاکیزہ ذہن کے ہوتے ہیں۔ اگر وہ ان حالات سے مغربی ملک میں دوچار ہوتی تو اس کے گرد سوائے بھوکے بھیڑیئے نما انسانوں کے ایک ہجوم کے اور کچھ نہ ہوتا۔

عمران اپنے فلیٹ میں بیٹھا ناشتے کے انتظار میں اخبار پڑھنے میں مصروف تھا۔ اب تک نہ ہی گل رُخ کا کچھ پتہ چل سکا تھا اور نہ ہی اس احسن بیگ کے متعلق۔

سرداور نے اُسے بتایا تھا کہ ایک سائنس کانفرنس کی رپورٹ انہوں نے پڑھی تھی جس میں ٹی۔ ایکس فارمولے اور احسن بیگ کا ذکر تھا اور پھر عمران نے خود لیبارٹری جا کر وہ رپورٹ بھی ان سے حاصل کر لی تھی۔ اس رپورٹ میں احسن بیگ کی تقریر درج تھی جس میں اس نے ایٹمک آبدوز میں ٹی۔ ایکس نامی ایک ایسے آلے کی بابت بتایا تھا جس سے یہ آبدوز مکمل طور پر ناقابلِ تسخیر ہو سکتی تھی۔ اس پر ایٹمک فائر بھی اثر نہ کر سکتا تھا لیکن رپورٹ میں صرف اشارات تھے۔ عمران نے اس رپورٹ کی مدد سے گریٹ لینڈ میں ہونے والی سائنس کانفرنس کے منتظمین سے بھی رابطہ قائم کیا لیکن احسن بیگ کے موجودہ پتہ کا علم نہ ہو

سکا تھا جو پتہ منتظمین کے پاس موجود تھا وہ واقعی کسی دور میں احسن بیگ نامی آدمی کا تھا لیکن پھر اس نے وہ مکان فروخت کر دیا تھا اور اس کے بعد اس کا کہیں پتہ نہ چل سکا تھا۔ گریٹ لینڈ سے اُسے یہ اطلاع بھی مل گئی تھی کہ گل رُخ اور احسن بیگ کو وہاں کئی دنوں تک اکٹھا بھی دیکھا گیا تھا لیکن اس سے بھی اُسے کوئی مدد نہ ملی تھی البتہ یہ بات بہرحال واضح ہو گئی تھی کہ بلیک تھنڈر اس احسن بیگ اور اس کے فارمولے ٹی۔ ایکس کی تلاش میں ہے اور اسی لئے اس نے گل رُخ کو بھی اغوا کیا ہے۔

عمران نے بطور ایکسٹو سیکرٹری وزارت سائنس سے بھی بات کی تھی لیکن وہ بھی کسی احسن بیگ اور اس کی خفیہ لیبارٹری سے واقف نہ تھے۔ اس سے عمران اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ احسن بیگ نے یقیناً اپنا آبائی محل نما مکان فروخت کر کے پرائیویٹ طور پر اپنی خفیہ لیبارٹری بنائی ہوئی ہو گی اور وہ وہاں اپنے طور پر اس ٹی۔ ایکس فارمولے پر ریسرچ میں مصروف ہو گا۔ بہرحال سیکرٹ سروس احسن بیگ اور اس کی لیبارٹری کی تلاش میں مصروف تھی لیکن ابھی تک اس کا کچھ پتہ نہ چل سکا تھا۔ آج عمران کا خیال تھا کہ وہ ناشتے کے بعد رسالت خان سے ملے گا اور ان سے احسن بیگ کے بارے میں بات کرے گا شاید وہ اس کے متعلق کچھ جانتے ہوں۔ سلیمان ناشتہ تیار کرنے میں مصروف تھا اس لئے اس دوران اس نے اخبار پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ اسی لمحے ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی۔

”ارے اس قدر صبح صبح اخراجات شروع کر دیئے“ —— عمران

نے چونک کر اخبار ایک طرف رکھتے ہوئے اونچی آواز میں کہا۔

"سارے آپ کی طرح تو نہیں ہیں کہ بل کے خوف کی وجہ سے کال ریسیو کرنے سے بھی ڈرتے ہیں"۔۔۔۔ دروازے سے ٹرالی دھکیل کر اندر داخل ہوتے ہوئے سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ان کے بل کی ادائیگی باورچیوں کی ذمہ داری ہوتی ہے کہ وہ سودا سلف لاتے میں دکانداروں سے جو کمیشن وصول کرتے ہیں اس میں بل بھی ادا کریں ۔۔۔۔ تمہاری طرح نہیں کہ بل میرے ذمہ ڈال رکھا ہے"۔۔۔۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ فون کی گھنٹی اس دوران مسلسل بج رہی تھی۔

"چلیے سودا سلف آپ لایا کیجیے۔ بل میں ادا کر دوں گا ۔۔۔۔ طے ہو گیا"۔۔۔۔ سلیمان نے ناشتے کا سامان میز پر لگاتے ہوئے کہا۔

"بالکل طے ہو گیا ۔۔۔ بس ٹھیک ہے۔ تم ایسا کرو کہ سودا سلف کی رقم مجھے دے دیا کرو"۔۔۔۔ عمران نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"رقم ۔۔ ہونہہ ۔۔ دکانداروں نے جب آپ کی شکل دیکھ لی تو پھر واپسی مشکل ہو جائے گی۔ یہ میرا ہی دم ہے کہ اتنے طویل عرصے سے ان سے ادھار سامان لے آرہا ہوں"۔۔۔۔ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"ارے ارے ۔۔۔ پھر یہ معاہدہ نہیں ہو سکتا ۔۔۔۔ اس سے تو اچھا ہے کہ بل ہی ادا کر دیا جائے۔ اتنی رقم تو بہرحال کچن کی پرانی کیتلیوں سے برآمد ہو ہی جاتی ہے"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران۔ ایم۔ ایس۔ سی۔ ڈی۔ ایس۔ سی (آکسن) بغیر ناشتے کے بول رہا ہوں"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"رسالت خان بول رہا ہوں عمران بیٹے ۔۔۔۔ گل رخ واپس آگئی ہے ۔۔۔۔ میری طرف سے دعوت ہے ناشتہ ہمارے ساتھ کرو۔ مجھے بے حد خوشی ہو گی"۔۔۔۔ دوسری طرف سے رسالت خان کی مسرت بھری آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔

"گل رخ واپس آگئی ہے ۔۔۔ کب اور کس حالت میں"۔۔۔۔؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"ابھی ایک گھنٹہ پہلے آئی ہے ۔۔۔۔ اللہ کا شکر ہے کہ صحیح سلامت ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے ہر طرح سے محفوظ بھی رکھا ہے۔ فی الحال تو وہ سو رہی ہے لیکن اگر تم آجاؤ تو میں اسے جگا لوں گا پھر تفصیل سے باتیں ہوں گی"۔۔۔۔ رسالت خان نے کہا۔

"آپ کہاں سے فون کر رہے ہیں"۔۔۔۔؟ عمران نے پوچھا۔

"ہوٹل لگژری سے ۔۔۔ کیوں"۔۔۔۔؟ رسالت خان نے حیران ہو کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔ پھر تو مجھے ناشتہ کر کے آنا پڑے گا۔ کیونکہ ظاہر ہے وہاں ناشتے میں آغا سلیمان کا بنا ہوا حریرہ بادام اور حریرہ پستہ نہ مل سکیں گے ۔۔۔۔ بہرحال مبارک ہو گل رخ کی بخیر و عافیت واپسی کی ۔۔۔ میں ایک گھنٹے بعد آؤں گا۔ آپ اس دوران ہوٹل کا ناشتہ کر لیں جس میں سوائے دو روکھے توس، ایک ٹکیہ مکھن کے نام پر سفید جھاگ اور رنگ برنگے جام جیلی کے ساتھ ایک کپ کڑوی چائے

ہی ملتی ہے۔ خدا حافظ“ ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ کیونکہ اُسے معلوم تھا کہ اگر اس نے فوری رسیور نہ رکھا تو پھر اُسے ان حریروں کی تفصیل بتانی پڑے گی اور اس دوران اس کا ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔

”اب آپ نے باقاعدہ حریروں کی پبلسٹی شروع کر دی ہے“ ____ سلیمان نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”اور کیا کروں ____ مجھے تو کھانے کو نہیں ملتے ____ ہو سکتا ہے کس اور کا فائدہ ہو جائے“ ____ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ناشتہ بنانا شروع کر دیا۔

”آپ نے جس حسرت سے بات کی ہے اس پر مجھے واقعی بے رحم آرہا ہے ____ اگر آپ کہیں تو میں آپ کو حریرہ کوکنار لا دوں“ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”کوکنار ____ وہ کیا ہوتا ہے ____ کہیں مجھے کنارے لگانے کا ا تو نہیں ہے اور تم نے یہ عجیب سے نام کہاں سے رٹ لئے ہیں۔ کہیں کسی حکیم صاحب کے شاگرد تو نہیں ہو گئے“ ____ عمران چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ نے ڈگریاں تو اتنی لے رکھی ہیں لیکن علم آپ نے کوکنار دانے جتنا ہی حاصل کیا ہے ____ کوکنار خشخاش کو ہی کہتے ہیں ____ فارسی میں ____ لیکن خشخاش سے مجھے خارش یاد آجاتی ہے لئے میں اسے کوکنار کہنا پسند کرتا ہوں ____ بڑی موسیقی ہے اس میں“ ____ سلیمان نے مسکراتے ہوئے کہا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا تیزی

واپس مڑ گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے ناشتہ کرنا شروع کر دیا۔ وہ یقیناً سلیمان کی اس بات کا جواب دیتا لیکن اس کے ذہن میں گل رُخ کی صحیح سلامت واپسی کا سُن کر دھماکے ہو رہے تھے کیونکہ اگر واقعی گل رُخ کو بلیک تھنڈر نے اغوا کیا تھا اور اس اغوا کا تعلق اس فارمولے اور سائنسدان سے تھا تو پھر اُسے اغوا کرنے والے کسی صورت بھی اُسے زندہ واپس نہ بھیج سکتے تھے اور گل رُخ کی صحیح سلامت واپسی سے اب تک اس کی حاصل کردہ ساری معلومات کی نفی ہو جاتی تھی اس لئے وہ ذہنی طور پر خاصا اُلجھ گیا تھا اور اس پوائنٹ پر اس کا ذہن خاصی تیز رفتاری سے سوچنے میں مصروف تھا۔

ناشتہ ختم کرنے کے بعد وہ اٹھا اور ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا تاکہ ہوٹل لگژری جانے کے لئے لباس تبدیل کر سکے۔ لباس تبدیل کر کے وہ ڈریسنگ روم سے نکلا ہی تھا کہ میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔ اس نے سوچا کہ شاید رسالت خان نے دوبارہ فون کیا ہو گا چنانچہ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا۔

”علی عمران بول رہا ہوں“ ____ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

”ٹائیگر بول رہا ہوں باس“ ____ دوسری طرف سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی تو عمران چونک پڑا۔ کیونکہ اتنے سویرے ٹائیگر کی طرف سے کال آنا اس کے لئے حیران کن بات تھی۔

”یس ____ کیا بات ہے“ ____ عمران نے پوچھا۔

”باس! ____ میں نے وہ ٹھکانہ تلاش کر لیا ہے جہاں گل رُخ کو رکھا گیا ہے“ ____ دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا۔ کیا تفصیل ہے" ۔۔۔ ؟ عمران نے کہا

"باس! ۔۔۔ دارالحکومت سے ملحقہ قصبے عالم نگر کے ایک مکا میں گل رخ کو رکھا گیا ہے ۔۔۔ مجھے اس کی اطلاع اس طرح ملی کہ عالم نگر قصبے کی اپنی ٹیلیفون ایکس چینج نہیں ہے ۔ دارالحکومت کی مین ایکس چینج میں اس کے لئے لائنیں مخصوص کر دی گئی ہیں ا فون ایکس چینج میں میں نے چند آدمیوں کو باقاعدہ اس بات کی ہدا کر رکھی تھی کہ کوئی ایسی کال اگر وہ اٹنڈ کریں جس میں گل رخ کا نا آئے تو وہ اس فون کا محل وقوع چیک کریں اور پھر مجھے فوری اطلا دیں ۔۔۔ اور باس! ابھی چند منٹ پہلے فون آپریٹر میرے ہوٹل میں آیا ہے۔ اس نے مجھے بتایا ہے کہ چار پانچ روز پہلے عالم نگر آنے والی ایک کال بذاتِ خود گل رخ نے کی تھی۔ لیکن اس آپر کی ڈیوٹی ختم ہو رہی تھی اس لئے اس نے سوچا تھا کہ وہ براہ راست مجھے آکر بتائے گا لیکن راستے میں اس کی ویگن کا ایکسیڈنٹ ہو گیا وہ بیہوش ہو کر ہسپتال چلا گیا۔ رات وہ ہسپتال سے فارغ ہوا ہے وہ سیدھا میرے پاس پہنچا ہے۔ اس نے عالم نگر کے اس مکان محل وقوع بھی تلاش کر لیا تھا اور باس! ۔۔۔ جو بات چیت ا نے مجھے بتائی ہے اس کے مطابق گل رخ نے فون کسی احسن بیگ کیا تھا اور اس سے ملنے کے لئے کہا تھا اور ملاقات کے لئے ہوٹل شی کا ریستوران منتخب کیا گیا تھا" ۔۔۔ ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے ک

"اس آپریٹر سے احسن بیگ کا نمبر اور اس کا محل وقوع معلوم کر نے" ۔۔۔ ؟ عمران نے پوچھا۔

"یس باس! ۔۔۔ جس فون نمبر پر احسن بیگ کو کال کیا گیا ہے وہ حکومت کی طرف سے دیئے گئے سپیشل نمبروں میں شامل ہے ۔ مطلب ہے کہ وہ نمبر نہ ہی ڈائریکٹری میں درج کیا جاتا ہے اور نہ ہی عام آپریٹر کو اس کا علم ہوتا ہے ۔۔۔ اس کی مشینری بھی علیحدہ مخصوص ہوتی ہے ۔۔۔ بہرحال میرے آدمی نے بھاری رقم کے بدلے میں اس فون کا محل وقوع معلوم کر لیا تھا۔ یہ نیول کالونی سے ملحقہ ایک پرائیویٹ کالونی اکبر ٹاؤن کی کوٹھی نمبر چھبیس میں نصب ہے"۔ ٹائیگر نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ تم فوری طور پر اس کوٹھی کو چیک کرو۔ میں ہوٹل لگژری جا رہا ہوں۔ کیونکہ گل رخ کے والد کا ابھی فون آیا تھا کہ گل رخ صحیح سلامت واپس آگئی ہے ۔۔۔ اور اس کی واپسی بتا رہی ہے اب عالم نگر جانا بے سود ہوگا۔ وہ لوگ گل رخ کو رہا کرنے کے یقیناً اسے چھوڑ چکے ہوں گے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"اوہ ۔ یس سر ۔۔۔ پھر میں آپ کو کال ہوٹل لگژری کر دوں" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا۔

"ہاں ۔۔۔ وہاں رسالت خان جو کہ ہوٹل کا مالک ہے اس کے ذریعے مجھ سے بات ہو سکتی ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ریسیور رکھ کر سلیمان کو دروازہ بند کرنے کا کہہ کر فلیٹ سے باہر آگیا۔ نیچے گیراج سے کار نکالنے کے بعد وہ ہوٹل لگژری کی طرف بڑھ گیا۔ اگر اسے گل رخ کی واپسی کی اطلاع نہ مل چکی ہوتی تو پھر وہ یقیناً فوری طور پر عالم نگر پہنچتا۔ لیکن گل رخ کی واپسی بتا رہی تھی کہ اب عالم نگر جا

اکبر ٹاؤن سے اُسے کچھ نہیں ملنا ۔۔۔ ویسے بھی چار روز پہلے کا ا
ہوئی تھی۔ اگر اسی وقت پتہ چل جاتا تو یقیناً صورت حال آج سے
مختلف ہوتی۔

ہوٹل لگژری پہنچتے ہی اُسے فوری طور پر رسالت خان تک پہنچا
دیا گیا۔ شاید رسالت خان نے خصوصی طور پر اس بارے میں ہدایات
دے رکھی تھیں اور گل رُخ بھی رسالت خان کے پاس کمرے میں موجو

"یہ ہے عبدالرحمٰن کا بیٹا علی عمران ۔۔۔ جس کا میں نے ابھی
سے ذکر کیا ہے ۔۔۔ اور عمران بیٹے ! ۔۔۔ یہ گل رُخ ہے میری
بیٹی ۔۔۔ تمہاری آمد سے قبل ہم تمہارا ہی ذکر کر رہے تھے" ۔۔۔
رسالت خان نے اٹھ کر عمران کا استقبال کرتے ہوئے کہا اور گل
نے بھی اٹھ کر عمران کو مشرقی انداز میں سلام کیا۔

"تو آپ ہیں گل رُخ ۔۔۔ آپ کا چہرہ تو گلاب کے پھول جیسا
میں خواہ مخواہ غلط فہمی میں مبتلا رہا اتنے روز" ۔۔۔ عمران نے
کا جواب دیتے ہوئے کہا تو رسالت خان اور گل رُخ دونوں بے ا
چونک پڑے۔

"کیا مطلب ! ۔۔۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو" ۔۔۔ ؟ رسالت خان
حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"میں گل رُخ سے سمجھا تھا کہ ان کا چہرہ گوبھی کے پھول جیسا ہ
بالکل سفید ۔۔ پھیکا سا ۔۔۔ لیکن ان کے چہرے پر تو گلاب کے پھو
جیسی سُرخی ہے" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا او
خان تو بے اختیار ہنس پڑے جب کہ گل رُخ نے شرما کر چہرہ نیچے کر

"آپ کی اس خوبصورت انداز کی تعریف کا شکریہ" ۔۔۔ گل رُخ نے
چند لمحوں بعد مسکراتے ہوئے کہا اور رسالت خان ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"عمران بے حد خوش طبع نوجوان ہے گل رُخ" ۔۔۔ رسالت خان
نے کہا اور گل رُخ نے مسکرا کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"گلاب کے پھول کو دیکھ کر تو سب کی طبع خوش ہو جاتی ہے" ۔۔۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسالت خان ایک بار پھر اونچی آواز میں
قہقہہ مار کر ہنس پڑے۔ جب کہ گل رُخ کا چہرہ شرم سے اور زیادہ سُرخ
پڑ گیا۔ وہ بس مسکرا رہی تھی۔

"عمران بیٹے ! ۔۔۔ گل رُخ نے مجھے جو تفصیل بتائی ہے وہ میں" ۔۔۔
رسالت خان نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"تفصیل مجھے معلوم ہے ۔۔۔ مس گل رُخ ! ۔۔۔ آپ یہ بتائیں کہ آپ
کی ملاقات ہوٹل شیرٹن میں احسن بیگ سے ہوئی تھی یا نہیں" ۔۔۔ ؟
عمران نے کہا تو گل رُخ بے اختیار چونک کر حیرت بھرے انداز میں
عمران کو دیکھنے لگ گئی۔

"آپ ۔۔۔ آپ کو کیسے معلوم ہوا ۔۔۔ یہ بات تو میں نے ابو کو بھی نہیں
بتائی" ۔۔۔ ؟ گل رُخ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور رسالت
خان کے چہرے پر بھی شدید حیرت کے تاثرات اُبھر آئے۔

"آپ کے ابو نے آپ کی تلاش کا کام میرے ذمہ لگایا تھا ۔۔۔ اگر
میرے ایک آدمی کا ایکسیڈنٹ نہ ہو جاتا تو میں چار روز پہلے آپ کو عالم نگر
سے برآمد کر لیتا۔ جب آپ نے وہاں سے احسن بیگ کو فون کر کے اس
سے ہوٹل شیرٹن میں ملاقات کے لئے کہا تھا" ۔۔۔ عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا۔

"عالم نگر ——— تو مجھے عالم نگر میں قید رکھا گیا تھا لیکن ———" گل رخ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"آپ کو اغوا کرنے والے دو آدمی تھے ایک کا نام جیمز تھا اور دوسرے کا جارج ——— ان دونوں میں سے چیف کون تھا۔ جیمز یا جارج" ؟ عمران نے پوچھا۔

"اوہ ——— اوہ ——— حیرت ہے۔ آپ تو ہر بات سے واقف ہیں ——— میرے ساتھ جس نے بات چیت کی اس کا نام جیمز تھا" ——— گل رخ نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا اور رسالت خان کے چہرے پر بھی عجیب سے تاثرات ابھر آئے۔

"آپ تو مجھے ایسی نظروں سے دیکھ رہے ہیں جیسے گل رخ کو اغوا ہی میں نے کرایا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے رسالت خان سے کہا تو رسالت خان بے اختیار جھینپ سے گئے۔

"اوہ نہیں ——— ایسی کوئی بات میرے ذہن میں نہیں ہے ——— میں تو اس بات پر حیران ہو رہا ہوں کہ اتنے کم عرصے میں تم نے اس قدر معلومات حاصل کر لیں۔ جب کہ تم سے پہلے نجانے کتنی کوششیں کی گئیں لیکن معمولی سا سراغ بھی نہ لگایا جا سکا تھا ——— میں تو تمہاری مستعدی ذہانت اور کارکردگی پر حیران ہو رہا تھا" ——— رسالت خان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آپ نے میرے سوال کا جواب نہیں دیا مس گل رخ" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے گل رخ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں نے جیمز کے کہنے پر فون کیا تھا اور پھر جیمز نے مجھے ملاقات سے روک دیا تھا اور مجھے اس وعدہ پر رہا کیا گیا ہے کہ میں اس بارے میں کسی کو کچھ نہ بتاؤں گی اور اسی لئے میں نے اس بارے میں ابو سے بھی کوئی بات نہ کی تھی۔ لیکن اب آپ کی بات سننے کے بعد تو جیمز کی یہ بات ہی احمقانہ لگتی ہے ——— آپ کو اتنا کچھ معلوم ہے شاید مجھے بھی اتنا معلوم نہ ہو" ——— گل رخ نے جواب دیا۔

"جو کچھ مجھے معلوم ہے وہ میں آپ کو بتا دیتا ہوں تاکہ اس کے علاوہ جو کچھ آپ کو معلوم ہو، وہ آپ مجھے بتا دیں ——— اس طرح آپ کا اور میرا دونوں کا وقت ضائع نہیں ہوگا ——— گریٹ لینڈ میں ایک سائنس کانفرنس ہوئی جس میں پاکیشیا کے ایک سائنسدان احسن بیگ نے شرکت کی۔ وہ چونکہ آپ کے ہوٹل لگژری میں ٹھہرا ہوا تھا اس لئے وہاں اسے آپ کی کمپنی مل گئی اور جتنے روز احسن بیگ وہاں رہا آپ کے ساتھ اس کی بھرپور کمپنی رہی ——— احسن بیگ نے اس کانفرنس میں ایک ایسے فارمولے کے بارے میں مقالہ پڑھا جسے اس نے ٹی۔ ایکس کا نام دیا تھا اور جس کا مقصد ایٹمی آبدوزوں کو ناقابل تسخیر بنانا تھا۔ اس کے بعد احسن بیگ واپس چلا آیا اور آپ بھی اپنے ابو کے ساتھ پاکیشیا آئیں اور آپ شاہ پور میں ہوٹل کھولنے کے منصوبے کا جائزہ لینے کے لئے شاہ پور میں مقیم ہو گئیں جہاں سے آپ کو اغوا کر لیا گیا ——— اغوا کرنے والے دو ایکریمی تھے جن میں سے ایک کا نام جیمز اور دوسرے کا نام جارج تھا ——— پھر آپ کو عالم نگر کے ایک مکان میں محبوس کر دیا گیا اور یقیناً آپ سے احسن بیگ کے بارے

میں معلومات حاصل کی جاتی رہی ہوں گی۔ اس کے بعد آپ نے احسن
کو فون کر کے اس سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی اور احسن بیگ نے
اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے ہوٹل شیرٹن میں آپ کو پہنچنے کا کہا۔
اس کے بعد آپ کو رہا کر دیا گیا اور آپ یہاں اپنے والد کے پاس پہنچ
گئیں" ——— عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور گل رُخ نے
اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، میز
پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"میرا فون بھی ہو سکتا ہے" ——— عمران نے کہا اور رسالت خان نے
رسیور اٹھا لیا اور پھر دوسری طرف سے کوئی بات سن کر اس نے سر
ہلاتے ہوئے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یس۔ عمران بول رہا ہوں" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس! ——— احسن بیگ کی کوٹھی کے نیچے تہہ خانوں میں ایک شاندار
اور انتہائی جدید لیبارٹری موجود ہے لیکن اس کی تمام مشینری کو توڑ دیا گیا
ہے ——— کوٹھی سے دو ملازموں کی لاشیں بھی ملی ہیں۔ احسن بیگ
غائب ہے لیکن ارد گرد کے رہنے والوں میں سے کسی کو بھی ان
حالات کا علم نہیں ہے ——— لاشیں جس حالت میں ہیں اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ انہیں ہلاک ہوئے چار پانچ روز گزر چکے ہیں" ———
دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی یہی توقع تھی ——— بہرحال اب تم عالم نگر جا کر وہاں کے
حالات بھی چیک کر لو" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"احسن بیگ یہاں دارالحکومت کی ایک کالونی اکبر ٹاؤن میں رہتا تھا

اس نے اپنی ذاتی لیبارٹری بنائی ہوئی تھی جس میں وہ ٹی۔ ایکس فارمولے
پر کام کر رہا تھا ——— اسے اغوا کر لیا گیا ہے اور تمام لیبارٹری تباہ
کر دی گئی ہے اور یہ سب کچھ گل رُخ کی وجہ سے ہوا ہے۔ اب
میں مزید صورت حال کا تجزیہ کر سکتا ہوں ——— گل رُخ سے احسن بیگ
کو فون کرایا گیا لیکن ظاہر ہے گل رُخ صاحبہ کو ہوٹل شیرٹن نہ پہنچنے دیا
گیا اور جیمز کے آدمی وہاں پہنچ گئے اور پھر وہاں سے احسن بیگ
کو اغوا کیا گیا ہو گا ——— اس پر تشدد کر کے اس سے اس کی رہائش گاہ
کا پتہ چلایا گیا ہو گا اور پھر وہاں کی لیبارٹری کو تباہ کر کے اور ملازموں
کو ہلاک کر کے انہوں نے احسن بیگ کا فارمولا حاصل کیا۔ احسن بیگ
کو ساتھ لیا اور کسی بھی ذریعے سے وہ لوگ ملک چھوڑ کر چلے گئے۔
اس دوران گل رُخ کو قید رکھا گیا اور جب انہیں یقین ہو گیا کہ وہ محفوظ
جگہوں پر پہنچ چکے ہیں تو گل رُخ صاحبہ کو رہا کر دیا گیا" ——— عمران
نے کہا۔

"بالکل ایسے ہی ہوا ہو گا" ——— رسالت خان نے کہا۔

"اب آپ یہ بتائیں کہ احسن بیگ کا یہ خفیہ فون نمبر جیمز تک کیسے
پہنچا" ——— ؟ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"گریٹ لینڈ میں برل شاپنگ مارکیٹ میں احسن بیگ اور میں
شاپنگ کے لئے گئے تو وہاں اس کا ایک رشتہ دار سلیم رضا نامی سیلز مین
تھا جس سے احسن بیگ کی ملاقات ہوئی تو وہ دونوں بے حد خوش ہوئے
اور ریستوران میں بیٹھ کر کافی دیر تک باتیں کرتے رہے ——— میں نے
یہ بات جیمز کو بتا دی۔ پھر دو روز بعد جیمز نے مجھے بتایا کہ سلیم رضا سے

میں معلومات حاصل کی جاتی رہی ہوں گی۔ اس کے بعد آپ نے احس
کو فون کر کے اس سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی اور احسن بیگ نے
اس خواہش کا احترام کرتے ہوئے ہوٹل شیرٹن میں آپ کو پہنچنے کا کہا
اس کے بعد آپ کو رہا کر دیا گیا اور آپ یہاں اپنے والد کے پاس پہنچ
گئیں" ——— عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور گل رُخ نے
اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی، میز
پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"میرا فون بھی ہو سکتا ہے" ——— عمران نے کہا اور رسالت خان نے
رسیور اٹھا لیا اور پھر دوسری طرف سے کوئی بات سن کر اس نے
ہلاتے ہوئے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"یس۔ عمران بول رہا ہوں" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس! ——— احسن بیگ کی کوٹھی کے نیچے تہہ خانوں میں ایک نئی
اور انتہائی جدید لیبارٹری موجود ہے لیکن اس کی تمام مشینری کو توڑ دیا گیا
ہے ——— کوٹھی سے دو ملازموں کی لاشیں بھی ملی ہیں۔ احسن بیگ
غائب ہے لیکن اردگرد کے رہنے والوں میں سے کسی کو بھی ان
حالات کا علم نہیں ہے ——— لاشیں جس حالت میں ہیں اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ انہیں ہلاک ہوئے چار پانچ روز گزر چکے ہیں" ———
دوسری طرف سے ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے بھی یہی توقع تھی ——— بہرحال اب تم عالم نگر جا کر وہاں کے
حالات بھی چیک کر لو" ——— عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"احسن بیگ یہاں دارالحکومت کی ایک کالونی اکبر ٹاؤن میں رہتا تھا

اس نے اپنی ذاتی لیبارٹری بنائی ہوئی تھی جس میں وہ ٹی۔ ایکس فارمولے
پر کام کر رہا تھا ——— اُسے اغوا کر لیا گیا ہے اور تمام لیبارٹری تباہ
کر دی گئی ہے اور یہ سب کچھ گل رُخ کی وجہ سے ہوا ہے۔ اب
میں مزید صورت حال کا تجزیہ کر سکتا ہوں ——— گل رُخ سے احسن بیگ
کو فون کرایا گیا لیکن ظاہر ہے گل رُخ صاحبہ کو ہوٹل شیرٹن نہ پہنچنے دیا
گیا اور جیمز کے آدمی وہاں پہنچ گئے اور پھر وہاں سے احسن بیگ
کو اغوا کیا گیا ہو گا ——— اس پر تشدد کر کے اس سے اس کی رہائش گاہ
کا پتہ چلایا گیا ہو گا اور پھر وہاں کی لیبارٹری کو تباہ کر کے اور ملازموں
کو ہلاک کر کے انہوں نے احسن بیگ کا فارمولا حاصل کیا۔ احسن بیگ
کو ساتھ لیا اور کسی بھی ذریعے سے وہ لوگ ملک چھوڑ کر چلے گئے۔
اس دوران گل رُخ کو قید رکھا گیا اور جب انہیں یقین ہو گیا کہ وہ محفوظ
جگہوں پر پہنچ چکے ہیں تو گل رُخ صاحبہ کو رہا کر دیا گیا" ——— عمران
نے کہا۔

"بالکل ایسے ہی ہوا ہو گا" ——— رسالت خان نے کہا۔

"اب آپ یہ بتائیں کہ احسن بیگ کا یہ خفیہ فون نمبر جیمز تک کیسے
پہنچا" ——— ؟ عمران نے سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

"گریٹ لینڈ میں برل شاپنگ مارکیٹ میں احسن بیگ اور میں
شاپنگ کے لئے گئے تو وہاں اس کا ایک رشتہ دار سلیم رضا نامی سیلزمین
تھا جس سے احسن بیگ کی ملاقات ہوئی تو وہ دونوں بے حد خوش ہوئے
اور ریستوران میں بیٹھ کر کافی دیر تک باتیں کرتے رہے ——— میں نے
یہ بات جیمز کو بتا دی۔ پھر دو روز بعد جیمز نے مجھے بتایا کہ سلیم رضا سے

احسن بیگ کا فون نمبر حاصل کر لیا گیا ہے اور سلیم رضا سے اس فون نمبر پر احسن بیگ کے ساتھ بات چیت بھی کرائی گئی۔ لیکن احسن بیگ نے مصروفیت کا کہہ کر فون بند کر دیا اور بقول جیمز یہ فون نمبر خفیہ ہے اس کے محل وقوع کو ٹریس نہیں کیا جا سکا ـــــ چنانچہ جیمز نے مجھے کہا کہ اگر میں احسن بیگ کو اس بات پر آمادہ کر لوں کہ وہ مجھ سے ملاقات کرے تو یہ لوگ مجھے زندہ سلامت اور عزت کے ساتھ رہا کر دیں گے ورنہ دوسری صورت میں وہ میری عزت بھی پامال کر دیں گے اور مجھ پر بھیانک تشدد بھی کریں گے ـــــ چنانچہ میں نے جیمز کے سامنے احسن بیگ کو فون کیا اور احسن بیگ میرے اصرار پر ملاقات کے لئے رضا مند ہو گیا ـــــ اس کے بعد چار روز تک جیمز واپس نہ آیا۔ پھر ایک مقامی آدمی آیا اور میرے چہرے پر نقاب باندھ کر اس نے مجھے کار میں بٹھایا اور گھپ اندھیرے میں رات کو ایک دیہاتی سڑک پر چھوڑ کر چلا گیا ـــــ وہاں سے میں ایک بس اڈے پر پہنچی اور پھر بس میں سوار ہو کر دارالحکومت آئی اور اس طرح میں ہوٹل پہنچ گئی" ـــــ گل رُخ نے جواب دیا۔

"جیمز کے حُلیئے میں کوئی خاص بات۔ جس سے اُسے پہچانا جا سکے"
عمران نے پوچھا اور گل رُخ نے حلیہ بتانا شروع کر دیا۔ لیکن یہ عام سا حلیہ تھا۔ وہ کوئی خاص بات نہ بتا سکی۔ البتہ اس مقامی آدمی کا حُلیہ اس نے تفصیل کے ساتھ بتانے کے علاوہ اس کی ایک خاص بات بتائی کہ اس کی دائیں کلائی میں سونے کا ایک رنگ موجود تھا جس میں انتہائی قیمتی ہیرے جڑے ہوئے تھے۔

"او۔ کے ـــــ ٹھیک ہے۔ بہرحال آپ کی صحیح سلامت اور باعزت واپسی پر مجھے مسرت ہوئی ہے ـــــ اس کا مطلب ہے کہ جیمز چاہے مجرم ہی کیوں نہ تھا لیکن بہرحال وہ ایک شریف آدمی تھا۔ او۔ کے ـــ اب مجھے اجازت دیجئے" ـــــ عمران نے کہا اور کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوا۔

"مجھے افسوس ہے کہ میری وجہ سے بیچارہ احسن بیگ ان کے ہاتھ لگ گیا ـــــ حقیقتاً مجھے زندگی بھر اس کا احساس رہے گا" ـــــ گل رُخ نے انتہائی افسردہ سے لہجے میں کہا۔

"آپ کی بازیابی ضروری تھی۔ باقی رہا احسن بیگ اور اس کا فارمولا۔ تو میں یہ حقائق اعلیٰ حکام تک پہنچا دوں گا ـــــ اگر اس فارمولے کی کوئی اہمیت سمجھی گئی تو ہو سکتا ہے حکومت حرکت میں آجائے ـــــ بہرحال اس کا فیصلہ حکومت نے کرنا ہے ـــ آپ بالکل مطمئن رہیں۔ خدا حافظ" ـــــ عمران نے کہا اور رسالت خان سے مصافحہ کر کے وہ تیزی سے کمرے سے باہر آگیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ سے نکل کر تیزی سے دانش منزل کی طرف اڑی چلی جا رہی تھی۔

خوبصورت انداز میں سجائے گئے کمرے میں دو نوجوان بیٹھے شراب پینے اور خوش گپیوں میں مصروف تھے۔ ان دونوں کے چہروں پر گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

"باس! ــــ احسن بیگ والا مشن تو مکمل ہو گیا ــــ اب آپ کا کیا پروگرام ہے" ــــ ایک نوجوان نے دوسرے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"پروگرام کیا ہونا ہے ڈونلڈ ــــ جب تک کوئی نیا مشن ہیڈ کوارٹر سے نہیں ملتا، بس عیش کریں گے اور کیا کرنا ہے" ــــ دوسرے نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ویسے باس! ــــ یہ مشن تو انتہائی آسان ثابت ہوا ہے۔ حالانکہ ہیڈ کوارٹر سے چلنے سے پہلے ہمیں سختی سے کہا گیا تھا کہ ہم پاکیشیا میں اپنے مشن کے دوران انتہائی محتاط رہیں کیونکہ اگر ہمارے مشن کا وہاں کی سیکرٹ سروس کو علم ہو گیا تو ہماری کامیابی یقینی طور پر ناکامی میں بدل

جائے گی ــــ ویسے باس! کیا واقعی پاکیشیا سیکرٹ سروس کی اس قدر اہمیت ہے کہ بلیک تھنڈر بھی اس سے خوفزدہ رہتی ہے" ــــ ڈونلڈ نے کہا۔

"سنو ڈونلڈ! ــــ آئندہ تمہارے منہ سے تنظیم کے متعلق کوئی توہین آمیز جملہ نہیں نکلنا چاہیئے ــــ یہ تمہارے لئے آخری وارننگ ہے۔ ورنہ مجھے اپنے ہاتھوں تمہارے سینے میں گولیاں اتارنی پڑیں گی" ــــ دوسرے نوجوان نے یکلخت انتہائی سرد لہجے میں کہا اور ڈونلڈ نمایاں طور پر کانپ گیا۔

"سس ــــ سوری باس ــــ مم ــــ میرا یہ مطلب نہ تھا ــــ بہرحال میں آئندہ محتاط رہوں گا" ــــ ڈونلڈ نے انتہائی خوف زدہ سے لہجے میں کہا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی سب سے خطرناک سیکرٹ سروس سمجھی جاتی ہے اور خاص طور پر اس کے لئے کام کرنے والا ایک نوجوان علی عمران۔ اور تمہیں یہ سن کر یقیناً حیرت ہو گی کہ تنظیم کے مین ہیڈ کوارٹر میں اس علی عمران کے لئے انتہائی نرم گوشہ موجود ہے ــــ انہوں نے اصولی طور پر یہ فیصلہ کر رکھا ہے کہ اس علی عمران کو ہلاک نہیں کیا جائے گا تاکہ جب بلیک تھنڈر تنظیم دنیا پر برسر اقتدار آئے تو اس عمران کو بہ نام ایشیا میں وہ اپنا ایجنٹ بنانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ بلیک تھنڈر کے کئی سپر ایجنٹ اس عمران سے ٹکرا کر ناکام ہو چکے ہیں ــــ ٹرومین جیسا سپر ایجنٹ تنظیم سے باغی بھی ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ ہومر، ٹامور اور کاربن جیسے سپر ایجنٹ بھی ناکامی کا مزہ چکھ چکے ہیں۔ لیکن تمہارے لئے یہ بھی

حیرت کی بات ہوگی کہ تنظیم نے اس معاملے میں اپنے اصول بھی توڑ دیے ہیں اور ان سب سپر ایجنٹوں کو موت کی سزا نہیں دی گئی۔ ٹرومین کو البتہ پہلے موت کی سزا سنائی گئی تھی لیکن پھر یہ فیصلہ بھی واپس لے لیا گیا کیونکہ ٹرومین کو بھی تنظیم نے عمران کی طرح اپنے لئے مخصوص کر لیا ہے ۔۔۔ باقی ایجنٹوں کو باوجود ناکامی کے موت کی سزا اس لئے نہیں دی گئی کہ انہوں نے عمران کے مقابل شکست کھائی ہے اور تنظیم کی نظروں میں عمران سے شکست کھانے والا ایجنٹ قابل معافی ہے" ۔۔۔ دوسرے نوجوان نے مسکراتے ہوئے کہا اور ڈونلڈ کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"اس لئے ہمیں پاکیشیا سیکرٹ سروس اور خاص طور پر اس عمران سے بچنے کا حکم دیا گیا تھا اور ہم نے اس ہدایت پر پورا پورا عمل کیا ہے" ۔۔۔ دوسرے نوجوان نے بات کو مزید آگے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ڈونلڈ کوئی بات کرتا، کمرے میں ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ دونوں بے اختیار چونک پڑے۔ دوسرا نوجوان تیزی سے اٹھا اور سائیڈ دیوار میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ سیٹی کی آواز اسی الماری سے ہی نکل رہی تھی۔ دوسرے نوجوان نے الماری کھولی اور اس کے نچلے خانے میں موجود ایک جدید قسم کے ٹرانسمیٹر کو اس نے اٹھایا اور اسے لا کر میز پر رکھا اور پھر خود کرسی پر بیٹھ کر اس نے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ۔۔۔ باس کالنگ یو۔ اوور" ۔۔۔ بٹن دبتے ہی ایک سخت سی آواز سنائی دی۔

"یس باس! ۔۔۔ کلٹن اٹنڈنگ یو۔ اوور" ۔۔۔ دوسرے نوجوان

نے جیسے ڈونلڈ باس کہہ رہا تھا مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"کوڈ دوہراؤ۔ اوور" ۔۔۔ وہی آواز سنائی دی۔

"ایجنٹ الیون الیون۔ اوور" ۔۔۔ کلٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا مشن مکمل ہوگیا ہے لیکن تم نے اس کی مکمل تفصیل مجھے ارسال نہیں کی۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"رپورٹ تو میں نے بھجوا دی تھی جناب۔ اوور" ۔۔۔ کلٹن نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"رپورٹ تو مل چکی ہے لیکن اس میں تم نے اس بات کی تفصیل درج نہیں کی کہ تم نے اس لڑکی گل رخ کو زندہ کیوں چھوڑ دیا تھا۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے انتہائی کرخت لہجے میں کہا گیا۔

"میں نے اس سے وعدہ کیا تھا جناب! ۔۔۔ اور اس لڑکی نے واقعی ہمارے ساتھ مکمل تعاون کیا اور اسی کے تعاون کی وجہ سے ہم مشن میں کامیاب ہوئے ہیں ۔۔۔ ویسے بھی وہ بے ضرر سی لڑکی تھی۔ اوور" ۔۔۔ کلٹن نے جواب دیا۔

"کیا اس کے ذریعے تمہیں ٹریس نہیں کیا جا سکتا۔ اوور" ۔۔۔ باس نے پہلے سے بھی زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"نو باس! ۔۔۔ میں اور ڈونلڈ مکمل طور پر میک اپ میں رہے۔ ڈونلڈ تو اس کے سامنے آیا ہی نہیں۔ اغوا کے بعد میں نے اسے مسلسل ایک کمرے میں قید رکھا اور ایک گونگا اور بہرہ ملازم ہم نے اس کو کھانا پہنچانے کے لئے رکھا تھا جسے مشن کی تکمیل کے بعد ختم کر دیا گیا ۔۔۔ اس لڑکی کی واپسی کے لئے میں نے دارالحکومت کے ایک مقامی آدمی کی

خدمات معاوضے پر حاصل کیں اور ساتھ ہی ایک پیشہ ور قاتل کی بھی ــــــ اس مقامی آدمی نے اس لڑکی کو اندھیرے میں ڈراپ کیا اور پھر وہ اپنی رقم لینے جیسے ہی اس پیشہ ور قاتل کے پاس پہنچا، اس نے اسے ہلاک کر دیا ــــــ مجھے اس کی اطلاع مل چکی ہے اور وہ پیشہ ور قاتل ہمارے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ اس سے فون پر رابطہ ہوا اور رقم اسے سپیشل میسنجر کے ذریعے بھجوائی گئی تھی ــــــ لڑکی کے سامنے میرا نام جیمز تھا اور ویسے بھی جتنا عرصہ ہم وہاں رہے ڈونلڈ کا نام جارج اور میرا نام جیمز رہا ہے۔ واپسی سے پہلے ہم دونوں اصل حلیئے میں آگئے تھے۔ وہ احسن بیگ مسلسل بیہوش رہا ہے اس لئے ہمارا سراغ کسی طرح بھی نہیں لگایا جاسکتا۔ اوور" ــــــ کلٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ــــ تم نے واقعی بہترین اقدامات کئے ہیں لیکن سکیشن ہیڈکوارٹر کو جو اطلاعات پاکیشیا سے ملی ہیں ان کے مطابق عمران نے اس لگل رخ سے ملاقات کی ہے۔ اس کے علاوہ وہ احسن بیگ کی کوٹھی اور لیبارٹری میں اعلیٰ حکام پہنچے ہیں۔ عمران بھی ان کے ساتھ تھا اور ــــــ جس مکان میں تم رہے ہو، وہاں بھی عمران کو دیکھا گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران کے کانوں میں اس مشن کی بھنک پڑ چکی ہے اس لئے وہ لازماً اب اس فارمولے کو واپس حاصل کرنے کے لئے کوشش کرے گا اور ظاہر ہے اس کے لئے درمیانی رابطہ تم ہو ــــــ وہ انتہائی ذہین آدمی ہے۔ ہوسکتا ہے وہ تمہارا سراغ لگا لے۔ اس لئے تمہارے اور ڈونلڈ کے متعلق فیصلہ کیا گیا ہے کہ تم دونوں فوری طور پر انڈر گراؤنڈ ہو جاؤ اور جب تک یہ فارمولا مکمل نہ ہو جائے تب تک تم نے انڈر گراؤنڈ

...ا رہنا ہے۔ اوور" ــــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس! ــــ آپ کے حکم کی تعمیل ہم پر فرض ہے۔ لیکن ...اس! ــــــ کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ آپ ہمیں انڈر گراؤنڈ کرنے کی ...جائے اس بات کی اجازت دے دیں کہ ہم اس عمران سے ٹکرا سکیں۔ ...اوور" ــــــ کلٹن نے کہا۔

"تمہارا مطلب ہے کہ وہ عمران تمہارے ذریعے مجھ تک اور پھر میرے ...لئے سیکشن ہیڈکوارٹر تک پہنچ جائے ــــــ تمہیں معلوم ہے ...احسن بیگ اور اس کا فارمولا سیکشن ہیڈکوارٹر کے تحت آچکا ہے ...اور عمران اگر فارمولے کی راہ پر چل نکلا تو اس بار یقیناً اس کا نشانہ سیکشن ...ہیڈکوارٹر ہی ہوگا۔ اوور" ــــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"...سر ــــــ ہمیں بھی سیکشن ہیڈکوارٹر کا علم نہیں ہے اور نہ ہی آپ ...کے متعلق ہمیں کچھ علم ہے ــــــ اس لئے اگر فرض بھی کر لیا جائے کہ ...عمران ہم پر قابو پالیتا ہے تو وہ زیادہ سے زیادہ ہمیں ختم کر دے گا۔ ...لیکن اگر میں نے عمران پر قابو پالیا تو اس سے کئی فائدے ہوں گے ...پاکیشیا ہمارے لئے مکمل طور پر اوپن ہو جائے گا ــــــ اور ...ہیڈکوارٹر عمران کا ذہن کنٹرول کر کے اس سے پاکیشیا میں اہم ...لے سکے گا ــــــ اس لئے میری درخواست ہے کہ آپ مجھے اس ...عمران سے ٹکرانے کی اجازت دے دیں۔ اوور" ــــــ کلٹن نے کہا۔

"...کیا تم اس سے ٹکرانے پاکیشیا جانا چاہتے ہو۔ اوور" ــــــ دوسری ...طرف سے کہا گیا۔

"...وہ۔ نو سر ــــ اگر وہ یہاں آپہنچا، تب کی بات کر رہا ہوں۔

اوور" ـــ کلشن نے جواب دیا۔

"لیکن ایک شرط پر تمہیں اجازت دی جا سکتی ہے کہ ناکامی کی صو
میں تمہیں معاف نہیں کیا جائے گا۔ اوور" ـــ دوسری طرف سے کہا

"مجھے یہ شرط منظور ہے باس ـــ اور مجھے یقین ہے کہ اس شر
عمل درآمد کی نوبت ہی نہ آئے گی۔ اوور" ـــ کلشن نے کہا۔

"او۔کے ـــ ٹھیک ہے۔ میں اپنے پہلے احکامات واپس لیتا ہوں
اوور اینڈ آل" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور کلشن کا چہرہ مسرت
سے کھل اٹھا۔ اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے اٹھا کر واپس الماری
میں رکھ دیا۔

"اب لطف آئیگا۔ اب میں دیکھوں گا کہ یہ عمران کتنا ذہین ہے" ـــ
کلشن نے واپس کرسی پر آکر بیٹھتے ہوئے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس! ـــ آپ نے واقعی کمال کر دکھایا ہے۔ باس کو اپنا فیصلہ وا
لینا پڑا ہے" ـــ ڈونلڈ نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

"باس میری صلاحیتوں سے واقف ہے۔ بہرحال اب تم ایسا کرو کہ تم ا
پاکیشیا چلے جاؤ ـــ اس عمران کا حلیہ اور اس کا فلیٹ نمبر میں تمہیں بتا د
ہوں۔ تم نے وہاں جا کر عمران کی نگرانی کرنی ہے۔ اگر وہ یہاں ایکریمیا آ
لگے تو تم نے مجھے فوری اطلاع دینی ہے۔ لیکن یہ خیال رکھنا کہ اسے کس
طرح بھی تم پر شک نہیں ہونا چاہئے۔ ورنہ وہ تمہارے ذریعے مجھ تک
آسانی سے پہنچ جائے گا" ـــ کلشن نے کہا۔

"اوہ ـــ آپ فکر نہ کریں جناب! ـــ میں پوری طرح محتاط رہوں گا" ـــ
ڈونلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور کلشن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور
رسیور اٹھا لیا۔ وہ اس وقت اپنے فلیٹ میں موجود تھا۔

"علی عمران ایم۔ ایس سی۔ ڈی۔ ایس سی (آکسن) بزبان خویش بول
رہا ہوں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں" ـــ دوسری طرف سے سر سلطان کی
آواز سنائی دی۔

"سلطان بولا نہیں کرتے جناب! ـــ شاہی حکم صادر فرمایا کرتے
ہیں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تو پھر شاہی حکم سن لو کہ تم نے احسن بیگ اور ٹی۔ ایکس کا فارمولا واپس
حاصل کرنا ہے" ـــ سر سلطان نے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

"آپ کا حکم سر آنکھوں پر سلطان عالی! ـــ لیکن میں انتہائی غریب
مفلس اور قلاش رعایا کا ایک فرد ہوں۔ آپ کے شاہی حکم کی تعمیل پر

اخراجات اٹھیں گے اور آجکل میری یہ حالت ہے کہ چائے کی ایک پیالی حاصل کرنے کے لئے شہنشاہ عالی آغا سلیمان پاشا کے دربار میں مجھے کئی کئی گھنٹے قصیدہ گوئی کرنا پڑتی ہے"۔۔۔۔۔ عمران نے بڑے منہ بسورے لہجے میں کہا۔

"میرا حکم تمہاری ذات کے لئے نہیں ہے ۔۔۔۔ تمہارے عہدے کے لئے ہے سمجھے"۔۔۔۔ سر سلطان واقعی موڈ میں تھے۔

"اوہ ۔۔ اوہ ۔۔ مگر ۔۔ مگر سلطان عالی مقام ۔۔۔ مم ۔۔ مم ۔۔ میں تو آپ کی رعایا میں شامل ہوں۔ آپ مجھے تو حکم دے سکتے ہیں۔ مگر چیف ۔۔۔ وہ تو حکم کا لفظ دوسروں کی زبان سے سنتے ہی بدک جاتا ہے"۔۔۔۔ عمران نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"پھر تم نے کیوں کہا تھا کہ میں حکم دیا کروں ۔۔۔ اب بھگتو ۔۔۔ تم اور تمہارا چیف ۔۔۔۔ میں نے جو حکم دینا تھا دے دیا اور یہ اچھا ہوا ورنہ نجانے تمہارے چیف کو آمادہ کرنے کے لئے مجھے کتنے پاپڑ بیلنے پڑتے"۔۔۔۔ سر سلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"صرف دس بارہ ہی کافی رہتے ۔۔۔۔ اب آپ کو زیادہ تکلیف نہیں دی جاسکتی"۔۔۔۔ عمران نے شرارت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"دس بارہ ۔۔۔ کیا دس بارہ"۔۔۔۔ سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"پاپڑ ۔۔۔ آپ نے خود ہی تو کہا ہے کہ نجانے کتنے پاپڑ بیلنے پڑتے اس لئے میں نے کم سے کم تعداد بتا دی ہے ۔۔۔۔ چائے شہنشاہ۔

مل جائے گی اور پاپڑ سلطان سے ۔۔۔۔ میرے مزے آجائیں گے"۔ عمران نے کہا اور دوسری طرف سر سلطان بے اختیار ہنس پڑے۔

"عمران ! ۔۔۔ میں نے تمہارے کہنے پر جب ڈی ایکس فارمولے اور احسن بیگ کے متعلق معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ احسن بیگ نے یہ فارمولا بحریہ کے ڈیفنس سیکرٹری کے ساتھ ڈسکس کیا تھا اور پھر بحریہ کے اعلیٰ ترین حکام نے اس میں دلچسپی لی اور بحریہ کے اعلیٰ حکام نے ہی اپنے طور پر اس پر کام کرنے کا فیصلہ کیا تھا ۔۔۔۔ چنانچہ بحریہ کے بجٹ میں اس کے لئے بھاری رقومات مخصوص کی گئیں اور احسن بیگ کو پرائیویٹ لیبارٹری بنا کر دی گئی ۔۔۔۔ بحریہ کے اعلیٰ حکام نے اس کی منظوری براہ راست صدر سے حاصل کی تھی۔ وہ اسے وزارت سائنس کے سامنے اس وقت لانا چاہتے تھے جب یہ مکمل ہو جاتے کیونکہ انہیں خطرہ تھا کہ وزارت سائنس سے اس کا علم سپر پاورز کو ہو سکتا ہے اور صدر نے اس آئیڈیئے کو منظور کر لیا تھا اس لئے وزارت سائنس کو اس بارے میں قطعی کوئی علم نہ تھا ۔۔۔۔ میں نے جب اتفاقاً ایک میٹنگ میں صدر صاحب سے اس سلسلے میں بات کی تو وہ چونک پڑے اور پھر انہوں نے مجھے یہ سب کچھ بتایا۔ اس پر میں نے بحریہ کے سیکرٹری ڈیفنس سے بات کی تو انہیں علم ہی نہ تھا کہ احسن بیگ اغوا ہو گیا ہے اور اس کی لیبارٹری تباہ ہو چکی ہے۔ وہ تو مطمئن بیٹھے ہوئے تھے کہ اس کا علم کسی کو نہیں اس لئے یقیناً اس پر کام ہو رہا ہوگا ۔۔۔۔ چنانچہ انہوں نے فوری طور پر صدر مملکت کو اس کی واپسی کا کہا اور صدر مملکت نے مجھے کہا کہ میں چیف کو اس کیس پر کام کرنے کے لئے رضامند کروں کیونکہ بقول صدر مملکت

اگر یہ فارمولا مکمل ہوجاتا تو پاکیشیا کی بحریہ یقیناً ناقابل تسخیر ہوجاتی اور
جانتے ہو کہ پاکیشیا کے دشمن ملک کافرستان کی بحریہ ہم سے کہیں زیا
طاقتور ہے اور ہمارے لئے اس سے طاقتور بحریہ تیار کرنا ناممکن ہے
اس لئے اس فارمولے کی پاکیشیا کے دفاع کے لئے انتہائی اہمیت
سر سلطان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"لیکن یہ تو زیادتی ہے سر سلطان! ——— کہ اس قدر اہم فارمو
اور اس کے سائنسدان کی پوری طرح حفاظت ہی نہیں کی گئی اور ا
جب کہ ان کی نااہلی کی وجہ سے یہ غائب کر دیا گیا ہے تو اب سیکر
سروس پر بوجھ ڈالا جا رہا ہے" ——— عمران نے قدرے تلخ لہ
میں کہا۔

"بحریہ کا ڈیفنس سیکرٹری اس کا ذمہ دار تھا اور اسے اس کی نااہلی و
غفلت کی فوری سزا دے دی گئی ہے۔ اسے نہ صرف نوکری سے نکا
دیا گیا ہے بلکہ اس کا کورٹ مارشل کر کے اسے سزا بھی دے دی گئی ہے
سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ایسے نااہل اور غیر ذمہ دار لوگوں کے ساتھ یہی سلوک ہونا چاہیے
بہرحال اب آپ کا نادرشاہی حکم چونکہ صادر ہو چکا ہے اس لئے لا
پاپڑ کھاتے اب کام تو کرنا ہی پڑے گا۔ کیونکہ بہرحال معاملہ پاکیشیا کے
مفادات کا ہے" ——— عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہ

"شکریہ ——— میں صدر صاحب کو رضامندی کی رپورٹ دے دوں
دوسری طرف سے سر سلطان کی مطمئن آواز سنائی دی۔

"بالکل دے دیں" ——— عمران نے کہا اور دوسری طرف سے خدا حا

یہ الفاظ سنتے ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

"اگر پہلے ہی اس کی مناسب حفاظت کی جاتی تو یہ مسئلہ ہی کھڑا نہ ہوتا۔
لیکن بہرحال اب اس کے لئے کچھ کرنا پڑے گا" ——— عمران نے
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی
سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"جولیا بول رہی ہوں" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
جولیا کی آواز سنائی دی۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے جولیا کا لہجہ یکلخت مؤدبانہ ہو گیا۔

"ایک حلیہ نوٹ کرو" ——— عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
نے احسن بیگ کا حلیہ بھی بتا دیا اور اس کے قد و قامت کی تفصیل بھی بتا دی۔

"اس آدمی کا احسن بیگ ہے۔ یہ سائنسدان ہے۔ اسے اغوا کر لیا
گیا ہے اور اغوا کرنے والی تنظیم بلیک تھنڈر ہے ——— اسے اغوا
کر کے کسی بھی انداز میں ملک سے باہر لے جایا گیا ہے۔ سیکرٹ سروس کی
ڈیوٹی لگا دو کہ وہ ایئرپورٹ، چارٹرڈ طیاروں کی کمپنیوں، ٹرین اور بحری
جہازوں اور ایسے تمام ذرائع جن سے کسی آدمی کو ملک سے باہر کسی بھی
صورت میں نکالا جا سکتا ہو، کو چیک کریں اور اس بات کا سراغ لگائیں
کہ احسن بیگ کو کس ذریعے سے ملک سے باہر لے جایا گیا ہے۔ یہ
کام انتہائی ہنگامی بنیادوں پر ہونا ہے" ——— عمران نے کہا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے جولیا نے جواب دیا اور عمران نے
ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر اس نے دانش منزل کے نمبر ڈائل

کرنے شروع کر دیئے۔ جب رابطہ قائم ہوا تو اس نے بلیک زیرو کو جوا کے دیتے ہوئے حکم سے بریف کیا تاکہ اگر جولیا یا سیکرٹ سروس کا کوئی رک اُسے کال کرے تو وہ معاملے کو ہینڈل کر سکے اور پھر ریسیور رکھ وہ اٹھا اور دیوار میں نصب ایک الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس الماری میں سے ایک مخصوص ساخت کا ٹرانسمیٹر نکالا اور اسے لا کر میز رکھا اور اس پر فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔

"ہیلو ہیلو ـــــ عمران کالنگ۔ اوور" ـــــ فریکوئنسی ایڈجسٹ کرنے کے بعد اس نے کال دینی شروع کر دی۔

"یس سر ـــ ٹائیگر اٹنڈنگ یو۔ اوور" ـــــ چند منٹ بعد ٹران سے ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

"ٹائیگر ـــ سائنسدان احسن بیگ کو بلیک تھنڈر کے وہ ایجنٹ جیمز اور جارج یقیناً اب تک ملک سے باہر لے جا چکے ہوں گے لیکن ہے وہ عام انداز میں اُسے نہ لے گئے ہوں گے ـــ ہو سکتا ہے اس کے لئے انہوں نے کسی ایسے گروپ کی خدمات حاصل کی ہوں لانچوں کے ذریعے سمگلنگ کا دھندہ کرتے ہیں ـــ تم اس آئیڈ پر فوری کام شروع کر دو۔ اوور" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ میں کہا۔

"یس باس۔ اوور" ـــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور عما نے اوور اینڈ آل کہہ کر ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ پھر ٹرانسمیٹر کو الماری میں کر وہ فلیٹ سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دا منزل کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی تاکہ اگر سیکرٹ سروس کی طرف

کوئی کال آئے تو وہ فوری طور پر کوئی لائحہ عمل طے کر سکے۔ لیکن اچانک ایک موڑ مڑتے ہی وہ بری طرح چونک پڑا اور بے اختیار اس کے ہونٹ بھینچ گئے کیونکہ اس نے موڑ مڑتے ہی اپنے پیچھے سفید رنگ کی ایک کار کو بھی مڑتے ہوئے بیک مرر میں دیکھ لیا تھا اور اس کے ذہن میں یہ سفید کار ابھر آئی۔ اس نے فلیٹ سے روانہ ہونے کے بعد پہلے بھی دو بار اس سفید کار کو چیک کیا تھا لیکن چونکہ سڑک پر بے شمار کاریں تھیں اس لئے وہ اس کی موجودگی پر چونکا نہ تھا۔ لیکن اب موڑ پر جب اس نے اس سفید کار کو اپنے پیچھے موڑ مڑتے دیکھا تو وہ چونک پڑا تھا اور پھر اگلے چوک سے اس نے دانش منزل کی طرف بڑھنے کی بجائے اس نے کار کو ایک اور سڑک پر موڑ دیا۔ وہ اب اس سفید کار کو اچھی طرح چیک کرنا چاہتا تھا اور پھر واقعی دو تین موڑ مڑنے کے بعد اُسے یقین آ گیا کہ سفید کار اس کا تعاقب کر رہی ہے۔ چنانچہ اس نے کار ایک ویران علاقے کی طرف جانے والی سڑک پر موڑ دی۔ کافی آگے جا کر جیسے ہی ایک تنگ سا موڑ آیا عمران نے بجلی کی سی تیزی سے کار ایک سائیڈ پر روکی اور دروازہ کھول کر نیچے اُتر آیا اور دوڑتا ہوا ایک درخت کے موٹے تنے کی اوٹ میں ہو گیا۔ اس نے جیب سے ریوالور نکال لیا تھا۔ چند لمحوں بعد وہ سفید کار تیزی سے موڑ پر نمودار ہوئی اور پھر اس کے ٹائر چیخ اُٹھے۔ کار ایک جھٹکے سے عمران کی کار کے قریب رک گئی تھی۔ فرنٹ سیٹ پر دو مقامی آدمی موجود تھے اور وہ دونوں حیرت سے عمران کی خالی کار کو اندر اور ادھر اُدھر دیکھ رہے تھے۔ دوسرے لمحے ایک جھٹکے سے کار آگے بڑھی

ہی تھی کہ عمران نے ریوالور کا رُخ اس کار کے فرنٹ ٹائر کی طرف کر
ٹریگر دبا دیا۔ ایک دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے سفید کار بُری طرح لڑ
ہوئی ایک سائیڈ پر رُکی اور پھر اس میں سے دونوں آدمی نکل کر دو
طرف کو دوڑنے ہی لگے تھے کہ عمران نے ایک بار پھر ٹریگر دبا دیا اور
یکے بعد دیگرے دو دھماکوں کے ساتھ ہی وہ دونوں چیختے ہوئے
کر منہ کے بل زمین پر گرے۔ انہوں نے اُٹھنے کی کوشش کی لیکن
نیچے گرے اور پھر وہ گھسٹ کر آگے کی طرف بڑھنے لگے۔ گولیاں
دونوں کے کولہوں پر پڑی تھیں۔ البتہ ریوالور ابھی تک ان دونوں کے ہا
میں موجود تھے۔

"خبردار۔ اب اگر حرکت کی تو گولیاں کھوپڑیاں توڑ دیں گی —
ریوالور پھینک دو" —— عمران نے اونچی آواز میں چیختے ہوئے
اور اس کے ساتھ ہی اس نے یکے بعد دیگرے دو اور فائر کر دیئے ا
وہ دونوں گولیاں ان کے جسموں کے قریب زمین پر پڑیں اور ان دونوں
بے اختیار چیختے ہوئے نہ صرف ہاتھ میں موجود ریوالور دور پھینک د
بلکہ اپنے دونوں ہاتھ بھی اپنے اپنے سروں پر رکھ لئے اور عمران دو
ہوا ان کے قریب پہنچ گیا۔ ان دونوں میں سے ایک کے ہاتھ لیے
ہو کر نیچے گر گئے اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ وہ مر چکا تھا۔ عمر
نے دوسرے کو ہاتھ سے سیدھا کیا اور پھر اس کی گردن پر پیر رکھ کر ا
موڑ دیا اور اس آدمی کی پہلے سے خستہ حالت اور زیادہ تیزی سے بگ
چلی گئی۔

"نام بتاؤ — جلدی کرو۔ ورنہ ——" عمران نے پیر کو ذرا سا

رتے ہوئے سرد لہجے میں کہا۔

"ڈکسن — میرا نام ڈکسن ہے —— پلیز یہ پیر ہٹا لو — پلیز"
س آدمی نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران نے پیر ہٹا لیا۔

"کس کے کہنے پر میرا تعاقب کر رہے تھے —— بولو۔ ورنہ —"
ران نے ہاتھ میں پکڑے ہوئے ریوالور کا رُخ اس کے سینے کی طرف
رتے ہوئے کہا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ دونوں عام سے غنڈے تھے
س لئے ظاہر ہے وہ کسی کے حکم پر ہی اس کا تعاقب کر رہے ہونگے۔

"استاد مارٹی کے کہنے پر —— ہم اس کے آدمی ہیں" — ڈکسن
نے رُک رُک کر جواب دیا۔

"کہاں رہتا ہے مارٹی —— جلدی بتاؤ" —— عمران نے
ور زیادہ کرخت لہجے میں کہا۔

"بب — بب — بندرگاہ پر ریڈ لائن —— ایس۔ سی۔ کلب۔
م — میں ——" ڈکسن نے رک رک کر جواب دیا اور اس کے ساتھ
ہی اس کی آواز بند ہو گئی۔ وہ بھی ختم ہو چکا تھا۔

عمران نے ریوالور جیب میں ڈالا اور پھر جھک کر اس نے ان دونوں
کے ہاتھ پکڑے اور انہیں گھسیٹتا ہوا سڑک پار کر کے ان کی کار کی طرف
لے آیا اور پھر کار کا دروازہ کھول کر اس نے ان دونوں کو کار کی عقبی
نشست پر ڈالا اور دروازہ بند کر کے وہ تیزی سے اپنی کار کی طرف
بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کی کار ایک جھٹکے سے آگے بڑھی اور تیزی
سے دوڑتی چلی گئی۔ اس کے ذہن میں کھلبلی سی مچی ہوئی تھی۔ نام کے
لحاظ سے تو مارٹی ایک عام سا غنڈہ لگ رہا تھا اور کسی عام سے غنڈے

سے اُسے یہ توقع نہ ہوسکتی تھی کہ اس کے آدمی اس کا باقاعدہ تعاقب
کرتے۔ یقیناً کوئی خاص ہی مسئلہ ہوگا۔ اس لئے وہ فوری طور پر ا
استاد مارٹی کو چیک کرلینا چاہتا تھا اور پھر تقریباً نصف گھنٹے بعد ا
کی کار بندرگاہ کے علاقے میں داخل ہوگئی۔ عمران نے کار ایک سا
پر روکی اور پھر ڈیش بورڈ سے اس نے ماسک میک اپ باکس نکالا
ماسک پہن کر اس نے اپنے چہرے کو بدلنا شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد
اس کا حلیہ مکمل طور پر بدل چکا تھا۔ اس نے کار براہ راست کلب کی طر
لے جانے کی بجائے اُسے جنرل پارکنگ میں روکا اور پھر نیچے اتر کر
اس طرف کو پیدل ہی چلنے لگا جدھر کلب بنے ہوئے تھے۔ یہ سا
کلب ملاحوں سے پُر تھے اور یہاں کھلے عام شراب وغیرہ بھی فروخت
ہوتی تھی کیونکہ غیر ملکی ملاحوں کی وجہ سے حکومت نے ان سی کلبوں
باقاعدہ شراب فروخت کرنے کے لائسنس جاری کئے ہوئے تھے۔

ابھی عمران کلبوں کے بورڈ پڑھتا ہوا آگے بڑھ ہی رہا تھا کہ اس
ایک کلب کے سامنے ٹائیگر کی کار کھڑی دیکھی اور وہ چونک کر اس
طرف بڑھا۔ ابھی وہ کار کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اس نے کلب کے
برآمدے سے ٹائیگر کو باہر آتے ہوئے دیکھا۔

"ٹائیگر میرے ساتھ آؤ" ___ عمران نے اس کے قریب آ
ہی کہا اور ٹائیگر بُری طرح چونک پڑا۔

"اوہ آپ اور یہاں ___ میک اپ میں" ___ ٹائیگر
حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"استاد مارٹی ہے یہاں ___ اس کے دو آدمیوں نے میرا تعاقب

نے کی کوشش کی ہے ___ میں نے مارٹی کو چیک کرنا ہے"۔
ان نے خشک لہجے میں کہا اور آگے بڑھ گیا۔

"اوہ۔ حیرت ہے ___ مارٹی تو صرف شراب کی سمگلنگ کا دھند
نا ہے اور وہ بالکل ہی عام سا غنڈہ ہے" ___ ٹائیگر نے کہا۔

"میرا بھی یہی خیال تھا لیکن بہرحال اُسے چیک تو کرنا ہے" ___
ان نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آیئے! ___ وہ مجھے اچھی طرح جانتا ہے اس لئے جلد ہی وہ
بان کھول دے گا" ___ ٹائیگر نے کہا اور تیز تیز قدم بڑھاتا آگے
ڑھ گیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ ریڈ لائن نامی سی کلب کے مین گیٹ سے ہال
ں داخل ہو رہے تھے۔ ہال میں واقعی مختلف ملکوں اور قومیتوں کے
ادی بھرے ہوئے تھے۔ شراب کی بُو اور گھٹیا منشیات کے دھوئیں سے
فضا بے حد بوجھل سی ہو رہی تھی۔ ایک طرف کاؤنٹر کے پیچھے ایک
عاری جسم کا غنڈہ کھڑا ہوا تھا۔ ٹائیگر کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ
ی طرح چونک پڑا۔

"آپ ___ باس کو برا ___ آپ اور یہاں" ___ کاؤنٹر مین نے
ت نکالتے ہوئے قدرے خوفزدہ سے لہجے میں کہا۔

"مارٹی کہاں ہے ___ اس کے لئے کام لایا ہوں" ___ ٹائیگر نے
م لہجے میں کہا۔

"باس دفتر میں ہے جناب! ___ میں آپ کی آمد کی اطلاع دے
ان" ___ کاؤنٹر مین نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے ——— میرے پاس اتنا وقت نہیں کہ پہلے اطلاع کے جھنجھٹ میں پڑتا رہوں" ——— ٹائیگر نے اس کرخت لہجے میں کہا اور ایک سائیڈ پر بنی ہوئی راہداری کی طرف قد بڑھا دیئے۔ عمران خاموشی سے اس کے پیچھے چل پڑا۔

"اب تمہارے رعب داب کا دائرہ کار واقعی پھیلتا جا رہا ہے" ——— عمران نے راہداری میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بے اخ ہنس پڑا۔

"آپ تو جانتے ہیں کہ اس لائف میں اگر رعب اور دبدبہ نہ رکھا جائے تو یہ لوگ گھاس ہی نہیں ڈالتے" ——— ٹائیگر نے مسکرا ہوئے جواب دیا۔

"مطلب یہ کہ اب تمہیں باقاعدہ گھاس ڈالی جانے لگی ہے" ——— عمران نے جواب دیا اور ٹائیگر ایک بار پھر ہنس پڑا۔ اب وہ دونوں ایک بند دروازے کے سامنے پہنچ چکے تھے جس کے باہر دو مسلح آدمی کھڑے تھے۔ ٹائیگر کے قریب آتے ہی ان دونوں نے بڑے مؤدبانہ انداز ٹائیگر کو سلام کیا۔ پھر ایک نے جلدی سے مڑ کر دروازے کو دھکیل کھول دیا اور ٹائیگر اس طرح اندر داخل ہوا جیسے کوئی بادشاہ اپنے مفتوحہ علاقے میں داخل ہو رہا ہو۔

"تم ——— تم ——— کوبرے تم ——— اس طرح اچانک" ——— ان صوفے پر ایک طوائف نما عورت کے ساتھ بیٹھے ہوئے ایک بھا جسم کے آدمی نے بے اختیار اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات تھے۔ اس کے ہاتھ میں شراب کا جام

"تم دفع ہو جاؤ" ——— ٹائیگر نے اس عورت سے مخاطب ہو کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا تو وہ عورت تیزی سے اٹھی اور پھر تقریباً دوڑتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

"تمہارے دو آدمی ایک شخص علی عمران کا تعاقب کر رہے تھے کیوں؟" ٹائیگر نے اس عورت کے باہر جاتے ہی مارٹی سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو اب ذہنی طور پر خاصا سنبھلا ہوا نظر آ رہا تھا۔

"ارے۔ کمال ہے ——— تمہیں اس کی خبر کیسے ہو گئی ——— وہ دونوں تو اپنے کام میں ماہر ہیں ——— ویسے مجھے حیرت ہے کہ میں نے پہلی بار لمبا دھندہ ہاتھ میں لیا ہے اور تم سر پر پہنچ گئے ہو" ——— مارٹی نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا۔

"تو تمہارا خیال تھا کہ تم کوبرے کو حصہ دیئے بغیر لمبا دھندہ کر لو گے"۔ ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ نہیں کوبرے ——— بس مجھے خیال نہ رہا تھا۔ بہرحال اب تمہیں پتہ چل گیا ہے تو میں تمہارا حصہ دینے کے لئے تیار ہوں۔ بیٹھو۔ کیا پیو گے" ——— مارٹی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کتنا لمبا دھندہ ہے" ——— ٹائیگر نے اسی طرح سرد لہجے میں پوچھا۔

"ارے۔ اتنا لمبا دھندہ بھی نہیں ہے ——— میرے لئے لمبا دھندہ تھا، تمہارے لئے نہیں ——— صرف پچاس ہزار روپے ملے ہیں" ——— مارٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"کس پارٹی کا کام ہے" ——— ٹائیگر نے پوچھا۔

"اس سے تمہارا کیا مطلب کوبرے —— بس تم اپنا حصہ لو۔ اور اسے بھول جاؤ" —— مارٹی نے منہ بناتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا اچھل کر سائیڈ میں جا گرا۔ ٹائیگر کا بھرپور تھپڑ اس کے چہرے پر پڑا تھا۔

"الّو کے پٹھے! —— کوبرے سے اڑنے کی کوشش کر رہے ہو۔ حقیر کیڑے" —— ٹائیگر نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کے ہاتھ میں لمبی نال کا ایک بھاری ریوالور نظر آنے لگ گیا جبکہ عمران اطمینان سے ایک سائیڈ پر صوفے پر اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے اُسے صرف تماشا دیکھنے سے غرض ہو۔

"بب —— بب —— بتاتا ہوں —— پلیز کوبرے —— مجھے مت مارو —— پلیز" —— مارٹی نے بجائے کوئی سخت ردعمل ظاہر کرنے کے الٹا گھگھیاتے ہوئے کہا۔

"بولو —— کس پارٹی کا کام ہے" —— ؟ ٹائیگر نے تیز لہجے میں پوچھا۔

"جیکسن کا —— ایک غیر ملکی ہے —— ہوٹل شیرٹن میں ٹھہرا ہوا ہے" —— مارٹی نے جواب دیا۔

"کہاں کا رہنے والا ہے —— اور تم سے اس کا رابطہ کیسے ہوا" —— ٹائیگر نے پہلے سے زیادہ غراہٹ بھرے لہجے میں کہا۔

"ایکریمین ہے —— پہلے رالف نے اس کا کام کیا تھا۔ ایک آدمی کو کافرستان بھجوایا گیا تھا اور اس لانچ میں میں بھی تھا کیونکہ میرا مال بھی جا رہا تھا —— راستے میں اس سے تعارف ہو گیا۔ پھر وہ اچانک

یہاں میرے پاس پہنچا اور اس نے مجھے یہ کام دیا —— پہلے تو میں نے اُسے کہا کہ وہ رالف کی پارٹی ہے اس لئے اگر میں نے اس کا کام لے لیا تو رالف ناراض ہو جائے گا —— لیکن اُس نے کہا کہ وہ یہ کام کسی بڑے آدمی کی بجائے مجھ سے ہی کرانا چاہتا ہے تو میں نے حامی بھر لی —— کام بھی معمولی سا تھا۔ ایک آدمی کی نگرانی کرنی تھی اس نے کہا تھا کہ وہ آدمی جس کا نام عمران ہے انتہائی خطرناک اور ہوشیار آدمی ہے اس لئے نگرانی انتہائی محتاط انداز میں ہونی چاہیے۔ چنانچہ میں نے رالف کے ہی دو آدمی ڈکسن اور جیفرے کو ہائر کر لیا وہ ایسے کام کرتے رہتے ہیں اور آدھی رقم انہیں دے دی —— بس یہ بات ہے" —— مارٹی نے ساری تفصیل بتا دی۔

"اب تک کیا رپورٹ ملی ہے تمہیں" —— ؟ ٹائیگر نے پوچھا۔

"رپورٹ ڈکسن نے براہِ راست اُسے ہی دینی تھی۔ اس نے خود کہا تھا" —— مارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے —— اُسے فون کر کے یہاں بلواؤ" —— ٹائیگر نے کہا۔

"ہو سکتا ہے وہ یہاں نہ آئے۔ اس لئے اس بات کو رہنے دو۔ ہمیں وہیں جانا ہو گا —— اسے ساتھ لے لو" —— عمران نے صوفے سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"سنو —— تم نے ہمارے ساتھ اس پارٹی کے پاس چلنا ہے۔ اور اگر تم نے کوئی شرارت کرنے کی کوشش کی تو جانتے ہو کہ تمہارا کیا حشر ہو گا" —— ٹائیگر نے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔

"میں جانتا ہوں —— میں کوئی شرارت نہ کروں گا" —— مارٹی نے

ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
"سنو!۔۔۔ اگر تم نے کوئی شرارت نہ کی تو میں حصّہ بھی نہ لوں گا۔ میرا وعدہ چلو" ۔۔۔ ٹائیگر نے کہا اور مارٹی کا ستا ہوا چہرہ حصّہ نہ لینے کی بات سنتے ہی کھل اٹھا۔ وہ واقعی ایک تھرڈ کلاس بدمعاش تھا جس کے لئے معمولی سی دولت بھی بڑی اہمیت رکھتی تھی۔

تھوڑی دیر بعد وہ مارٹی کی ہی کار میں بیٹھے شہر کی طرف اڑے چلے جا رہے تھے۔ مارٹی ڈرائیونگ سیٹ پر تھا جب کہ ٹائیگر سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا اور عمران عقبی سیٹ پر تھا۔ کار تیزی سے دوڑتی ہوئی شہر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔

"کیا آج تمہاری ملاقات اس جیکسن سے ہوئی ہے" ۔۔۔ پیچھے بیٹھے ہوئے عمران نے پوچھا۔

"ہاں!۔۔۔ دو بار ہوئی ہے۔ ایک بار میں اس کے ہوٹل گیا تھا۔ دوسری بار وہ میرے پاس آیا تھا" ۔۔۔ مارٹی نے جواب دیتے ہوئے کہا

"اس کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ ۔۔۔ اور کمرہ نمبر بھی" ۔۔۔ عمران نے پوچھا اور مارٹی نے حلیہ بتانا شروع کر دیا اور ساتھ ہی کمرہ نمبر بھی بتا دیا۔

"کار ایک سائیڈ پر روک دو مارٹی ۔۔۔ ہم نے کچھ مشورے کرنے ہیں" ۔۔۔ اچانک عمران نے کہا اور مارٹی نے ساتھ بیٹھے ہوئے ٹائیگر کی طرف دیکھا تو ٹائیگر نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور مارٹی نے کار ایک سائیڈ پر کر کے جیسے ہی روکی، عمران کا ہاتھ گھوما اور مارٹی چیخ مار کر وہیں ڈرائیونگ سیٹ پر ہی اوندھے منہ گر گیا۔ عمران نے پوری قوت سے ریوالور کا دستہ اس کی کھوپڑی پر مار دیا تھا۔ سٹیرنگ پر گرتے

اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران کی فوری دوسری ضرب نے اسے حرکت کرنے کے بھی قابل نہ چھوڑا۔

"اسے اٹھا کر باہر لے جاؤ اور جھاڑیوں میں ڈال دو" ۔۔۔ عمران نے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر جلدی سے نیچے اترا اور گھوم کر ڈرائیونگ سیٹ کی طرف آ گیا۔ پھر اس نے دروازہ کھول کر مارٹی کو باہر کھینچا اور اسے کاندھے پر ڈال کر سائیڈ پر موجود بڑی بڑی جھاڑیوں کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ عمران عقبی سیٹ سے اتر کر ڈرائیونگ سیٹ پر آ گیا۔ چند لمحوں بعد ٹائیگر واپس آیا تو عمران نے اسے سائیڈ سیٹ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر اس کے سیٹ پر بیٹھتے ہی اس نے کار آگے بڑھا دی۔

"اسے ہوش آ گیا تو" ۔۔۔ ؟ ٹائیگر نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تو کیا ہوا ۔۔۔ اپنے کلب چلا جائے گا۔ ہمیں صرف اسے اس وقت تک جیکسن کو کسی قسم کی اطلاع دینے سے روکنا ہے جب تک ہم جیکسن تک نہیں پہنچ جاتے" ۔۔۔ عمران نے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار ہوٹل شیرٹن کے کمپاؤنڈ میں پہنچ کر پارکنگ کی طرف بڑھ گئی۔ پارکنگ میں کار روک کر عمران اور ٹائیگر نیچے اترے اور تیزی سے قدم بڑھاتے مین عمارت کی طرف بڑھ گئے۔

"کمرہ نمبر بارہ۔ تیسری منزل میں جیکسن صاحب موجود ہیں" ۔۔۔ ؟ عمران نے کاؤنٹر کے پیچھے کھڑی لڑکی سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"جیکسن صاحب ۔۔۔ وہ تو ایک گھنٹہ پہلے کمرہ چھوڑ گئے ہیں" ۔۔۔

لڑکی نے کہا تو عمران اور ٹائیگر دونوں چونک پڑے۔

"چھوڑ گئے ہیں ـــــ کچھ بتا کر گئے ہیں۔ ہم نے تو ان سے انتہائی ضروری بزنس ٹاک کرنی تھی" ـــــ عمران نے لہجے میں پریشانی کا تاثر پیدا کرتے ہوئے کہا۔

"بتایا تو کچھ نہیں انہوں نے ـــــ لیکن ہوٹل کی کار وہ لے گئے ہیں۔ آپ کو کار کاؤنٹر سے معلوم ہو جائے گا" ـــــ لڑکی نے ہال کے دوسرے کنارے پر بنے ہوئے کاؤنٹر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا اس کاؤنٹر کی طرف بڑھ گیا۔

"مسٹر جیکسن ہوٹل کی کار لے کر گئے ہیں ـــــ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ وہ کہاں گئے ہیں" ـــــ؟ عمران نے کاؤنٹر پر کھڑے ہوئے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"جی ہاں! ـــــ وہ ایئرپورٹ گئے ہیں ـــــ یہ دیکھیے اندراج" ـــــ نوجوان نے اپنے سامنے پڑے ہوئے رجسٹر کے ایک خانے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"شکریہ" ـــــ عمران نے کہا اور تیزی سے واپس ہال کے مین گیٹ کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ مارٹی کی کار میں بیٹھے ہوئے ایئرپورٹ کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے لیکن ایئرپورٹ پہنچ کر انہوں نے پوری چیکنگ کر ڈالی مگر نہ ہی جیکسن کسی فلائٹ پر گیا تھا اور نہ ایئرپورٹ پر موجود تھا۔ عمران ایک پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے سکے ڈال کر ہوٹل شیرٹن کے نمبر ڈائل کیے۔

"یس۔ ہوٹل شیرٹن" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے

ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"کار کاؤنٹر سے بات کرنی ہے" ـــــ عمران نے کہا۔

"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو ـــــ میں کار کاؤنٹر سے بول رہا ہوں" ـــــ چند لمحوں بعد اسی نوجوان کی آواز سنائی دی جس سے ابھی انہوں نے کار کاؤنٹر پر بات کی تھی۔

"آپ نے بتایا تھا کہ مسٹر جیکسن ہوٹل کی کار لے کر ایئرپورٹ گئے ہیں ـــــ کیا کار واپس آگئی ہے" ـــــ؟ عمران نے پوچھا۔

"یس سر ـــــ ابھی چند لمحے پہلے ڈرائیور آیا ہے اور ابھی کاؤنٹر پر ہی موجود ہے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اسے ذرا رسیور دیجیے" ـــــ عمران نے کہا۔

"ہیلو ـــــ میں ڈرائیور بول رہا ہوں" ـــــ چند لمحوں بعد ایک مختلف آواز سنائی دی۔

"مسٹر جیکسن کو آپ نے کہاں ڈراپ کیا ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"شاہین ایئرپورٹ پر جناب" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ اچھا ـــــ شکریہ" ـــــ عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"چارٹرڈ کمپنی کے ایئرپورٹ گیا ہے ـــــ آؤ۔ شاید ابھی وہیں مل جائے" ـــــ عمران نے کہا لیکن پھر دوسرے لمحے تیزی سے مڑا اور اس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر ڈائل کر دیئے۔ انکوائری کے لئے سکے نہ ڈالنا پڑتے تھے۔ اس لئے اس نے ویسے ہی نمبر ڈائل کر

دیئے تھے۔

"یس — انکوائری پلیز" — دوسری طرف سے انکوائری آپریٹ کی آواز سنائی۔

"شاہین چارٹرڈ کمپنی کے ایئر پورٹ کا نمبر دے دیجئے" — عمران نے کہا اور دوسری طرف سے نمبر بتا دیا گیا۔ عمران نے کریڈل دبا کر رابطہ ختم کیا۔ کوٹ کی چھوٹی جیب سے سکے نکال کر ڈالے اور آپریٹر کا بتایا ہوا نمبر ڈائل کرنا شروع کر دیا۔

"یس۔ شاہین ایئر پورٹ" — چند لمحوں بعد ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"ہمارے ایک دوست مسٹر جیکسن آپ کے ایئر پورٹ پہنچے ہیں — یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ کیا وہ ابھی ایئر پورٹ پر ہیں یا کسی طیارے پر جا چکے ہیں" — ؟ عمران نے پوچھا۔

"اور کوئی تفصیل" — ؟ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"وہ ہوٹل شیرٹن سے ہوٹل کی کار پر آتے ہیں" — عمران نے جواب دیا۔

"او۔ کے — ہولڈ کریں۔ میں معلوم کرتی ہوں" — دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر چند لمحوں کی خاموشی کے بعد آواز دوبارہ سنائی دی۔

"ہیلو — کیا آپ لائن پر ہیں" — بولنے والی کا لہجہ کاروباری

"یس" — عمران نے جواب دیا۔

"مسٹر جیکسن ابھی پندرہ منٹ پہلے ایک جیٹ طیارہ ہائر کر کے ناراک روانہ ہو گئے ہیں — انہوں نے ایکریمیا کے لئے ہی جیٹ

ہائر کرایا ہے اور اکیلے ہی اس جیٹ طیارے پر سفر کر رہے ہیں" دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او۔ کے — شکریہ" — عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"آؤ چلیں — پرندہ تو اڑ گیا" — عمران نے مسکراتے ہوئے پیچھے کھڑے ٹائیگر سے کہا اور ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ کون ہو سکتا ہے باس! — میری سمجھ میں یہی بات نہیں آ رہی" — ٹائیگر نے بیرونی گیٹ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"مل جاتا تو پوچھ لیتا — بہرحال تم مارٹی کی گاڑی لے کر واپس چلے جاؤ — میں ٹیکسی پر جا رہا ہوں" — عمران نے کہا اور پھر ٹیکسی سٹینڈ کی طرف بڑھنے لگا۔

"آپ کی گاڑی بھی تو وہیں ہے۔ اُسے فلیٹ پہنچا دوں" — ؟ ٹائیگر نے پوچھا۔

"اس کھٹارہ کو کس نے اٹھانا ہے۔ میں منگوا لوں گا" — عمران نے کہا اور ٹائیگر مسکراتا ہوا پارکنگ کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے ٹیکسی ہائر کی اور پھر تھوڑی دیر بعد ہی وہ دانش منزل کے قریبی چوک پر اسے چھوڑ کر پیدل ہی دانش منزل کی طرف بڑھ گیا۔

"خیریت عمران صاحب! — آج پیدل مارچ ہو رہی ہے"۔ بلیک زیرو نے عمران کے آپریشن روم میں داخل ہوتے ہی کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"مشاہدے میں اضافہ کر رہا ہوں" — عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مشاہدے میں اضافہ ——— کیا مطلب" ——— ؟ بلیک زیرو
حیران ہو کر پوچھا۔

"پیدل چلو تو ارد گرد کی چیزیں نزدیک اور صاف نظر آتی ہیں او
وقت مل جاتا ہے کہ راہ چلتے انسانوں کے چہروں کو پڑھا جا سکے
دکانوں پر لگے ہوئے بورڈ اور سڑکوں پر دوڑتی ہوئی گاڑیوں ک
ماڈلز ——— سب کچھ اطمینان سے دیکھا جا سکتا ہے ——— خاص
پر فٹ پاتھ پر چلتی ہوئی خواتین کے لباس دیکھ کر بدلتے ہوئے ف
کا مشاہدہ ہو جاتا ہے" ——— عمران نے جواب دیا اور بلیک
بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور اٹھایا اور پھر تیزی سے نمبر
کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ——— رابرٹ اینڈ کمپنی" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دو
طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"مسٹر رابرٹ سے بات کرائیں ——— آغا بول رہا ہوں پاکیشیا۔
عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس سر ——— ہولڈ آن کریں" ——— دوسری طرف سے
اور چند لمحوں بعد ایک اور آواز سنائی دی۔

"ہیلو ——— رابرٹ بول رہا ہوں" ——— بولنے والے کا لہ
سپاٹ تھا۔

"سپیشل فون پر بات کرو" ——— عمران نے اس بار ایکسٹو کے
میں کہا۔

"یس" ——— دوسری طرف سے مختصر سا جواب دیا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

چند لمحوں بعد ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں جناب" ——— رابرٹ کا لہجہ اس بار بے حد مؤدبانہ تھا۔

"ایکسٹو" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ایک حلیہ نوٹ کرو" ——— عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مارٹی کا بتایا ہوا جیکسن کا حلیہ بتا دیا۔

"نام جیکسن بتایا گیا ہے۔ کچھ دیر پہلے پاکیشیا کے دارالحکومت سے ایک سپیشل جیٹ طیارہ ہائر کر کے ناراک روانہ ہوا ہے ——— تم اسے ایئرپورٹ پر چیک کرو گے اور پھر اس کی نگرانی کرو گے کہ یہ کس سے ملتا ہے ——— کون ہے ——— اس نے یہاں عمران کی خفیہ نگرانی کرانے کی کوشش کی ہے لیکن جب اس کے متعلق معلوم ہوا تو یہ ناراک روانہ ہو چکا تھا" ——— عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"جو حلیہ آپ نے بتایا ہے جناب ——— اس لحاظ سے تو اس کا نام ڈونلڈ ہے ——— میں اسے اچھی طرح جانتا ہوں۔ یہ ناراک کے ایک گروپ ریڈ فاکس کے چیف کلٹن کا اسسٹنٹ اور دست راست ہے اور کہا جاتا ہے کہ کلٹن کا کسی بین الاقوامی مجرم تنظیم سے بھی قریبی رابطہ ہے ——— ویسے اس کا گروپ ناراک میں بے حد بااثر ہے"۔
رابرٹ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــــ تم اس کی نگرانی کرو اور اگر یہ کلٹن کو کوئی رپورٹ دے تو وہ رپورٹ فوری طور پر مجھے ملنی چاہیئے" ـــــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"یس سر ـــــ میں انتظامات کر لوں گا" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"ریڈ فاکس نیا نام ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"یہ تو چھوٹی مچھلی ہوگی ـــــ اصل مسئلہ تو بلیک تھنڈر کا ہے" عمران نے کہا۔

"کیا اس جیکسن یا ڈونلڈ نے آپ کی نگرانی کرائی تھی" ـــــ بلیک زیرو نے پوچھا اور عمران نے اُسے تفصیل بتا دی۔

"پھر اس کی اچانک واپسی ـــــ اور اس انداز میں واپسی کا کیا معنی ہوا" ـــــ؟ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"ہو سکتا ہے اُسے اُوپر سے کوئی حکم ملا ہو ـــــ بہرحال رابرٹ ہوشیار آدمی ہے۔ اس کی رپورٹ وضاحت کر دے گی لیکن میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ اس بار مجھے بلیک تھنڈر کے کسی ہیڈ کوارٹر سے ٹکرانا پڑے گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ـــــ تو آپ کا مطلب ہے کہ بلیک تھنڈر کا ہیڈ کوارٹر نارک میں ہے" ـــــ بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو بھی سکتا ہے ـــــ اور نہیں بھی ـــــ اب تک تو اس کے ایجنٹ ہی یہاں آکر ٹکراتے رہے ہیں۔ لیکن اس بار مجھے ان کے پیچھے جانا ہوگا ـــــ تم ایسا کرو کہ فارن ٹیم کو الرٹ کر دو" ـــــ عمران نے کہا۔

"فارن ٹیم کو ـــــ کیا مطلب" ـــــ؟ بلیک زیرو نے چونک کر پوچھا۔

"فارن ٹیم سے مطلب، سیکرٹ سروس کی وہ ٹیم ہے جسے فارن مشنز کا خاصا تجربہ ہو چکا ہے ـــــ میرا مطلب ہے صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور جولیا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اس کا مطلب ہے کہ آپ نے اب سیکرٹ سروس کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے ـــــ فارن ٹیم اور اِن لینڈ ٹیم" ـــــ بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عام طور پر ہوتا تو ایسے ہی ہے ـــــ مستثنیات اپنی جگہ" ـــــ عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے بیٹھے ایک لمبے تڑنگے آدمی نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس — جوپیٹر بول رہا ہوں" —— اس لمبے تڑنگے اور بھرے ہوئے جسم کے آدمی نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"ایس۔ ایچ سے بات کرو" —— دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور جوپیٹر نے جلدی سے رسیور رکھا اور اٹھ کر وہ کمرے کے کونے میں موجود ایک دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسری طرف ایک اور کمرہ تھا جسے ریسٹ روم کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ اس کمرے کی ایک الماری کھول کر اس نے اس کی سائیڈ پر موجود ایک بٹن دبایا تو الماری کا اندرونی خانہ سرر کی تیز آواز کے ساتھ سائیڈ میں غائب ہو گیا۔ اب نیچے جاتی ہوئی سیڑھیاں صاف دکھائی دے رہی تھیں۔ جوپیٹر الماری میں داخل ہو کر سیڑھیاں اترتا ہوا نیچے ایک اور کمرے میں

پہنچ گیا۔ جیسے ہی اس نے آخری سیڑھی پر قدم رکھا، عقب میں سرر کی تیز آواز کے ساتھ ہی دیوار برابر ہو گئی۔ جوپیٹر تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک سائیڈ پر موجود الماری کھولی اور اس کے سب سے نچلے خانے میں ایک خصوصی ساخت کا بڑا سا ٹرانسمیٹر نصب تھا۔ اس نے اس ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبا دیا۔ ٹرانسمیٹر پر کئی بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔

"جوپیٹر بول رہا ہوں۔ ایس۔ اے۔ تھری۔ ایس۔ اے۔ تھری"۔ جوپیٹر نے سپاٹ لہجے میں ایس۔ اے۔ تھری کے الفاظ دو بار دہراتے ہوئے کہا اور اس نے اوور کا لفظ نہ کہا تھا۔

"نیا کوڈ دوہراؤ" —— ٹرانسمیٹر سے ایک مشینی سی آواز سنائی دی۔

"نیا کوڈ — لاسٹ فائٹ" —— جوپیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"سپیشل کوڈ" —— ؟ ایک بار پھر پوچھا گیا۔

"فرسٹ کلاس" —— جوپیٹر نے جواب دیا۔

"اوکے" —— آواز سنائی دی اور پھر ٹرانسمیٹر کے تمام بلب بجھ گئے تو جوپیٹر نے ایک بار پھر وہی بٹن دبا دیا۔ لیکن اس بار ٹرانسمیٹر پر صرف ایک بلب جل اٹھا اور اس میں سے ایسی آوازیں نکلنے لگیں جیسے سمندر کی لہریں پتھریلے ساحل کے ساتھ سر پٹک رہی ہوں کچھ دیر تک یہ تیز آوازیں سنائی دیتی رہیں اور پھر آہستہ آہستہ ہلکی پڑتے پڑتے خاموش ہو گئیں اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر پر جلنے والا بلب بھی بجھ گیا۔ جوپیٹر نے تیسری بار بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ۔۔۔ ایس۔ اے۔ تھری کالنگ۔ اوور" ۔۔۔ اس ا
جوپیٹر نے کہا۔

"سیکشن ہیڈکوارٹر اٹنڈنگ یو۔ اوور" ۔۔۔ ٹرانسمیٹر سے ایک انتہائی کرخت آواز سنائی دی۔

"ایس۔ اے۔ تھری جوپیٹر حکم کا منتظر ہے۔ اوور" ۔۔۔ جوپیٹر نے انتہائی مودبانہ لہجے میں کہا۔

"ایس۔ ایچ کو اطلاعات ملی ہیں کہ پاکیشیا کا علی عمران، احسن بیگ اور اس کے فارمولے کی راہ پر چل پڑا ہے۔ اس لئے درمیانی رابطے کلش اور ڈونلڈ دونوں کو فوری آف کر دو۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس سر ۔۔۔ مگر ان اطلاعات کی تفصیل کیا ہے۔ اوور" ۔۔۔ جوپیٹر نے مودبانہ لہجے میں پوچھا۔

"پاکیشیا کے مقامی ایجنٹوں نے اطلاع دی ہے کہ احسن بیگ کا مشن مکمل ہونے کے بعد ڈونلڈ دوبارہ پاکیشیا پہنچ گیا ۔۔۔ اس نے دا گھٹیا درجے کے افراد کے ذریعے عمران کی نگرانی شروع کرا دی۔ یہ نگرا ایک عام سے بدمعاش مارٹی کی مدد سے کرائی گئی اور عمران مارٹی تک پہنچ گیا ۔۔۔ اس پر سیکشن ہیڈکوارٹر کو اطلاع دی گئی تو سیکشن ہیڈکوا نے ڈونلڈ کو فوری طور پر وہاں سے نکال کر واپس بلا لیا ہے۔ یقینا اب عمران اس کے پیچھے ناماک آئے گا اور سیکشن ہیڈکوارٹر کو پہلی بار خطرہ محسوس ہوا ہے کہ یہ عمران کہیں اس لیبارٹری تک نہ پہنچ جائے جہا اس سائنسدان کو رکھا گیا ہے اور جہاں اس نے فارمولا مکمل کرنا ہے چنا

ری طور پر فیصلہ کیا گیا ہے کہ کلش عمران سے مقابلے کے لئے کسی طور پر بھی فٹ نہیں ہے۔ اس لئے ان دونوں کو مکمل طور پر آف کر دیا جائے۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ۔ یس سر ۔۔۔ یہ اچھا فیصلہ ہے۔ اوور" ۔۔۔ جوپیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اور سنو ۔۔۔ اگر عمران کسی بھی طرح تم تک پہنچ جانے میں کامیاب ہو جائے تو تم نے اس سے قطعی نہیں ٹکرانا، تاکہ اسے کسی طرح بھی ایس۔ ایچ کا کوئی کلیو نہ مل سکے ۔۔۔ سمجھ گئے ہو۔ اوور" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے سر۔ اوور" ۔۔۔ جوپیٹر نے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور جوپیٹر نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا اور پھر الماری بند کر کے وہ واپس سیڑھیوں کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر اپنے اسی دفتر میں موجود تھا جہاں سے اٹھ کر وہ گیا تھا۔ اس نے میز پر رکھے ہوئے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ ڈیسیل اٹنڈنگ" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک سپاٹ آواز سنائی دی۔

"جوپیٹر بول رہا ہوں ڈیسیل" ۔۔۔ جوپیٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس باس! ۔۔۔ حکم باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے مودبانہ آواز سنائی دی۔

"ایس. ایچ کا حکم ہے کہ کلٹن اور ڈونلڈ دونوں کو مکمل طور پر آف
کر دیا جائے" ـــــ جوپیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یس سر ـــ حکم کی تعمیل ہوگی" ـــــ دوسری طرف سے کہا گ
اور جوپیٹر نے بغیر کچھ کہے کریڈل دبایا اور ایک بار پھر تیزی سے
ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"یس۔ کلارک بول رہا ہوں" ـــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دو
طرف سے ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔
"ایس۔ اے۔ تھری بول رہا ہوں کلارک ـــــ تم پاکیشا
کے علی عمران سے واقف ہو۔ وہ شاید ناراک آئے ـــــ تم
اس کی انتہائی محتاط انداز میں نگرانی کرنی ہے اور ساتھ سا
اطلاع بھی دیتے رہنا" ـــــ جوپیٹر نے تیز لہجے میں کہا۔
"یس سر" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور جوپیٹر نے ایک با
کریڈل دبایا اور ایک بار پھر نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
"یس۔ جولین سپیکنگ" ـــــ دوسری طرف سے ایک نسوا
آواز سنائی دی۔
"پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران کی فائل میرے دفتر بھجوا دو" ـــــ ج
نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔
"اب اس علی عمران سے انتقام لینے کا صحیح وقت آیا ہے۔ اس
خاتمہ میرے ہی ہاتھوں ہوگا ـــــ قطعی میرے ہاتھوں" ـــــ جو
نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر چند منٹوں بعد کمرے کا دروازہ کھلا ا
ایک نوجوان اور خوبصورت لڑکی اندر داخل ہوئی۔

"اوہ۔ ٹریسیا تم ـــ اور یہاں" ـــــ ؟ جوپیٹر نے چونک کر
ں لڑکی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔
"تمہیں تو وقت کا خیال ہی نہیں رہتا جوپیٹر ـــــ پتہ ہے شام چار
نے کا وقت ہے فنکشن کا" ـــــ ٹریسیا نے منہ بناتے ہوئے کہا
ار کرسی پر بیٹھ گئی۔
"اب بہت بڑا فنکشن ہوگا ـــــ بہت ہی بڑا" ـــــ جوپیٹر نے
ے کی طرف جھکتے ہوئے مسکرا کر کہا
"کیا مطلب ـــــ کیا تمہارے ہوش و حواس تو سلامت ہیں" ـــــ ؟
یسیا نے چونک کر کہا اور حیرت بھری نظروں سے جوپیٹر کو دیکھنے لگی۔
ں لمحے دروازے پر دستک ہوئی۔
"یس۔ کم اِن" ـــــ جوپیٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی دروازہ
ھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نے بڑے مودبانہ انداز میں
لے جوپیٹر اور پھر ٹریسیا کو سلام کیا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی فائل اس
ہ بڑے مودبانہ انداز میں جوپیٹر کے سامنے میز پر رکھ دی۔
"ٹھیک ہے۔ جاؤ" ـــــ جوپیٹر نے کہا اور نوجوان سلام کرکے
ہیں چلا گیا۔
"یہ دیکھو فائل ـــــ دیکھو یہ کس کی فائل ہے" ـــــ ؟ نوجوان
ے باہر جاتے ہی جوپیٹر نے فائل ٹریسیا کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا اور
یسیا نے حیرت بھرے انداز میں فائل اٹھالی۔
"علی عمران۔ پاکیشیا" ـــــ ٹریسیا فائل پر لکھے ہوئے الفاظ پڑھتے
ں بے اختیار چونک پڑی۔

"ہاں ! —— یہ اسی کی فائل ہے" —— جوپیٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب —— میں سمجھی نہیں —— آخر تم یہ کیا پہیلیاں بجھا رہے ہو۔ کھل کر بات کرو" —— ٹرلیسیا نے فائل کھول کر دیکھتے ہوئے کہا۔

"علی عمران نارک آ رہا ہے اور میں اس بار اس کا خاتمہ کر دوں گا" جوپیٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تو ٹرلیسیا بے اختیار اچھل پڑی۔

"کیا —— کیا کہہ رہے ہو —— یہ کیسے ممکن ہے وہ تو سپیشل لسٹ میں ہے" —— ٹرلیسیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں ہے۔ لیکن وہ کسی ایکسیڈنٹ میں بھی تو ہلاک ہو سکتا ہے یہاں لاکھوں نہیں تو ہزاروں ایکسیڈنٹ ہوتے ہی رہتے ہیں" —— جوپیٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔

"ہونہہ —— مطلب یہ ہوا کہ تم مجھے بیوہ بنانے پر تل گئے ہو" ٹرلیسیا نے منہ بناتے ہوئے کہا تو جوپیٹر بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔

"تم کیسے بیوہ ہو سکتی ہو —— تم عمران کی بیوی تو نہیں ہو، جو کی ہو" —— جوپیٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"سنو جوپیٹر —— یہ معاملہ انتہائی سیریس ہے۔ اگر تم عمران سے ٹکرائے اور ایس۔ ایچ کو اس کی اطلاع مل گئی تو یقیناً ایس۔ ایچ اسے اپنے احکامات کی صریحاً خلاف ورزی سمجھے گا اور نتیجہ یہ کہ تمہیں فوری موت کی سزا دے دیگا اور میں لامحالہ بیوہ ہو جاؤں اس لئے تم اپنے اس ارادے سے باز آ جاؤ" —— ٹرلیسیا نے ن

سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"یعنی تمہارا مطلب ہے کہ وہ موقع جو اتنے سالوں بعد مجھے مل رہا ہے وہ میں گنوا دوں —— مجھے معلوم ہے ٹرلیسیا —— کہ عمران بے پناہ صلاحیتوں کا مالک ہے لیکن جوپیٹر بھی اس سے کم نہیں ہے۔ میں اسے ضرور ہلاک کراؤں گا" —— جوپیٹر نے اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں ڈال کر انہیں بھینچتے ہوئے کہا۔

"آخر تم اس سے کس بات کا انتقام لینے کے لئے بے چین ہو۔ حالانکہ جہاں تک مجھے معلوم ہے اس نے تمہاری جان بچائی تھی۔ اگر عمران اس وقت تم پر احسان نہ کرتا تو تمہاری ہڈیاں بھی اب تک قبر میں گل سڑ چکی ہوتیں" —— ٹرلیسیا نے تیز لہجے میں کہا۔

"میں نے آج تک یہ بات تمہیں نہیں بتائی۔ لیکن آج موقع ہے کہ میں تمہیں اس بارے میں بتا دوں —— تمہیں آج تک میں یہی بتاتا رہا ہوں کہ ایکریمیا کی وائٹ زیرو تنظیم سے میں نے خود استعفیٰ دیا تھا حالانکہ میرا سیکرٹری جانسن سے جھگڑا ہو گیا تھا" —— جوپیٹر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں —— تو کیا کوئی اور بات ہے" —— ؟ ٹرلیسیا نے چونک کر پوچھا۔

"ہاں —— اصل بات اور ہے۔ یہ درست ہے کہ خصوصی مشن میں شکست کے بعد جب میں دشمنوں کے ہاتھ چڑھ گیا تھا، عمران اچانک وہاں پہنچا اور اس نے میری جان بچائی۔ جیسا کہ تم نے پہلے کہا ہے —— اس کے ساتھ ہی اس نے سیکرٹری جانسن کو فون کر کے میری سفارش بھی

کی کہ جو پیٹر میں بے حد صلاحیتیں ہیں اس لئے مجھے شکست خورد
کر ختم نہ کیا جائے ـــــ تمہیں معلوم ہے کہ وائٹ زیرو میں شک
کا مطلب یقینی موت ہوتا ہے ۔ بہرحال سیکرٹری جانسن نے
کال کیا اور مجھے کہا کہ میں تنظیم کی سربراہی سے نہ صرف استعفیٰ د
دوں بلکہ اپنے آپ کو ہمیشہ کے لئے ایکریمیا کی تمام خفیہ تنظیموں
لاتعلقی کر لوں ـــــ اس نے مجھے بتایا کہ اس نے عمران کی سف
پر تنظیم کا اصول توڑتے ہوئے مجھے موت کی سزا نہیں دی۔ اس
مجھے استعفیٰ دینا پڑا“ ـــــ جو پیٹر نے کہا۔

”تو اس سے کیا ثابت ہوا ـــــ اس نے تو تم پر احسان کیا اور تم ا
کی بات کر رہے ہو“ ـــــ ٹریسیا نے کہا۔

”بعد میں مجھے پتہ چلا کہ میری شکست میں عمران کا ہاتھ تھا ۔
نے میرے دشمنوں کی مدد کی تھی ۔ لیکن جب میں شکست کھا گیا تو
نے مجھ پر احسان کرتے ہوئے مجھے دشمنوں سے بچایا اور پھر سیا
جانسن سے میری سفارش کی ـــــ یہ بات جب مجھے معلوم ہو
میرا خون کھول اٹھا۔ میں نے پاکیشیا عمران کو فون کیا تو اس نے
کر لیا کہ واقعی میری شکست میں اس کا ہاتھ تھا۔ کیونکہ بقول ا
اس میں اس کے ملک پاکیشیا کا مفاد تھا ـــــ بس اسی لمحے سے
عمران سے شدید نفرت ہو گئی ہے ۔ شدید ترین نفرت ـــــ
آج تک مجھے اس سے انتقام لینے کا موقع نہیں مل سکا۔ آج
مل گیا ہے تو میں اسے کیوں ہاتھ سے گنواؤں“ ـــــ جو پیٹ
کہا اور ٹریسیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”ٹھیک ہے ـــــ مجھے تمہاری فطرت کا اندازہ ہے ۔ اب تم
اسے ختم کرنے کے لئے اپنی پوری صلاحیتیں خرچ کرو گے اور کسی
صورت بھی اس ارادے سے باز نہ آؤ گے“ ـــــ ٹریسیا نے طویل
سانس لیتے ہوئے کہا۔

”اب تمہارا کیا پروگرام ہے“ ـــــ جو پیٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا کیا پروگرام ہونا ہے ۔ مجھے تمہاری زندگی بہرحال عمران سے
زیادہ عزیز ہے“ ـــــ ٹریسیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور جو پیٹر
بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑا۔ اس کے چہرے پر یکلخت مسرت کا
آبشار سا بہنے لگا تھا۔

”مجھے پہلے ہی یہی توقع تھی ـــــ اس کا مطلب ہے کہ اب عمران
کی زندگی پر موت کی مہر لگ چکی ہے“ ـــــ جو پیٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ہاں! ـــــ لیکن مجھے بہرحال عمران کی موت پر افسوس رہے گا۔
لیکن تمہاری زندگی بچانے کے لئے اس کی موت اب ضروری ہو چکی ہے
اور اب اسے مرنا ہی پڑے گا“ ـــــ ٹریسیا نے اس بار انتہائی سنجیدہ
لہجے میں کہا۔

”مجھے یقین ہے کہ ایسا ہی ہو گا۔ اب تفصیل سنو! ـــــ ایس ایچ
نے کلٹن اور ڈونلڈ کو مکمل طور پر آف کرنے حکم دے دیا ہے اور میں
نے ڈیسیل کو حکم دے دیا ہے اور اب تک اس حکم کی تعمیل کر دی گئی
ہو گی ـــــ اس کے ساتھ ہی میں کلارک کو الرٹ کر دیا ہے کہ
وہ عمران کی آمد پر اس کی نگرانی کرے اور مجھے رپورٹ دے۔
بس اس دوران تمہارے ساتھ نارک سے باہر چلا جاؤں گا اور پھر

وہاں جیسے ہی مجھے کلارک سے عمران کی آمد کی اطلاع ملے گی میں وہ
بیٹھے بیٹھے اس کی ایکسیڈنٹ میں ہلاکت کی پلاننگ کروں گا اور جب
وہ ہلاک ہو جائے گا۔ تب میں اور تم واپس آجائیں گے ـــــ ا
طرح ایس۔ ایچ کو بھی مجھ پر شک نہ پڑے گا اور میرا انتقام بھی پورا ہو جا
گا" ـــــ جوپیٹر نے کہا۔

"لیکن عمران یہاں آ کس لئے رہا ہے" ـــــ ؟ ٹرلیسیا نے پوچ
"ایس۔ ایچ نے پاکیشیا سے ایک سائنسدان کے اغوا کا مشن می
ذمہ لگایا ـــــ میں نے یہ مشن کلٹن اور ڈونلڈ کے ذمہ لگا دیا ـــــ کلٹ
اور ڈونلڈ نے مل کر پاکیشیا سے سائنسدان احسن بیگ کو مع اس
فارمولے کے اغوا کیا اور انہیں مخصوص انداز میں سیکشن ہیڈ کوارٹر بھیج
دیا گیا ـــــ اس کے بعد اس کلٹن نے یہ حماقت کی کہ ڈونلڈ کو واپس
پاکیشیا بھجوا دیا تاکہ عمران کی نگرانی کی جا سکے ـــــ عمران کو ظاہر
اس کا پتہ چل گیا اور سیکشن ہیڈ کوارٹر کے ایجنٹوں نے بروقت کار
کر کے ڈونلڈ کو وہاں سے نکال لیا ـــــ اب ہیڈ کوارٹر کو یہ خط
لاحق ہو گیا ہے کہ عمران کو چونکہ اس سائنسدان کے اغوا کی اطلا
مل چکی ہے اس لئے لازماً وہ ڈونلڈ کے پیچھے یہاں نارک آئے گا
پھر ڈونلڈ اور کلٹن کے ذریعے وہ مجھ تک پہنچ جائے گا اور ہو سکتا
کہ وہ کسی طرح بھی لیبارٹری تک پہنچ جائے جہاں اس سائنسدان
احسن بیگ کو رکھا گیا ہے۔ اس طرح اس لیبارٹری کی تباہی ممکن ہے
چنانچہ کلٹن اور ڈونلڈ دونوں آف کرنے کا حکم دیا گیا ہے اور مجھے
گیا ہے کہ میں عمران سے نہ ٹکراؤں تاکہ وہ خود ہی اِدھر اُدھر ٹکریں

واپس چلا جائے" ـــــ جوپیٹر نے کہا۔

"میرا خیال ہے ایسا ممکن ہی نہیں ـــــ جب کوئی کلیو ہی باقی
نہیں رہے گا تو وہ کیسے لیبارٹری تک پہنچ سکے گا" ـــــ ٹرلیسیا نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

"یہ بعد کی بات ہے ـــــ بہرحال وہ ڈونلڈ کے پیچھے نارک ضرور
آئے گا اور پھر میں اُسے زندہ واپس نہ جانے دوں گا" ـــــ جوپیٹر
نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ٹرلیسیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی عمران نے ہاتھ بڑھا کر ریسیور اُ
"ایکسٹو" ـــ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا کیونکہ وہ اس (
دانش منزل کے آپریشن روم میں ہی موجود تھا۔ بلیک زیرو اپنے
ضروری خریداری کی وجہ سے بازار گیا ہوا تھا اس لئے عمران آپریشن
میں اکیلا تھا۔

"رابرٹ بول رہا ہوں باس!" ـــ دوسری طرف سے نا
میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے سب سے ہوشیار فارن ایجنٹ راب
آواز سنائی دی۔

"یس" ـــ عمران نے چونک کر سیدھا ہوتے ہوئے کہا۔

"باس! ـــ ڈونلڈ اور کلٹن دونوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے"
دوسری طرف سے رابرٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پوری تفصیل سے رپورٹ دو" ـــ عمران نے غرا

ہوئے کہا۔

"یس باس! ـــ میں نے ڈونلڈ کو ایئرپورٹ پر چیک کیا اور پھر میں نے اس کے جسم سے ایف۔آر۔ایچ ٹاپ لانگ رینج سپیشل ڈکٹا فون لگا دیا ـــ ڈونلڈ ایئرپورٹ سے نکل کر سیدھا ہوٹل روزمیری پہنچا جہاں کلٹن کا دفتر ہے ـــ کلٹن سے اس کی ملاقات ہوئی۔ ڈکٹا فون کی وجہ سے میں ان کے درمیان ہونے والی تمام بات چیت ہوٹل میں بیٹھ کر سن رہا تھا۔ کلٹن اس طرح ڈونلڈ کی واپسی پر حیران رہ گیا تو ڈونلڈ نے اُسے بتایا کہ ایس۔ایچ نے اُسے وہاں کال کر کے فوری واپسی کا حکم دیا۔ چنانچہ اس نے ایس۔ایچ کے حکم کی تعمیل میں آتے ہوئے فوری طور پر ہوٹل چھوڑا اور ایک جیٹ طیارہ چارٹرڈ کرا کر فوری طور پر یہاں پہنچ گیا ہے ـــ اس پر کلٹن نے ایک بار پھر حیرت کا اظہار کیا۔ لیکن اس سے پہلے کہ ان دونوں کے درمیان مزید بات چیت ہوتی، فائرنگ اور ان دونوں کے چیخنے کی آوازیں سنائی دیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی ـــ میں سمجھ گیا کہ ان دونوں کو ان کے دفتر میں ہلاک کر دیا گیا ہے۔ میں بے حد حیران ہوا۔ کیونکہ ہوٹل روزمیری تو ان کا سب سے مضبوط گڑھ تھا ـــ یہ بات سوچی بھی نہ جا سکتی تھی کہ وہاں کوئی انہیں ہلاک کر سکتا ہے ـــ میں ہوٹل سے نکل کر فوری طور پر عقبی طرف پہنچا تو میں نے دو مسلح افراد کو نکل کر ایک کار میں بیٹھتے ہوئے دیکھا اور کار تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ میں واپس پارکنگ کی طرف آیا تاکہ اپنی کار لے کر ان کا تعاقب کر سکوں۔ کیونکہ جس سڑک پر وہ گئے تھے وہ کافی دور تک سیدھی تھی۔ اس لئے مجھے

یقین تھا کہ میں انہیں پکڑ لوں گا۔ لیکن جب میں کار لے کر ان کے پیچھے
گیا تو کچھ دُور وہ کار تباہ شدہ حالت میں موجود تھی۔ اُسے میزائل مار کر
اُڑا دیا گیا تھا اور ان دونوں کی لاشیں بھی اندر موجود تھیں ——— میں
نے وہاں سے معلومات حاصل کیں تو ان پر میزائل فائر کرنے والوں کے
بارے میں کچھ معلوم نہ ہو سکا۔ صرف اتنا پتہ چلا کہ کسی قریبی بلڈنگ سے
اچانک میزائل فائر ہوا اور ان کی کار کے پُرزے اُڑ گئے۔ دو اور کاریں
بھی تباہ ہوئیں ——— میں نے بعد میں اس تباہ ہونے والی کار کے
نمبر کے ذریعے انکوائری کی تو پتہ چلا کہ یہ کار ایک پیشہ ور معروف قاتل
ہنری کے نام رجسٹرڈ تھی اور بعد میں پولیس آفس سے اس بات کی تصدیق
بھی ہو گئی کہ کار میں مرنے والوں میں ایک ہنری بھی تھا اور دوسرا
ایک اور پیشہ ور قاتل ٹموتھی تھا۔ اس طرح مزید تحقیقات نہیں ہو سکیں"
رابرٹ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اس بات کا پتہ چلاؤ کہ ہنری کو ان کی ڈیتھ کال کس نے دی ہے"
عمران نے کہا۔

"یس سر۔ میں کوشش کر رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے
رابرٹ نے کہا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اس کی پیشانی پر شکنوں کا
جال سا اُبھر آیا تھا۔ وہ کافی دیر تک بیٹھا سوچتا رہا۔ پھر اس نے رسیور
اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ روز کلب" ——— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"گرانڈ ماسٹر جیفرے سے بات کرنی ہے ——— میں گریٹ لینڈ سے

بول رہا ہوں" ——— عمران نے کہا۔

"ہولڈ آن کریں" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور چند لمحوں
بعد ایک کرخت سی آواز سنائی دی۔

"گرانڈ ماسٹر بول رہا ہوں" ——— بولنے والے کے لہجے میں کرختگی
و سختی کا عنصر بے حد نمایاں تھا۔

"اب اتنے بھی گرانڈ نہیں ہو کہ اس طرح غرانا شروع کر دو" ———
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون ہو تم" ——— دوسری طرف سے پہلے سے بھی زیادہ کرخت لہجے
میں کہا گیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ یہ غراہٹ صرف رعب ڈالنے کے لئے ہے۔ ورنہ
گرانڈ ماسٹر چوہے کو دیکھتے ہی بھیگی بلی بن جاتا ہے" ——— عمران نے
اسی طرح مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ——— اوہ ——— کہیں تم پرنس آف ڈھمپ تو نہیں ہو ——— ایسی
باتیں تو وہی کرتا ہے" ——— اس بار دوسری طرف سے حیرت بھرے
لہجے میں کہا گیا۔

"چلو شکر ہے کہ تم نے اتنے طویل عرصے بعد پہچان تو لیا" ———
عمران نے کہا۔

"اوہ ——— اوہ تم ——— تم نے کیسے کال کر لیا ——— تم تو مجھے یکسر بھول
چکے تھے" ——— دوسری طرف سے انتہائی بے تکلفانہ لہجے
میں کہا گیا۔

"مجھے دراصل تمہاری غراہٹ سے ڈر لگتا ہے۔ میں اعصابی طور پر

کمزور واقع ہوا ہوں ۔ اس لئے انتظار کرتا رہا کہ تم بوڑھے ہو جاؤ ۔ تب کال کروں گا ۔۔۔۔ لیکن اب بھی تمہاری غراہٹ نہ صرف قائم ہے بلکہ پہلے سے کہیں زیادہ بڑھ گئی ہے ۔۔۔۔ بڑی مشکل سے بیہوش ہونے سے بچا ہوں" ۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے بے اختیار زوردار قہقہہ سنائی دیا۔

"کیا کروں ۔ اب اس لہجے میں بولنے کی عادت پڑ گئی ہے ۔ بہرحال بتاؤ کس لئے فون کیا ہے ۔۔۔۔ ؟ مجھے معلوم ہے کہ تم سخت مطلبی اور خود غرض آدمی ہو ۔۔۔۔ بغیر کسی کام کے تو تم انگلی بھی نہیں ہلاتے" گرانڈ ماسٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"پچاس بار انگلی ہلانی پڑی ہے ۔۔۔۔ تب جا کر تم سے بات ہو سکی ہے ۔۔۔۔ بہرحال ایک چھوٹا سا کام ہے ۔ ریڈ فاکس نامی گروپ کے لیڈر کلٹن کو اس کے اسسٹنٹ ڈونلڈ سمیت روز میری ہوٹل میں اس کے دفتر میں گولی ماردی گئی ہے اور گولی مارنے والے دو پیشہ ور قاتل تھے ۔ ایک کا نام ہنری اور دوسرے کا نام ٹوھتی تھا اور ان کی کار بھی سڑک پر میزائل مار کر تباہ کر دی گئی ہے اور وہ دونوں بھی اس کار کے ساتھ ہی ختم ہو چکے ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"مجھے تمہاری یہ باتیں سن کر کوئی حیرت نہیں ہوئی ۔ کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ اگر براعظم افریقہ کی کسی گہری دلدل کی تہہ میں کوئی کیڑا بھی حرکت کرتا ہے تو تمہیں اس کی اطلاع مل جاتی ہے" ۔۔۔۔ دوسری طرف سے گرانڈ ماسٹر نے کہا اور عمران ہنس پڑا۔

"کیڑوں کی حرکت تو معلوم ہو جاتی ہے لیکن یہ بات معلوم نہیں ہو سکی

"کلٹن اور ڈونلڈ کو قتل کس نے کرایا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھ گیا ۔۔۔۔ تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ ان دونوں کے قتل کے پیچھے کس کا ہاتھ ہے" ۔۔۔۔ گرانڈ ماسٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اس بات کا مجھے یقین ہے کہ کم از کم یہ ہاتھ تمہارا نہیں ہو سکتا ۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اس قدر شریف آدمی کے بینک اکاؤنٹ میں بھی اضافہ ہونا چاہئے ۔ تاکہ وہ اپنی شرافت پر قائم رہ سکے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دوسری طرف سے گرانڈ ماسٹر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تمہاری یہی ادائیں تو یاد رہتی ہیں پرنس ! ۔۔۔۔ بہرحال آدھے گھنٹے بعد فون کرنا ۔ میں معلوم کر لوں گا" ۔۔۔۔ گرانڈ ماسٹر نے کہا۔

"اپنا تازہ ترین اکاؤنٹ نمبر بھی بتا دو ۔ تاکہ میں اپنی ڈائری کو اپ ٹو ڈیٹ کر سکوں" ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور دوسری طرف سے گرانڈ ماسٹر نے اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نام بتا دیا ۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

تھوڑی دیر بعد بلیک زیرو واپس آ گیا تو عمران نے اسے ایک سلپ پر گرانڈ ماسٹر کا بینک اکاؤنٹ نمبر اور بینک کا نام اور شہر لکھ کر دیا اور اسے فوری طور پر اس اکاؤنٹ میں پانچ ہزار ڈالر جمع کرانے کا کہہ دیا۔

"کوئی معلومات خریدی ہیں آپ نے" ۔۔۔۔ ؟ بلیک زیرو نے

چیٹ کو دیکھتے ہوئے کہا اور عمران نے مختصر طور پر اسے رابرٹ ک
رپورٹ بتا دی۔

"اوہ ___ اس کا مطلب ہے کہ بلیک تھنڈر تک یہ بات پہنچ گ
ہے کہ آپ ان لوگوں تک پہنچ گئے ہیں ___ اور انہوں ن
آپ کو روکنے کے لئے یہ سب کچھ کیا ہے ___ لیکن یہ آدمی بلیک
تھنڈر جیسی تنظیم کے خلاف مخبری کرے گا" ___ بلیک زیرو نے

"ہاں! ___ اسی لئے تو میں نے اُسے فون کیا ہے ___ یہ آ
بظاہر ایک چھوٹا سا آدمی ہے لیکن اس قدر تیز اور ذہین آدمی ہے
ناممکن کو ممکن بنانے کا فن جانتا ہے ___ اور اسی لئے ا
ناراک کے زیر زمین حلقوں میں گرانڈ ماسٹر کہا جاتا ہے" ___ عم
نے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

آدھے گھنٹے بعد عمران نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور گرانڈ
کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"کیا ہوا گرانڈ ماسٹر ___ گرانڈ ہی رہے ہو ناں ___ گراؤنڈ تو
ہو گئے" ___ عمران نے گرانڈ ماسٹر کے لائن پر آتے ہی کہا

"گرانڈ ماسٹر کبھی گراؤنڈ نہیں ہو سکتا پرنس! ___ کلٹن اور
کے قتل کے پیچھے ایک اور گروپ کا ہاتھ ہے جس کا چیف ولیس
ہے ___ اور یہ بھی بتا دوں کہ ولیسل ایک اور بڑے گروپ
تحت کام کرتا ہے جس کا چیف جوپیٹر ہے" ___ گرانڈ ماسٹر
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ولیسل کا اڈہ" ___ ؟ عمران نے پوچھا۔

"ولیسل کا اڈہ رین بو ہوٹل ہے ___ اور ظاہر ہے اب تم
جوپیٹر کے اڈے کے بارے میں بھی پوچھو گے ___ تو میں پہلے ہی
بتا دوں کہ جوپیٹر کا اڈہ جوپیٹر گیم ہاؤس ہے ___ ویسے یہ بھی
بتا دوں کہ جوپیٹر اپنی بیوی کے ساتھ آج ہی ریاست الباما کے
دارالحکومت مونٹری چلا گیا ہے۔ کیونکہ جوپیٹر کا آبائی شہر مونٹری ہی
ہے اور وہ اکثر وہاں جاتا رہتا ہے" ___ گرانڈ ماسٹر نے جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"یہ جوپیٹر وہی تو نہیں ہے جو پہلے ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی
کا چیف تھا" ___ ؟ عمران نے پوچھا۔

"ہاں ___ وہی ہے" ___ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"گڈ ___ تم واقعی گرانڈ ماسٹر ہو کہ نصف گھنٹے میں تم نے اس قدر
معلومات حاصل کر لیں ___ میں تو تمہارے اکاؤنٹ میں پانچ ہزار
ڈالر بھجوا رہا تھا لیکن اب تمہاری شاندار کارکردگی دیکھتے ہوئے اسے
میں ڈبل کر رہا ہوں۔ یعنی دس ہزار ڈالر ___ گڈ بائی" ___ عمران
نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"تو یہ جوپیٹر اب بلیک تھنڈر سے اٹیچ ہے" ___ عمران نے
رسیور رکھتے ہوئے کہا۔

"کون ہے یہ جوپیٹر" ___ ؟ بلیک زیرو نے پوچھا۔

"ایکریمیا کی ایک خفیہ ایجنسی کا چیف تھا ___ کافی عرصہ پہلے اس
سے کافی دعا سلام رہی ہے ___ ویسے خاصا ذہین۔ تیز اور فعال
آدمی ہے" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ گرانڈ ماسٹر نے جو کچھ کہا ہے وہ سوفیص
درست ہوگا ـــــ؟ بلیک زیرو نے کہا۔
"ولیبیل کی حد تک تو یقین ہے ـــ اس کے بعد کی باتیں ا
کا ذاتی تجربہ ہے۔ اس لئے اُسے چیک کرنا پڑیگا ـــ تم نے فا
ٹیم کو الرٹ کر دیا تھا ناں" ـــ عمران نے کرسی سے اُٹھتے ہو
پوچھا۔
"ہاں" ـــ بلیک زیرو نے جواب دیا۔
"او۔کے ـــ پھر انہیں روانگی کا حکم دے دو۔ اور انہیں بریف
بھی کر دینا۔ کیونکہ اس بار مقابلہ بلیک تھنڈر سے ہے اور بلیک تھن
کے بارے میں تم جانتے ہو کہ کیسی تنظیم ہے ـــ بہرحال میں ضرو
انتظامات کرنے کے بعد انہیں پک اپ کر لونگا" ـــ عمران نے
کہا اور مڑ کر تیز تیز قدم اٹھاتا آپریشن روم سے باہر آگیا۔ اس کے چہر
پر اُلجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر نیم دراز جو پیٹر نے ہاتھ
ا کر ریسیور اٹھا لیا۔
یس" ـــ جو پیٹر نے تیز لہجے میں کہا۔
کلارک بول رہا ہوں باس ناراک سے" ـــ دوسری طرف سے
آواز سنائی دی اور جو پیٹر چونک کر سیدھا ہو گیا۔
کیا رپورٹ ہے" ـــ؟ جو پیٹر نے تیز لہجے میں کہا۔
باس! ـــ عمران اپنے چار ساتھیوں سمیت جن میں ایک عورت
ہے، ناراک پہنچ گیا ہے ـــ اور یہ لوگ ایرپورٹ سے سیدھے
کلب پہنچے ہیں۔ انہوں نے وہاں ولیبیل سے ملنے کی خواہش
، مگر ولیبیل چونکہ اپنے گروپ کے کام کے لئے کرو لینا گیا ہوا ہے
لئے وہ واپس آگئے اور اب ہوٹل انٹرنیشنل میں رہائش پذیر ہیں"۔
نے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ولیسل کے پاس وہ سیدھے کیوں گئے ہیں ---- اوہ ---- اس
مطلب ہے کہ انہیں کسی طرح معلوم ہو گیا ہے کہ کلٹن اور ڈونلڈ کی م
کے پیچھے ولیسل کا ہاتھ ہے ---- ویری بیڈ ---- تم ایسا کرو کہ ف
طور پر ولیسل کو اطلاع کر دو کہ وہ تا حکم ثانی نارک واپس نہ آئے
جوپیٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس سر ---- ویسے آپ حکم کریں تو میں انہیں آسانی سے ہلا
کر سکتا ہوں" ---- کلارک نے کہا۔

"احمق مت بنو کلارک ---- تمہاری معمولی سی مشکوک حرکت سے
بھوتوں کی طرح تمہارے پیچھے لگ جائیں گے اور اس کے بعد
مجھ تک پہنچنے سے کوئی نہیں روک سکتا ---- تم صرف ان
نگرانی کرو۔ لیکن نگرانی کے دوران بھی تمہیں ہر لحاظ سے محتاط ا
ہوشیار رہنا ہوگا" ---- جوپیٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ---- دوسری طرف سے کلارک نے کہا اور جوپیٹر
ریسیور رکھ دیا لیکن اس کے چہرے پر شدید الجھن کے تاثرات نمایاں
اسی لمحے دروازہ کھلا اور ٹریلیا اندر داخل ہوئی۔

"ارے کیا ہوا ---- یہ تمہارے چہرے پر بارہ کیوں بج رہے
ٹریلیا نے چونک کر کہا اور جوپیٹر بے اختیار مسکرا دیا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ۔ ایک الجھن تھی ۔ ابھی کلارک کا
آیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھی نارک پہنچ گئے ہیں ۔ لیکن
حیران کن اطلاع یہ ہے کہ وہ ایئرپورٹ سے سیدھے رین بو ہوٹل
کے پاس پہنچے ہیں مگر ولیسل کرولینا گیا ہوا تھا اس لئے ملاقات

ہوگی" ---- جوپیٹر نے کہا۔

"اوہ ---- یہ واقعی اہم اطلاع ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ عمران کو
ضرورت سے زیادہ معلومات حاصل ہیں اسے معلوم ہو گیا ہے کہ کلٹن اور ڈونلڈ
کو ہلاک کرنے والا ولیسل ہے اور ولیسل تمہارا ماتحت ہے ---- اس
طرح وہ یقینی طور پر تمہارے متعلق معلومات حاصل کرے گا اور جس انداز
کا یہ شخص ہے مجھے یقین ہے کہ وہ تمہاری شاندار پلاننگ کے باوجود
بچ نکلے گا اور پھر ظاہر ہے معاملہ انتہائی خراب ہو جائے گا ---- عمران
کی تمہارے خلاف ہو جائے گا اور سیکشن ہیڈکوارٹر بھی ۔ اس لئے میں
کہتی ہوں کہ تم انتقام والی بات ذہن سے نکال دو اور واپس چلے چلو" ----
ٹریلیا نے کہا۔

"ہاں! ---- تمہاری بات ٹھیک ہے۔ عمران کے اس طرح براہ راست
ولیسل تک پہنچ جانے سے مجھے بھی بے حد پریشانی ہو رہی ہے اور اب
ولیسل کو بھی فوری طور پر ہلاک کرانا ہوگا ---- میں کلارک کو کہہ دیتا
ہوں کہ وہ فوری بندوبست کرے گا۔ اس طرح عمران کو یہ معلوم نہ ہو سکے
گا کہ ولیسل کو کلٹن اور ڈونلڈ کے قتل کا حکم میں نے دیا ہے" ----
جوپیٹر نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

ٹیکسی جوپیٹر گیم ہاؤس کی شاندار عمارت کے سامنے جاکر رُ
میں موجود عمران اور اس کے ساتھی نیچے اُتر آئے۔ تنویر نے میٹر د
ڈرائیور کو کرایہ دیا اور پھر وہ سب قدم بڑھاتے گیم ہاؤس کے مین
کی طرف بڑھ گئے۔ گیم ہاؤس کا ہال انتہائی وسیع اور شاندار تھا۔ ا
دیواروں کے ساتھ ساتھ جوئے کی انتہائی جدید مشینیں نصب تھیں
درمیان میں جوئے کی بڑی بڑی میزیں تھیں جن کے گرد جوا کھی
کا ہجوم تھا۔ دائیں ہاتھ پر ایک علیحدہ ہال تھا جس میں میزیں ک
رکھی ہوئی تھیں اور وہاں لوگ بیٹھے کھانے پینے میں مصروف
سائیڈ پر ایک بڑا سا کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے دو خوبصورت ا
لڑکیاں موجود تھیں۔

"یونانی دیوتا صاحب سے ملاقات ہوجائے گی" ———
کاؤنٹر پر کھڑی ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یونانی دیوتا ——— کیا مطلب" ——— ؟ لڑکی نے چونک کر حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"میں تو اس کی تلاش میں یونان گیا تھا لیکن وہاں سے معلوم ہوا کہ
دیوتا صاحب یونان سے ہجرت کرکے ایکریمیا چلے گئے ہیں اور وہاں
انہوں نے گیم ہاؤس کھول رکھا ہے" ——— عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور لڑکی بے اختیار کھل کھلا کر ہنس پڑی۔

"اوہ! ——— آپ باس جوپیٹر کے بارے میں کہہ رہے ہیں" ———
لڑکی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اس میں اتنا ہنسنے اور دانت پھاڑنے والی کونسی بات ہے" ——— ؟
عمران کے پاس کھڑی جولیا نے اچانک غصیلے لہجے میں کہا۔

"اوہ سوری ——— باس اپنے دفتر میں ہیں ——— ابھی چند لمحے
پہلے مونٹری سے تشریف لائے ہیں ——— کیا نام بتاؤں انہیں" ——— ؟
لڑکی نے یکلخت سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے سامنے رکھے
ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا۔

"علی عمران اینڈ کو فرام پاکیشیا" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
لڑکی نے ایک بٹن دبا دیا۔

"سر ——— کاؤنٹر سے بول رہی ہوں ——— پاکیشیا سے علی عمران صاحب
تشریف لائے ہیں اور آپ سے ملاقات چاہتے ہیں ——— ان کے ساتھ
ایک خاتون اور تین مرد ہیں" ——— لڑکی نے مودبانہ لہجے میں جواب
دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر" ——— دوسری طرف سے لڑکی نے کچھ سنا اور پھر یس سر

کہہ کر اس نے ریسیور رکھا اور پاس کھڑے ایک نوجوان کو اشارے
بلایا۔ اس نوجوان کے قریب آنے پر اس نے عمران اور اس کے ساتھیو
کو باس کے دفتر پہنچانے کے لئے کہا۔

"آیئے جناب" ——— نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ایک طرف
بنی ہوئی راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

"ہنستے ہوئے تم بہت خوبصورت لگتی ہو۔ اس لئے میری ساتھی
تمہارے ہنسنے پر اعتراض ہوا ہے" ——— عمران نے مسکراتے ہو
لڑکی سے کہا اور تیزی سے راہداری کی طرف بڑھ گیا۔

"وہ تمہیں ہنستے ہوئے خوبصورت لگ رہی تھی ——— کیوں" ——
جولیا نے اس کے ساتھ چلتے ہوئے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"ابھی کنوارہ جو ہوں۔ اس لئے ہر ہنستی ہوئی لڑکی مجھے خوبصور
لگتی ہے" ——— عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور ج
نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

چند لمحوں بعد وہ سب ایک بند دروازے کے سامنے پہنچ چکے
تھے۔ ان کی رہنمائی کرنے والے نوجوان نے دروازے پر دستک دی۔

"یس۔ کم اِن" ——— اندر سے آواز سنائی دی اور نوجوان نے
دروازے کو دھکیل کر کھولا اور خود ایک طرف ہٹ گیا۔

"واہ ——— شیر اور شیرنی دونوں ایک ہی گھاٹ پانی پی رہے ہیں"
عمران نے اندر داخل ہوتے ہی اونچی آواز میں کہا۔ سامنے صوفے پ
ایک لمبا تڑنگا اور بھرے جسم والا نوجوان اور اس کے ساتھ ایک خوبصو
اور نوجوان لڑکی بیٹھی ہوئی تھی اور ان دونوں کے ہاتھوں میں شراب

کے جام تھے۔

"شکر ہے تم نے شیرنی کہہ دیا ——— اگر بکری کہہ دیتے تو تمہارا
کچھ نہ بگڑتا البتہ بیچارے شیر کی کمبختی آجاتی" ——— نوجوان نے
اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے مسکرا کر کہا۔ لڑکی بھی مسکراتی ہوئی اُٹھ
کھڑی ہوئی۔

"میرے ساتھ بھی ایک شیرنی موجود ہے اس لئے مجبوری تھی ورنہ
اس کے ساتھ ساتھ مجھ جیسا معصوم انسان تو یقیناً شکار ہو جاتا" ———
عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور کمرہ بے اختیار قہقہوں سے
گونج اُٹھا۔

"یہ جوپیٹر ہے ۔ یونانی دیوتا ۔ جو ہجرت کر کے ایکریمیا پہنچ گیا
ہے ——— اور یہ ٹریلیا ہے جس کی وجہ سے یونانی دیوتا کو ہجرت
کرنا پڑی ہے ——— دیوتا صاحب کی اکلوتی بیگم" ——— عمران نے
جوپیٹر اور اس کی ساتھی لڑکی کا تعارف اپنے ساتھیوں سے کراتے
ہوئے کہا اور ٹریلیا عمران کے اس تعارف پر بے اختیار ہنس پڑی۔

"اور یہ ہیں مس لزا ——— اور یہ ہیں میرے ساتھی جناب سعید۔
جناب حسن اور جناب آفاق صاحبان" ——— عمران نے اپنے ساتھیوں
کے نام بدل کر ان کا تعارف کراتے ہوئے کہا اور پھر دونوں طرف سے
رسمی جملوں کی ادائیگی کے بعد وہ سب صوفوں پر بیٹھ گئے۔

"مس لزا تو یقیناً شراب سے شوق رکھتی ہوں گی" ——— جوپیٹر نے
میز پر موجود انٹرکام کا ریسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں ——— شکریہ ۔ میں جوس پیوں گی" ——— جولیا نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ صرف ریڈ جوس پینا پسند کرتی ہیں ـــــ مم ـــ میرا مطلب
ہے ریڈ بلڈ کا جوس" ـــــ عمران نے باقی فقرہ بوکھلائے ہوئے
انداز میں مکمل کرتے ہوئے کہا۔ کیونکہ جولیا اسے غصے سے آنکھیں
دکھانے لگی تھی اور کمرہ ایک بار پھر جو پیٹر اور ٹریسیا کے ہنسنے کی آواز
سے گونج اٹھا۔

جو پیٹر نے انٹر کام پر جوس لانے کا حکم دیا اور پھر رسیور رکھ دیا
"اچانک کیسے آنا ہوا ـــ مجھے اطلاع کر دیتے تو میں ایئر پورٹ
پر تمہیں رسیو کرنے آجاتا" ـــــ جو پیٹر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہم کل سے آئے ہوئے ہیں اور تم تو ابھی چند لمحے پہلے مونٹ
سے آئے ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو جو پیٹر
ٹریسیا دونوں بے اختیار چونک پڑے اور پھر ان دونوں نے ایک
دوسرے کو معنی خیز نظروں سے دیکھا۔

"کمال ہے ـــ تمہیں کیسے معلوم ہو گیا" ـــــ ؟ جو پیٹر نے ح
بھرے لہجے میں کہا۔

"نیچے کاؤنٹر پر موجود خوبصورت خاتون نے بتایا ہے" ـــــ
نے کہا اور جو پیٹر اور ٹریسیا دونوں کے چہروں پر تیزی سے ایسے تا
پھیلے جیسے انہیں عمران کا یہ فقرہ سن کر انتہائی اطمینان ہوا ہ
اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت لڑکی ہاتھ
ٹرے اٹھائے اندر داخل ہوئی جس میں جوس کے بڑے بڑے
گلاس رکھے ہوئے تھے۔ اس نے گلاس درمیانی میز پر رکھے او

۔۔ار واپس چلی گئی۔

"لیجئے" ـــــ جو پیٹر نے کہا اور عمران نے گلاس اٹھا لیا تو باقی
ساتھیوں نے بھی ایک ایک گلاس اٹھا لیا اور جوس سپ کرنے لگے۔

"کافی طویل عرصے بعد تم سے ملاقات ہو رہی ہے عمران ـــ کیا
اب بھی تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہو" ـــــ جو پیٹر
نے شراب سپ کرتے ہوئے بات چیت کا آغاز کرتے ہوئے کہا۔

"وہ بے چاری جو سروس پہلے ہی سیکرٹ تھی۔ وہ بعد میں اوپن
ہو گئی۔ اس لئے ساری سروس ہی ختم کر دی گئی اور چونکہ یہ سب
اس حقیر فقیر کے طفیل ہوا تھا اس لئے مجھے بھی مستقل طور پر آؤٹ کر
دیا گیا ہے ـــــ میں تو اب ایک بین الاقوامی تنظیم کے لئے کام
کر رہا ہوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بین الاقوامی تنظیم ـــــ وہ کونسی ہے" ـــــ جو پیٹر نے چونک
کر پوچھا۔

"وہ بھی سیکرٹ سروس سے کم سیکرٹ نہیں ہے ـــــ شاید تم
نے اس کا نام سنا ہو ـــ بلیک تھنڈر" ـــــ عمران نے کہا اور جو پیٹر
اور ٹریسیا دونوں بے اختیار اچھل پڑے۔

"تمہارے اس طرح اچھلنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم اس کے متعلق
جانتے ہو ـــــ بڑی طاقتور اور باوسائل تنظیم ہے ـــــ اگر تم
کہو تو تمہاری سفارش کر دوں یہاں نارک کی نمائندگی کے لئے" ـــــ
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں ـــــ میں آزاد رہنا چاہتا ہوں ـــ میرا کام اس

پوزیشن میں بہت اچھی طرح چل رہا ہے" ـــــ جوپیٹر نے ہنستے ہوئے کہا۔

"خاک اچھی طرح چل رہا ہے۔ وہ تمہارا آدمی ولیسل تو بتا رہا تھا کہ تمہاری آمدنی کا گراف مسلسل نیچے جا رہا ہے" ـــــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ولیسل بتا رہا تھا ـــــ کیا کہہ رہے ہو ـــــ اس سے تمہاری ملاقات کہاں ہوگئی" ـــــ ؟ جوپیٹر نے بے اختیار چونک کر پوچھا اور عمران مسکرا دیا۔

"میں کل یہاں آیا تو سیدھا ولیسل کے پاس گیا تاکہ اس سے تمہارے متعلق معلومات حاصل کروں۔ لیکن مجھے بتایا گیا کہ وہ کرولینا گیا ہے اور اس کے آنے کا علم نہیں ہے ـــــ چنانچہ میں نے کرولینا فون کیا اور وہاں ولیسل سے بات ہوگئی" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"کیوں جھوٹ بول رہے ہو عمران! ـــــ ولیسل سے تمہاری ہوتی تو ـــــ" جوپیٹر نے بے اختیار ہو کر کہنا شروع کیا پھر شاید کسی خیال کے آتے ہی اس نے فقرہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"تو تم تک یقیناً اطلاع پہنچ جاتی ـــــ یہی کہنا چاہتے تھے تم ـــــ بہرحال چھوڑو ان باتوں کو ـــــ میرا تمہارے پاس آنے کا اور مقصد ہے اور مجھے یقین ہے کہ تم اس کام میں میری مدد ضرور کرو گے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کونسا کام" ـــــ جوپیٹر نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"پاکیشیا کا ایک سائنسدان تمہارے آدمیوں نے اغوا کرایا ہے ـ میں اسے واپس حاصل کرنا چاہتا ہوں" ـــــ عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سائنسدان اغوا کرایا ہے ـ میرے آدمیوں نے ـــــ کیا مطلب؟ یہ کیا کہہ رہے ہو تم" ـــــ جوپیٹر نے بے اختیار کرسی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"سنو ـــــ میں تمہیں چونکہ دوست سمجھتا ہوں اس لئے براہ راست تمہارے پاس آگیا ہوں ـــــ کلٹن اور ڈونلڈ نے پاکیشیا میں جا کر سائنسدان احسن بیگ کو اغوا کیا ـــــ پھر کلٹن اور ڈونلڈ کو ہلاک کر دیا گیا اور ان کے قاتلوں کو بھی ـــــ اور یہ بات بھی یقینی طور پر معلوم ہو چکی ہے کہ انہیں تمہارے آدمی ولیسل نے ہلاک کرایا ہے ـــــ ولیسل تمہارا آدمی ہے اور تم نے اس بات کا اقرار بھی کیا ہے۔ ویسے بھی مجھے پہلے سے معلوم ہے کہ اس کا گروپ تمہارے گروپ کے تحت کام کرتا ہے ـــــ میں پہلے ولیسل سے ملنے اس لئے گیا تھا تاکہ اس بات کی تصدیق کر سکوں کہ کیا ولیسل واقعی تمہارے تحت کام کرتا ہے۔ لیکن ولیسل نہ ملا تو میں نے سوچا کہ تم سے براہ راست بات کر کے پوچھ لوں اور تم نے تصدیق کر دی ہے ـــــ اس کا مطلب ہے کہ سائنسدان احسن بیگ کو تم نے اغوا کرایا ہے اور میں اسے واپس حاصل کرنا چاہتا ہوں" ـــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ولیسل کا گروپ میرے تحت ضرور کام کرتا ہے عمران ـــــ لیکن ہر کام نہیں ـ بے شمار کام وہ اپنی مرضی سے بھی کرتا ہے اور یقین کرو

مجھے قطعی اس بات کا علم نہیں ہے کہ ولیسل نے کسی سائنسدان کو اغ
کرایا ہے یا نہیں ـــــ اگر تمہیں یقین نہ آرہا ہو تو میں ولیسل
تمہارے سامنے بات کرتا ہوں تاکہ تمہاری تسلی ہو جائے" ـــــ جو
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ولیسل کو ایک گھنٹہ پہلے کرولینا میں ہلاک کیا جا چکا ہے اور یہ
بتا دوں کہ ولیسل کو ہلاک کرانے والا تمہارا آدمی کلارک ہے اور کلارک
نے مجھے خود بتایا ہے کہ اس نے تمہارا فون ملنے پر ولیسل کا خاتمہ کرا
ہے ـــــ اور یہ وہی کلارک ہے جو ہمارے یہاں ناراک پہنچتے ہی
ہماری نگرانی کر رہا تھا ـــــ اور کلارک نے یہ بھی بتا دیا ہے کہ ا
نے ہماری آمد کے متعلق تمہیں بھی مطلع کیا تھا ـــــ تم اور ٹرلیا
مونٹری گئے ہوئے تھے۔ ویسے مجھے حیرت ہے کہ تم نے کلارک جیسے
اناڑی کو میری نگرانی پر کیوں لگایا تھا ـــــ میں نے اُسے ایئرپور
سے نکلتے ہی مارک کر لیا تھا لیکن میں اس لئے خاموش رہا کہ میں چیک
کرنا چاہتا تھا کہ کلارک کس کا آدمی ہے" ـــــ عمران نے انتہائ
سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران! ـــ تمہارے تمام اندازے سراسر غلط ہیں ـــــ میر
جوپیٹر کے ساتھ رہتی ہوں۔ اگر جوپیٹر نے یہ کام کیا ہوتا تو مجھے یقیناً معا
ہو جاتا" ـــــ ٹرلیسا نے پہلی بار زبان کھولتے ہوئے کہا۔

"زندگی میں پہلی بار مجھے ایک انوکھا تجربہ ہو رہا ہے ـــــ ا
تجربہ کہ اب تک کے سارے ماہرین ازدواجیات کی نفی ہو رہی ہے"
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ماہرین ازدواجیات ـــــ کیا مطلب ـــــ کیا تجربہ" ـــــ ؟
ٹرلیسا نے چونک کر پوچھا۔

"ماہرین ازدواجیات کا متفقہ فیصلہ ہے کہ بیوی کبھی اپنے شوہر کی
ی بات میں بھی تائید نہیں کرتی ـــــ جبکہ تم جوپیٹر کی تائید کر رہی
ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ٹرلیسا بے اختیار
نس پڑی جب کہ جوپیٹر اسی طرح ہونٹ بھینچے خاموش بیٹھا رہا۔

"سچ کی حمایت کرنا ضروری ہے عمران! ـــــ مجھے معلوم ہے کہ
پیٹر کے ساتھ تمہاری دوستی ہے اور تم نے ایک بار جوپیٹر کی زندگی
ی بچائی تھی ـــــ اس لئے یقین کرو کہ جوپیٹر تمہارے یا تمہارے
ک کے خلاف کوئی کام نہیں کر سکتا" ـــــ ٹرلیسا نے کہا۔

"مبارک ہو جوپیٹر ـــــ ایسی اچھی بیوی تو واقعی ایک نعمت غیر مترقبہ
ے کم نہیں ہے ـــــ مجھے یقین ہے کہ ٹرلیسا درست کہہ رہی ہے
س لئے مجھ تک پہنچنے والی اطلاعات ہی غلط ہوں گی ـــــ اب
ازت دو۔ خدا حافظ" ـــــ عمران نے اٹھ کر کھڑے ہوتے
ئے کہا۔

"ٹرلیسا درست کہہ رہی ہے ـــــ تمہیں واقعی غلط فہمی ہوئی ہے"
پیٹر نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے اس سے مصافحہ کیا اور پھر
ی سے واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ ظاہر ہے اس کے ساتھیوں
اس کے پیچھے آنا تھا۔

"یہ کیا بات ہوئی" ـــــ ؟ جولیا نے راہداری میں سے گزرتے
ئے کہا۔

"بات ابھی بن جائے گی" ---- عمران نے مسکراتے ہوئے جواب
دیا اور پھر گیم ہاؤس سے باہر نکلتے ہی وہ تیزی سے بجائے کمپاؤنڈ گیٹ
کی طرف جانے کے سائیڈ سے ہوتا ہوا عمارت کی عقبی طرف موجود
کی طرف آگیا۔ یہاں آتے ہی اس نے جیب سے ایک چھوٹا سا بٹن
اور اُسے عمارت کے ساتھ لگا کر ہاتھ چھوڑا تو بٹن دیوار کے ساتھ چپک
گیا۔ عمران نے جلدی سے جیب سے ایک اور چھوٹا سا آلہ نکالا اور
کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے اس آلے سے جوپیٹر کی آواز سنائی دی
"تمہارا اندازہ غلط ہے ٹریلیا ---- عمران نے کمرے میں کوئی
ڈکٹا فون نہیں چھوڑا۔ ورنہ یہ جدید ترین گائیگر اس کی نشاندہی
کر دیتا" ---- جوپیٹر کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔
"میرا خیال تھا کہ شاید وہ ایسا کرے۔ کیونکہ وہ ایسا ہی شاطر
ہے" ---- ٹریلیا کی آواز سنائی دی۔
"کلارک کے اس کے ہتھے چڑھ جانے والی بات انتہائی حیرت
ہے ---- مجھے تو اس کی اطلاع بھی نہیں ہوئی۔ ویسے اب یہ
بھوت کی طرح میرے پیچھے لگ جائے گا" ---- جوپیٹر کی
سنائی دی۔
"ابھی اُسے شک ہے کہ تمہارا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے یا
اس لئے اس نے اپنی بات کر کے تمہیں ٹٹولنے کی کوشش کی۔
ویسے بھی تمہیں تو یہ معلوم ہی نہیں ہے کہ وہ لیبارٹری کہاں ہے
اس سائنسدان کو بھجوایا گیا ہے۔ اس لئے وہ تم سے کیا حاصل کر
گا ---- خود ہی ٹکریں مار کر واپس چلا جائے گا۔ سیکشن ہیڈ کا

مقصد بھی یہی ہے" ---- ٹریلیا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ویسے اگر اس نے مجھ پر حملہ کیا تو پھر مجھے بھی دفاع کا حق حاصل
ہو جائے گا" ---- جوپیٹر کی آواز سنائی دی، اور عمران نے آلہ کو بند
کر کے جیب میں ڈالا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دیوار سے چپکا ہوا
وہ بٹن بھی اتار کر جیب میں ڈال لیا۔
"آؤ چلیں ---- جوپیٹر سے جو معلوم کرنا تھا وہ ہو گیا" ---- عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"اس بٹن نے صرف جوپیٹر اور ٹریلیا کی بات چیت ہی کیوں کیچ
کی ہے جبکہ اس بلڈنگ میں تو بیک وقت ہزاروں آوازیں گونج رہی
ہوں گی" ---- ؟ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یہ کمپیوٹرائزڈ سپیشل ڈکٹا فون ہے ---- میں خصوصی طور پر
اسے ساتھ لے آیا ہوں کیونکہ بلیک تھنڈر کے مقابلے میں عام مشینری
کام نہیں دے سکتی ---- میں نے اسے وہاں جوپیٹر اور ٹریلیا کی
موجودگی میں آن کر دیا تھا۔ اس طرح کمرے میں ابھرنے والی آوازیں اس
کے اندر محفوظ ہو گئیں۔ اس کی رینج بے حد وسیع ہے ---- یہ صرف
ان آوازوں کو ہی کیچ کرے گا۔ جو پہلے سے اس کے اندر محفوظ ہوں گی
اس لئے پوری بلڈنگ میں سے اس نے صرف جوپیٹر اور ٹریلیا کی
کی آوازیں ہی کیچ کر کے نشر کی ہیں" ---- عمران نے وضاحت
کرتے ہوئے کہا۔
"اوہ ---- پھر تو یہ بڑے کام کی چیز ہے" ---- جولیا نے تحسین آمیز
لہجے میں کہا۔

"لیکن تم سے بہرحال کم ہے" ـــــ عمران نے سامنے کے ز
پر آکر سڑک کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔
"مجھ سے کم ـــ کیا مطلب" ـــ ؟ جولیا نے حیران ہو کر کہا
"میرا مطلب کام کی چیز سے تھا۔ اس نے تو پھر بھی دو آوازیں پ
کر رکھی ہیں لیکن تمہارے دل میں تو صرف ایک ہی آواز کیچ شدہ
اس لحاظ سے اس کی کارکردگی تم سے کم ہی ہوئی" ـــ عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔
"ہاں ـــ واقعی ایک ہی آواز ہے میرے دل میں" ـــ جو
نے مسکراتے ہوئے کہا۔ چونکہ باقی ساتھی دو قدم پیچھے چل رہے تھ
اس لئے جولیا نے بات کر ڈالی تھی۔ اس کے لہجے میں عجیب سا خمار
"لیکن ایک بات ہے۔ آواز بڑی بھونڈی سی ہے بالکل پہا
کوے جیسی" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔
"کیا ـــ کیا مطلب ـ کیا تم ـــ" ؟ جولیا نے چونک کر
لیکن اس نے فقرہ مکمل نہ کیا تھا۔
"مجھ پر یقین نہ آئے تو بے شک صفدر سے پوچھ لو کہ تنویر کی آ
پہاڑی کوے جیسی ہے یا نہیں" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا
اس کے ساتھ ہی تیزی سے قدم بڑھاتا آگے بڑھ گیا کیونکہ اسے معلوم
کہ جولیا نے ہاتھ گھما دینا ہے۔
"کیا بات ہے مس جولیا" ـــ ؟ اچانک اسے عقب سے ص
کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو اس نے بے اختیار مڑ کر دیکھا تو جو
اسی جگہ کھڑی تھی اور اس نے اپنے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر رک

تے تھے اور صفدر، کیپٹن شکیل اور تنویر تینوں حیرت سے جولیا کو
یا کرتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔
"ارے ارے ـــ برقعہ پہن لو۔ اگر چہرے کو بری نظروں سے
پانا چاہتی ہو تو" ـــ عمران نے واپس مڑ کر آتے ہوئے کہا۔
"یوشٹ اپ ـــ خبردار ـــ اب اگر مجھ سے تم نے کوئی بات
تو گولی مار دوں گی" ـــ جولیا نے یکلخت غصے سے چیختے ہوئے
اس نے ہاتھ ہٹا لئے تھے لیکن اس کی آنکھوں کے نیچے ابھی تک
صاف نظر آ رہی تھی۔
"تم نے پھر کوئی بکواس کی ہو گی" ـــ تنویر نے غراتے ہوئے کہا۔
"مس جولیا ـــ آپ عمران کی طبیعت تو جانتی ہیں اس لئے اس
باتوں کی پرواہ نہ کیا کیجئے" ـــ صفدر نے جولیا کو سمجھاتے ہوئے کہا۔
"میں نے کوئی ایسی بات تو نہیں کی ـــ صرف اتنا کہا ہے کہ تنویر
آواز پہاڑی کوے جیسی ہے ـــ بس انہیں غصہ آ گیا ـــ چلو
تسلیم کرتا ہوں کہ تنویر کی آواز کوئل جیسی ہے" ـــ عمران نے
تے ہوئے کہا اور تنویر جس کا چہرہ جولیا کو اس حالت میں دیکھ کر
طرح بگڑا ہوا تھا، بے اختیار کھل اٹھا کہ جولیا نے اس کی خاطر عمران
سے کھایا ہے۔
"تم واقعی شیطان ہو ـــ اصلی شیطان" ـــ جولیا نے بے اختیار
ہوئے کہا۔ وہ شاید تنویر کی بدلتی ہوئی کیفیت دیکھ کر ہنسنے پر مجبور
ی تھی۔ ظاہر ہے وہ تنویر کو اصل بات تو نہ بتا سکتی تھی۔
"عمران صاحب! ـــ اب آپ کا کیا پروگرام ہے" ـــ صفدر نے

ماحول کو ناخوشگوار دیکھ کر موضوع بدلنے کے لئے کہا۔

"واپس ہوٹل چلنا ہے اور کیا پروگرام ہو سکتا ہے" ـــــ عم
نے کہا اور ایک بار پھر اس طرف کو بڑھ گیا جدھر ٹیکسی سٹینڈ تھا۔

تھوڑی دیر بعد وہ سب ہوٹل پہنچ چکے تھے۔ عمران نے کمر
میں داخل ہوتے ہی ان سب کو ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہ
اشارہ کیا اور پھر وہ تیزی سے ایک سائیڈ پر موجود ایک الماری کی
بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس کے اندر موجود اپنا بیگ کھ
کر اس نے اس کے اندر ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹا سا بٹن نکالا اور
چٹکی میں پکڑ کر اس نے مخصوص انداز میں دبایا تو بٹن میں سے م
ہلکی سی آواز سنائی دی اور عمران نے مسکراتے ہوئے بٹن کو اسی
چٹکی میں پکڑے پورے کمرے میں گھومتا رہا اور چند لمحوں بعد جب
بیرونی دروازے کے پاس پہنچا تو بٹن سے ایک بار پھر سر سر کی ہ
آواز سنائی دی اور عمران دہلیز پر جھک گیا۔ اس نے ہاتھ بڑھایا ا
لمحوں بعد جب وہ سیدھا ہوا تو اس کے ہاتھ میں ایک اور بٹن
لے دروازہ کھولا اور باہر نکل آیا۔ دو تین کمرے چھوڑ کر ایک کمرے
بند تھا لیکن اس پر کسی کے نام کی پلیٹ موجود نہ تھی۔ عمران نے
دبایا تو دروازہ کھلتا چلا گیا اور عمران نے اپنے کمرے سے برآمد
والا بٹن اس خالی کمرے کی دہلیز میں اندرونی طرف چپکایا اور پھ
بند کر کے وہ مڑا اور تیزی سے واپس اپنے کمرے میں آ گیا اور
اپنے والا بٹن دوبارہ بیگ میں رکھ دیا۔

"اب کھل کر بات چیت ہو سکتی ہے" ـــــ عمران نے

وئے کہا۔

"یہ تم اس بار کیسی کیسی مشینری ساتھ لے آئے ہو ـــــ بالکل نئی"۔
لیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"مقابلہ بلیک تھنڈر سے ہے اس لئے مجھے پوری تیاری سے
پڑا ہے ـــــ جو ڈکٹا فون انہوں نے یہاں لگایا تھا وہ عام گائیکر
ے کبھی چیک نہ ہو سکتا اور اگر میں اسے آف کر دیتا تو وہ چونک
تے۔ اس لئے میں اسے ایک خالی کمرے میں چھوڑ آیا ہوں تاکہ
کے دوسرے سرے پر موجود افراد مطمئن رہیں" ـــــ عمران نے
کراتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ جوپیٹر کی حرکت تھی ـــــ؟" جولیا نے پوچھا۔

"نہیں ـــــ بلیک تھنڈر صرف جوپیٹر تک ہی محدود نہیں ہے۔
انے یہاں اس کی کتنی آنکھیں ہماری نگرانی کر رہی ہونگی" ـــــ عمران
جواب دیا اور سب کے چہروں پر عمران کی بات سن کر تشویش کے
ے لہرانے لگ گئے۔

"اب احسن بیگ اور اس فارمولے کو کہاں تلاش کرنا ہو گا ـــــ؟
تو خیال ہے کہ اس جوپیٹر کی زبان جبراً کھلوائی جائے" ـــــ تنویر
کہا۔

"ہاں ـــــ اسے یقیناً معلوم ہو گا کہ اس نے احسن بیگ کو کس کے
لے کیا ہے اور پھر بات آگے بڑھ سکتی ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم
حلیوں میں آتے ہیں اور نجانے کلارک جیسے اور کتنے ایجنٹ ہونگے
اری نگرانی کر رہے ہوں گے جن کا علم شائد جوپیٹر کو بھی نہ ہو۔

اور جیسے ہی ہم حرکت میں آئیں ۔ بلیک تھنڈر نے بھی فوری طور
ہمارے خلاف حرکت میں آجانا ہے ـــــ اب تک وہ مطمئن ہیں
کہ ہمیں کسی طرح بھی احسن بیگ کے بارے میں علم نہیں ہو سکتا" ـــ
عمران نے سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر" ـــــ ؟ جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہم یہاں سے واپس پاکیشیا روانہ
ہو جائیں تاکہ بلیک تھنڈر کو اطمینان ہو جائے کہ ہم ناکام ہو کر واپس چلے
گئے ہیں ـــــ لیکن ہم راستے میں کسی ایسے اڈے پر اتر جائیں جہاں
سے ہم نئے کاغذات اور نئے میک اپ میں واپس یہاں آجائیں
اس طرح بلیک تھنڈر کو علم نہ ہو سکے گا اور ہم آسانی سے کام کرنے کے
قابل ہو سکیں گے" ـــــ عمران نے کہا۔

"ویری گڈ ـــ واقعی اس طرح آسانی سے انہیں ڈاج دیا جا سکتا
ہے" ـــــ تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب! ـــ اگر ہم راستے میں کیوبا ڈراپ
ہو جائیں تو یہ لوگ مطمئن ہو جائیں گے۔ کیونکہ یہ زیادہ سے زیادہ ایکریمیا
کی حدود تک ہی ہمیں چیک کریں گے ـــــ اور کیوبا میں آسانی
سے کاغذات بھی بنوائے جا سکتے ہیں" ـــــ کیپٹن شکیل نے پہلی بار
بات چیت میں حصہ لیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے ـــ میں جا کر اب وہ ڈکٹا فون لے آتا ہوں اور پھر
ہم اس کی موجودگی میں ایسی باتیں کریں گے کہ انہیں یقین ہو جائے کہ ہم
ناکام واپس جا رہے ہیں ـ بلکہ بہتر یہی ہے کہ ایکسٹو کی طرف سے

ہم باقاعدہ کال اٹنڈ کریں کہ وہ ہمیں واپس بلا لے ـــــ اس طرح
بلیک تھنڈر مکمل طور پر مطمئن ہو جائے گی" ـــــ عمران نے کہا۔

"مگر چیف کیوں بلائے گا واپس" ـــــ ؟ جولیا نے حیران
ہوتے ہوئے کہا۔

"چیف سے بات ہو سکتی ہے" ـــــ عمران نے کہا اور ایک بار
پھر وہ الماری کی طرف بڑھ گیا تاکہ سپیشل ٹرانسمیٹر پر چیف کو کال کر سکے۔

"یہ کیسے ممکن ہے ٹریسیا ——— عمران اتنی جلدی واپس جا
والوں میں سے نہیں ہے۔ ضرور یہ اس کی کوئی چال ہے" ——— جو
نے حیرت بھرے لہجے میں سامنے بیٹھی ہوئی ٹریسیا سے مخاطب ہو کر کہا
اُسے ابھی اس کے ایک مخبر کی طرف سے اطلاع ملی تھی کہ عمران اور اس
کے ساتھیوں نے ہوٹل پہنچنے کے ذرا بعد ہوٹل چھوڑ دیا اور سیدھے ایئر
پہنچ گئے۔ وہاں سے انہیں پاکیشیا کی ٹکٹیں دستیاب ہو گئیں اور وہ ج
میں بیٹھ کر پاکیشیا واپس روانہ ہو گئے ہیں۔

"تمہارا مخبر درست آدمی ہے ناں" ——— ٹریسیا نے کہا۔

"ہاں ——— تمہیں معلوم تو ہے کہ عمران کے واپس جانے کے بعد میں
ہوٹل انٹرنیشنل میں موجود اپنے مخبر رچمنڈ کو نگرانی کا کہا تھا اور رچمنڈ
بارے میں تم بھی جانتی ہو کہ وہ انتہائی بااعتماد آدمی ہے" ——— ج
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ایسا ہی ہوا ہو گا ——— اور یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ عمران اور
اس کے ساتھیوں نے یہ پلاننگ کی ہو کہ وہ واپس پاکیشیا چلے جائیں اور
پھر وہاں سے میک اپ میں واپس آ کر یہاں خفیہ طور پر کام کریں" ———
ٹریسیا نے کہا۔

"لیکن جس انداز کا آدمی عمران ہے وہ یہ کام یہاں بھی کر سکتا تھا۔ وہ
انتہائی آسانی سے نگرانی کرنے والوں کو دھوکہ دے سکتا تھا" ———
جوپیٹر نے کہا۔ لیکن پھر اس سے پہلے کہ ٹریسیا اس کی بات کا جواب دیتی
میز پر موجود ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور جوپیٹر نے جلدی سے رسیور
اٹھا لیا۔

"یس ——— جوپیٹر بول رہا ہوں" ——— جوپیٹر نے تیز لہجے میں کہا۔

"برکلے بول رہا ہوں جوپیٹر" ——— دوسری طرف سے ایک بھاری
سی آواز سنائی دی اور جوپیٹر کے علاوہ ساتھ بیٹھی ہوئی ٹریسیا بھی چونک
پڑی کیونکہ لاؤڈر کی وجہ سے آواز اس کے کانوں تک بھی بخوبی پہنچ رہی
تھی اور وہ جانتی تھی کہ برکلے بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ہے۔ اس لئے
اس موقع پر برکلے کا فون خاصا معنی خیز بھی ثابت ہو سکتا تھا۔

"برکلے تم ——— خیریت۔ کہاں سے بول رہے ہو ——— کیا فلوریڈا
سے بات کر رہے ہو" ——— ؟ جوپیٹر نے حیران ہو کر کہا۔

"ناراک سے ہی بول رہا ہوں ——— تمہارے پاس علی عمران کی فائل
موجود ہے۔ مجھے وہ فائل چاہیئے" ——— برکلے نے کہا تو ایک بار پھر
دونوں چونک پڑے۔

"عمران کی فائل ——— پاکیشیا والے علی عمران کی ——— کیوں ——— ؟ جوپیٹر

نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
"سیکشن ہیڈکوارٹر نے عمران والا مشن میرے سپرد کر دیا ہے" ـــــ برکلے نے جواب دیا۔
"مشن سپرد کر دیا ہے ـــــ ؟ مگر عمران تو اپنے ساتھیوں سمیت ا پاکیشیا جا چکا ہے" ـــــ جو پیٹر نے جواب دیا۔
"ہاں !ـــ سیکشن ہیڈکوارٹر کو رپورٹ مل چکی ہے ـــ سیکشن ہیڈکوارٹر کے خاص آدمیوں نے اپنے طور پر عمران اور اس کے ساتھیو کی چیکنگ کے لئے ان کے ہوٹل میں عمران کے کمرے کے اندر ایک خصوصی ڈکٹا فون نصب کر دیا تھا ـــــ عمران اور اس کے سا تم سے مل کر جب واپس ہوٹل پہنچے تو اچانک انہیں پاکیشیا سے سیکر سروس کے چیف ایکسٹو کی کال موصول ہوئی ـــــ ان کے چیف انہیں بتایا کہ حکومت نے احسن بیگ اور اس کے فارمولے کی تلاش کیس واپس لے لیا ہے کیونکہ اعلیٰ حکام کے مطابق پاکیشیا اگر یہ فارمولا بھی کرے تو وہ اس سے کوئی فائدہ نہ اٹھا سکے گا کیونکہ فارمولے پر ر کی حد تک تو کام پاکیشیا میں ہو سکتا ہے ـــــ ٹی۔ایکس بنانے لئے جس قسم کی لیبارٹری کی ضرورت ہے وہ نہ پاکیشیا میں ہے اور کافرستان میں ـــ بلکہ شوگران جیسی سپر پاور کے پاس بھی نہیں ہے لئے ان کے خیال کے مطابق یہ بھاگ دوڑ فضول ہے۔ چنانچہ چیف انہیں فوری واپسی کا حکم دے دیا ـــــ اس عمران نے بڑا اصرا لیکن چیف نہ مانا اور آخر کار اسے واپسی کا پروگرام بنانا پڑا اور وہ چھوڑ کر واپس چلے گئے ہیں ـــــ ایکریمیا کی حدود تک انہیں

ں لایا گیا لیکن وہ واقعی واپس چلے گئے ہیں لیکن سیکشن ہیڈکوارٹر کو طرہ بھی ہے کہ کہیں اس عمران نے کوئی گہری چال نہ کھیلی ہو۔ اس ہ اس نے مجھے اس لیبارٹری کی حفاظت کا مشن سونپ دیا ہے۔ اں وہ سائنسدان اس فارمولے پر ریسرچ مکمل کرے گا اور میں نے ں عمران کا نام تو سنا ہوا ہے لیکن اس کے بارے میں تفصیلات کا ے علم نہیں ہے اور مجھے بتایا گیا ہے کہ عمران تمہارا دوست ہے تم نے اس کی تفصیلی فائل بھی بنا رکھی ہے۔ اس لئے میں یہاں نارک ہوں اور تمہیں فون کر رہا ہوں" ـــــ برکلے نے تفصیل بتاتے ئے کہا۔
اوہ ـــ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی کال واقعی آئی ہے پھر تو یہ بات طے سمجھو کہ عمران واقعی واپس چلا گیا ہے" ـــــ جو پیٹر ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔
ہاں ـ سیکشن ہیڈکوارٹر نے کال چیک کرائی ہے ـــ کال واقعی یا سے ہی کی گئی تھی اور بولنے والے کی آواز بھی کمپیوٹر پر چیک کرائی ہے۔ وہ واقعی سیکرٹ سروس کے چیف کی ہی آواز تھی" ـــــ لے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
اس کے باوجود بھی سیکشن ہیڈکوارٹر کو خطرہ ہے" ـــــ جو پیٹر یرت بھرے لہجے میں کہا۔
تم جانتے تو ہو کہ ایس۔ ایکس ہر معاملے میں کس قدر محتاط رہنے کا ی ہے" ـــــ برکلے نے ہنستے ہوئے کہا اور جو پیٹر بھی ہنس پڑا۔
ہاں ـ واقعی تم درست کہہ رہے ہو ـــــ میرے پاس فائل موجود

ہے —— آجاؤ۔ ملاقات بھی ہو جائے گی اور فائل بھی مل جائے گی
جوپیٹر نے کہا۔

"نہیں —— میں تمہارے پاس نہیں آنا چاہتا۔ کیونکہ فائل میں
طور پر تم سے حاصل کر رہا ہوں۔ ورنہ ایس۔ ایچ نے تو مجھے تم
کسی قسم کا رابطہ کرنے سے بھی منع کر دیا ہے تاکہ میں عمران کی نظر
میں نہ آؤں —— اگر میں تم سے ملا تو ایس۔ ایچ کو علم ہو جا
اور تم تو جانتے ہی ہو کہ وہ ان معاملات میں کس قدر سخت ہے"
برکلے نے کہا۔

"لیکن تمہاری ناراک آمد بھی تو اس سے چھپی نہ رہ سکے گی"۔
جوپیٹر نے کہا۔

"ناراک میں مشن کے کام سے ہی آیا ہوں —— تم ایسا کر
فائل اپنے کسی آدمی کے ذریعے راجر کلب کے کاؤنٹر پر پہنچا دو۔
وہاں سے وصول کر لوں گا" —— برکلے نے کہا۔

"او۔ کے —— میں ابھی بھجوا دیتا ہوں" —— جوپیٹر نے کہا او
طرف سے "او۔ کے" کے الفاظ سنتے ہی اس نے ریسیور رکھ دیا

"برکلے سپر ایجنٹ ہے اور انتہائی خطرناک بھی ہے —— اگر
واقعی واپس آیا تو پھر اس کا ہلاک ہونا یقینی ہے" —— ٹر
نے کہا۔

"ہاں —— برکلے واقعی اس کے بس کا روگ نہیں ہے۔ لیک
ایس۔ ایچ کی تشویش بے جا ہے —— عمران اب واپس نہیں آ
گا اور اب اس بات کا بھی پتہ چلا کہ آخر عمران اپنے ساتھیوں سمیت

ور پر واپس کیوں چلا گیا ہے —— بہرحال ہماری جان چھوٹ گئی
ب اگر وہ واپس بھی آتا ہے تو برکلے جانے اور اس کا کام —— خود
ل وہ نمٹتا پھرے گا" —— جوپیٹر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
ریسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ جولین بول رہی ہوں" —— رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری
ف سے اس کی آفس سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"جولین —— علی عمران والی فائل لائبریری سے نکال کر کسی آدمی کے
لیے راجر کلب کے کاؤنٹر پر پہنچا دو —— لیکن باقاعدہ پیکٹ بنا کر
وانا اور اس پر نام برکلے لکھ دینا" —— جوپیٹر نے جولین کو ہدایات
تے ہوئے کہا۔

"یس باس" —— دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا اور
پیٹر نے ریسیور رکھ دیا۔

"میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا کہ جب عمران کو معلوم ہی نہیں ہے کہ
لیبارٹری کہاں ہے جہاں اس سائنسدان کو رکھا گیا ہے اور ہمیں بھی
لوم نہیں ہے تو پھر آخر ایس۔ ایچ اس قدر محتاط کیوں ہے کہ اس
باقاعدہ ایک سپر ایجنٹ کے ذمے اس لیبارٹری کی نگرانی لگا دی
" —— ٹریسیا نے کہا۔

"برکلے نے بتایا تو ہے کہ ایس۔ ایچ ہر معاملے میں انتہائی محتاط رہنے
ادی ہے —— ویسے اب برکلے کا فون ملنے پر مجھے اندازہ ہو گیا
ہ لیبارٹری کہاں ہوگی" —— جوپیٹر نے مسکراتے ہوئے کہا تو
یا بے اختیار چونک پڑی۔

"اندازہ ہوگیا ہے ——— کیا مطلب ——— کیسے اندازہ ہوگیا؟"
ٹریلیا نے حیران ہو کر پوچھا۔
"تمہیں معلوم ہے کہ برکلے فلوریڈا میں رہتا ہے اور اس ریاست
کام ہی اس کے ذمے لگائے جاتے ہیں۔ اس لئے برکلے کی اس مشن
تعیناتی کا مطلب ہے کہ یہ لیبارٹری لازماً فلوریڈا میں ہی کہیں واقع
جوپیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"ہاں! ——— اس لحاظ سے تو واقعی تمہارا اندازہ درست لگتا ہے
بہرحال آؤ اب چلیں ——— آج گرین کلب میں بڑا شاندار فنکشن ہے و
چلتے ہیں" ——— ٹریلیا نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور جوپیٹر
ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

ٹیکسی ناراک کی سڑکوں پر تیزی سے دوڑتی ہوئی شہر کے شمالی حصے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ٹیکسی میں عمران اور تنویر مقامی میک اپ میں عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ انہیں ناراک واپس پہنچے ہوئے پانچ چھ گھنٹے ہو چکے تھے۔ عمران نے ایک غیر معروف سے ہوٹل میں کمرے ریزرو کرائے تھے اور اپنے ساتھیوں کو ہوٹل میں چھوڑ کر عمران ہوٹل سے چلا گیا تھا اور اب واپس آ کر اس نے تنویر کو ساتھ لیا اور پھر ہوٹل سے باہر نکل کر عمران نے ٹیکسی انگیج کی اور اسے گرانٹ پلازہ چلنے کا کہہ کر وہ ٹیکسی میں بیٹھ گئے تھے۔ ٹیکسی ڈرائیور کی موجودگی کی وجہ سے تنویر خاموش بیٹھا ہوا تھا لیکن جب انہوں نے ٹیکسی ایک عظیم الشان رہائشی پلازہ کے سامنے جا کر رکی اور عمران نے نیچے اتر کر ڈرائیور کو کرایہ ادا کیا اور پھر وہ تنویر کے ساتھ عمارت کی طرف بڑھنے لگا تو تنویر سے نہ رہا گیا۔

"یہ جوپیٹر کیا اس پلازہ میں رہتا ہے" ــــ تنویر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"نہیں ــــ ایسے پلازوں میں تو متوسط طبقے کے لوگ رہتے ہیں اور جوپیٹر تو یہاں کے رؤسا میں شامل ہے" ــــ عمران نے عمارت کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر" ــــ ؟ تنویر نے اور زیادہ حیران ہو کر کہا۔

"جوپیٹر کی رہائش گاہ پر یقیناً انتہائی سخت پہرہ ہوگا اور دوسری بات یہ کہ جوپیٹر کی بلیک تھنڈر میں خاص اہمیت ہے اس لئے اس کی زبان کھلوانا بھی آسان بات نہ ہو سکتی تھی ــــ اور تیسری بات یہ کہ جوپیٹر کو آخر کار ہلاک کرنا پڑتا ــــ اور اس کی ہلاکت سے یقیناً بلیک تھنڈر چونک پڑتی اور میں اُسے چونکانا نہیں چاہتا ــــ اس لئے میں نے پروگرام بدل دیا ہے ــــ جوپیٹر نے ظاہر ہے خود تو احسن بیگ کو کاندھے پر اٹھا کر تو کسی کے حوالے نہ کیا ہوگا۔ اس نے تو احکامات ہی دیتے ہوں گے۔ اس لئے میں نے سوچا کہ اس کی آفس سیکرٹری کو چیک کیا جائے۔ اس سے یہ ساری باتیں آسانی سے معلوم ہو جائیں گی اور اس کی موت کی صورت میں بلیک تھنڈر بھی نہ چونکے گی۔ کیونکہ ناراک میں کسی عورت کا قتل عام سی بات ہے۔ چنانچہ تم لوگوں کو ہوٹل میں چھوڑ کر میں نے اس بارے میں بھی معلومات حاصل کیں تو پتہ چلا کہ جوپیٹر کی آفس سیکرٹری جولین نامی لڑکی ہے اور وہ گرانٹ پلازہ کے فلیٹ نمبر آٹھ، چوتھی منزل میں رہتی ہے اور اب ہم جولین کے پاس ہی جا رہے ہیں" ــــ عمران نے اُسے تفصیل

تے ہوئے کہا۔

گڈ ــــ یہ واقعی اچھی پلاننگ ہے" ــــ تنویر نے حسب عادت دل سے اعتراف کرتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں چوتھی منزل پر پہنچ گئے۔ فلیٹ نمبر آٹھ وازہ بند تھا اور اس کی سائیڈ پر جولین کے نام کی پلیٹ بھی موجود تھی ن نے آگے بڑھ کر دروازے پر دستک دی۔ چند لمحوں بعد دروازہ ور ایک نوجوان لڑکی چہرہ دروازہ تھوڑا سا کھلنے سے پیدا ہونے جھری سے دکھائی دینے لگا۔ اندر سے زنجیر لگی ہوئی تھی تاکہ دروازہ ی نہ کھولا جا سکے۔

مس جولین ــــ میرا نام روڈی ہے اور یہ میرا ساتھی ہے باکر۔ لیسا جوپیٹر نے ہمیں بھیجا ہے تاکہ ہم آپ کو ان کا ایک خفیہ پیغام یں ــــ وہ یہ پیغام اپنے شوہر جوپیٹر تک نہیں پہنچنے دینا ں" ــــ عمران نے انتہائی سنجیدہ اور بااخلاق لہجے میں بات ہوئے کہا۔

یا پیغام ہے۔ بتائیں" ــــ جولین نے حیرت بھرے لہجے ا۔

پیغام اگر یہاں کاریڈور میں کھڑے کھڑے دیا جا سکتا تو وہ آپ ن پر بھی کر سکتی تھیں ــــ لمبی بات ہے اور انتہائی اہم بھی۔ پ چاہیں تو پہلے مسز لیسا کو فون کر کے اس بات کی تصدیق کر ں کہ ہمیں انہوں نے ہی بھیجا ہے" ــــ عمران نے انتہائی ت لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے۔ آجائیں" ـــــ جولین نے کہا اور زنجیر ہٹا کر
نے دروازہ کھول دیا۔ عمران کا فون والا حوالہ کارگر ثابت ہوا تھا۔
"شکریہ" ـــــ عمران نے کہا اور اندر داخل ہوگیا۔ تنویر بھی
سے اندر آگیا۔ جولین نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ انہیں سٹنگ روم
لے آئی۔
"بیٹھیں" ـــــ جولین نے کرسیوں کی طرف اشارہ کرتے ہو
کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا کرسی پر بیٹھ گیا۔ تنویر نے بھی ساتھ والی کر
سنبھال لی۔
"آپ کیا پینا پسند کریں گے" ـــــ ؟ جولین نے پوچھا۔
"کچھ نہیں ـــ ہمیں جلدی ہے۔ آپ بیٹھیں" ـــــ عمران
سنجیدہ لہجے میں کہا اور جولین سر ہلاتی ہوئی ان کے سامنے ایک کر
بیٹھ گئی۔
"مسز ٹریسیا نے ہمیں یہاں اس لئے بھیجا ہے کہ آپ سے پتہ
جا سکے کہ جوپیٹر نے پاکیشیا سے اغوا ہونے والے سائنسدان آسن
کس کے حوالے کرنے کا حکم دیا تھا" ـــــ عمران نے سنجیدہ لہ
کہا تو جولین بے اختیار کرسی پر اچھل پڑی۔
"کیا ـــ کیا مطلب ـــ میں سمجھی نہیں ـــ کونسا سائنسدان"
جولین نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔
"آپ جوپیٹر کی آفس سیکرٹری ہیں۔ اس لئے آپ کو اچھی طرح معلوم
کہ جوپیٹر نے اس سائنسدان کو کس کے حوالے کرنے کا حکم کلٹن کو دیا
اور یہ بھی سن لیں کہ مسز ٹریسیا نے ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم ہر صورت میں

یہ بات معلوم کر کے آئیں" ـــــ عمران کا لہجہ سرد ہوگیا۔
"سوری ـــ یہ آفس سیکرٹ ہے اور میں نے باقاعدہ حلف لیا ہوا
ہے کہ میں آفس سیکرٹ کسی کو بھی نہ بتاؤں گی ـــــ میں خود مادام سے
بات کرتی ہوں" ـــــ جولین نے تیز لہجے میں کہا اور ساتھ ہی میز پر
رکھے فون کے رسیور کی طرف ہاتھ بڑھایا۔
"اس کا مطلب ہے کہ آپ کو معلوم ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے سائلنسر لگا ریوالور نکال
لیا۔ ریوالور دیکھ کر جولین کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا۔ اس کے ساتھ ہی
تنویر اچھل کر اس کے عقب میں جا کھڑا ہوا اور اس نے بھی سائلنسر لگا
ریوالور اس کی گردن سے لگا دیا۔
"کک ـــ کک ـــ کیا مطلب ـــ تم ـــ تم ـــــ" جولین
نے بری طرح ہکلاتے ہوئے کہا۔
"بس جولین! ـــــ اگر تم اپنی زندگی بچانا چاہتی ہو تو درست جواب
دے دو ـــــ ورنہ دوسری صورت میں تمہاری لاش یہاں فلیٹ میں
پڑی سڑتی رہے گی" ـــــ عمران نے غراتے ہوئے کہا۔ اس نے
دیکھ لیا تھا کہ جولین سادہ سی صرف آفس ورک کرنے والی لڑکی ہے
اسے یقین تھا کہ اس سے معلومات آسانی سے حاصل ہو جائیں گی۔
"مم ـــ مم ـــ مجھے مت مارو ـــ پلیز مجھے مت مارو ـــ میں
سب کچھ بتا دوں گی ـــــ مجھے مت مارو" ـــــ جولین نے انتہائی
خوفزدہ لہجے میں کہا۔
"بتاؤ ـــ لیکن یہ سن لو کہ ہمیں اس بارے میں بنیادی معلومات

حاصل ہیں۔ اس لئے اگر تم نے غلط بیانی کرنے کی کوشش کی تو تمہا
اس خوبصورت جسم کی ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی" ——— عمران
کی غراہٹ اور بڑھ گئی۔

"نہیں نہیں ——— میں سب کچھ بتا دوں گی ——— تمہارا چہرہ بتا رہا
کہ تم مجھے مار ڈالو گے اور اگر میں مر گئی تو پھر حلف کا کیا فائدہ ہو گا ——
زندگی بچانا فرض ہے لیکن پلیز ——— ایک تو مجھے مارنا نہیں۔ دو
باس کو یہ نہ پتہ چلے کہ میں نے تم لوگوں کو کچھ بتایا ہے۔ ورنہ وہ مجھ
مجھے تڑپا تڑپا کر مار دے گا" ——— جولین نے گھبرائے ہوئے
میں کہا۔

"فکر مت کرو ——— تم بتاؤ کہ جوپیٹر نے احسن بیگ کو کس کے حوا
کرنے کا حکم دیا تھا" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"باس نے رینالڈ کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ وہ کلٹن کی رہائش گاہ
ایک بیہوش آدمی کو حاصل کر کے اُسے ٹی۔ٹھری پہنچا دے ———
ٹی۔ٹھری باس کا ہی ایک خفیہ اڈا ہے اس کا نمبر ٹرپل ٹھری ہے۔ یا
ایونیو پر سُرخ رنگ کے پتھروں سے بنی ہوئی عمارت ہے اور ہاں
اس کے ساتھ ہی باس نے ایک اور آدمی آرتھر کی ڈیوٹی لگائی تھی کہ
جیسے ہی رینالڈ اس بیہوش آدمی کو ٹی۔ٹھری پہنچا کر واپس آتے اُسے
گولی مار دی جائے اور آرتھر نے بعد میں کال کر کے باس کو بتا دیا تھا
کہ اس نے حکم کی تعمیل کر دی ہے" ——— جولین نے جواب دیتے
ہوئے کہا اور عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ کیونکہ جولین کا لہجہ بتا رہا تھا
کہ وہ سچ کہہ رہی ہے اور اس کے بیان کے مطابق صورت حال پھر

اُلجھ گئی تھی کیونکہ ٹی۔ٹھری سے احسن بیگ کو کہاں لے جایا گیا تھا۔ یہ
بات ظاہر ہے جولین نہ جانتی ہو گی۔

"جوپیٹر نے ٹی۔ٹھری فون کر کے بھی احکامات دیئے ہوں گے"۔
عمران نے اچانک ایک خیال کے تحت پوچھا۔

"ہاں! ——— باس نے ٹی۔ٹھری کے انچارج جیفرے کو کال کر کے
کہا تھا کہ سیکشن ہیڈکوارٹر سے دو آدمی ٹی۔ٹھری آئیں گے وہ سپیشل
کوڈ دہرائیں گے تو اس بیہوش آدمی کو ان کے حوالے کر دیا جائے اور
دوسرے روز مجھے پتہ چلا کہ ٹی۔ٹھری میں جیفرے اور اس کے چار
ساتھیوں کو نامعلوم افراد نے ہلاک کر دیا ہے" ——— جولین نے
جواب دیا۔

"سیکشن ہیڈکوارٹر کا فون نمبر ——— یا ٹرانسمیٹر فریکونسی کیا ہے"۔؟
عمران نے پوچھا۔

"باس کے پاس خفیہ تہہ خانے میں ایک خاص قسم کا ریسیونگ سیٹ
ہے جس پر سیکشن ہیڈکوارٹر سے کال آتی ہے لیکن باس کال نہیں
کر سکتا۔ کیونکہ وہ صرف ریسیونگ سیٹ ہے اور سیکشن ہیڈکوارٹر نے کبھی
فون نہیں کیا اور نہ اُسے فون کیا گیا ہے" ——— جولین نے جواب دیا۔

"اس سائنسدان کے بارے میں اور کوئی بات ——— کوئی ایسی بات
جو اس سے متعلق ہو" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم ——— اتنا معلوم ہے کہ باس نے اس سلسلے میں ولیسیل
کو کال کر کے کہا تھا کہ وہ کلٹن کو ہلاک کر دے اور پھر اس نے کلارک کو
بھی علی عمران کی نگرانی کے لئے کہا تھا اور علی عمران کی فائل بھی منگوائی تھی۔

جو پھر اس نے فوراً ہی واپس کر دی تھی پھر اس نے دو روز پہلے یہ فائل
دوبارہ منگوائی اور کہا کہ اس کا پیکٹ بنا کر اس پر برکلے کا نام لکھ کر
فائل میں راجر کلب کے کاؤنٹر پر پہنچا دوں۔ وہ میں نے پہنچا دی تھی
جولین نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"یہ برکلے کون ہے" ——— ؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"باس کا دوست ہے۔ فلوریڈا میں رہتا ہے" ——— جولین
جواب دیتے ہوئے کہا۔

"راجر کلب کہاں ہے" ——— ؟ عمران نے پوچھا۔

"نارتھ ایریئے میں ٹمپل روڈ کے تیسرے ایونیو پر بڑا مشہور کلب
ہے" ——— جولین نے جواب دیا۔

"اس برکلے کو تم نے کبھی دیکھا ہے" ——— ؟ عمران نے پو
"ہاں۔ کئی بار ——— وہ باس کے پاس آتا رہتا ہے" ——— ج
نے جواب دیا۔

"اس کا حلیہ اور قد و قامت کی تفصیل بتاؤ" ——— عمران نے
اور جولین نے سب کچھ تفصیل سے بتا دیا۔

"اوکے ——— اب تم وعدہ کرو کہ تم ہمارے یہاں آنے اور ہم
ہونے والی بات چیت کسی کو بھی نہ بتاؤ گی ——— حتیٰ کہ مادام ٹرا
بھی نہیں ——— اور یہ بھی سن لو کہ خفیہ آنکھیں تمہاری نگرانی کر
گی اور تمہارے منہ سے نکلا ہوا ہر لفظ ہم تک باقاعدہ پہنچتا ر
اور اگر تم نے منہ سے نکالا یا اس طرف معمولی سا اشارہ بھی کیا تو
سانس نہ لے سکو گی" ——— عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"م ——— میں وعدہ کرتی ہوں" ——— جولین نے کہا۔

"آؤ ہاکر" ——— عمران نے ریوالور جیب میں رکھتے ہوئے جولین
کے عقب میں کھڑے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے دروازے
کی طرف بڑھ گیا۔ تنویر بھی اس کے پیچھے باہر آگیا۔

"اس کا خاتمہ ضروری ہے عمران" ——— تنویر نے کہا۔

"نہیں ——— معصوم سی لڑکی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ زبان نہ
کھولے گی" ——— عمران نے کہا اور لفٹ کی طرف بڑھ گیا۔

"ویسے اس سے کوئی خاص بات تو معلوم ہی نہیں ہو سکی" ——— تنویر
نے کہا۔

"نہیں ——— برکلے والی بات خاص ہے۔ برکلے کو میری فائل دینے
کا مطلب ہے کہ برکلے براہ راست اس معاملے میں ملوث ہے اور اب
پیٹر سے پوچھنا فضول ہے کیونکہ جس انداز میں احسن بیگ کو سیکشن
ہیڈکوارٹر کے آدمیوں نے اس اڈے سے حاصل کیا ہے اس کے بعد
یقیناً جو پیٹر کو بھی معلوم ہوگا کہ اسے کہاں لے جایا گیا ہے" ———
عمران نے کہا۔

"تو اب راجر کلب چلنا ہے" ——— تنویر نے عمارت کے باہر
آ کر کہا۔

"ہاں ——— اب برکلے کے متعلق معلوم کرنا ہے کہ وہ کہاں ہے ———
میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ برکلے ہمارے لئے خاص آدمی ثابت ہوگا"
عمران نے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک خالی ٹیکسی حاصل کر چکے تھے
عمران نے ٹیکسی میں بیٹھ کر ڈرائیور کو راجر کلب اور اس کا پتہ بتایا۔

"یس سر ۔۔۔ میں جانتا ہوں۔ انتہائی مشہور کلب ہے ۔۔۔
شاید آپ ناراک میں پہلی بار آئے ہیں" ۔۔۔ ڈرائیور نے مسکراتے ہو
"ہاں ! ۔۔ ہمیں بھی پتہ بتایا گیا تھا ۔۔۔ ہم نے وہاں ایک د
سے ملنا ہے" ۔۔۔ عمران نے جو سائیڈ سیٹ پر بیٹھا تھا مسکر
ہوئے کہا۔

"میں کچھ کہہ نہیں سکتا ۔۔۔ بہرحال اتنا ضرور کہوں گا کہ اگر آپ
پاس لمبی رقم ہو تو راجر کلب میں محتاط رہیں ۔۔۔ میتھائس کے آ
وہاں ایسے لوگوں کی تاڑ میں رہتے ہیں" ۔۔۔ ڈرائیور نے ہچکچا
ہوئے انداز میں کہا۔

"یہ میتھائس کیا راجر کلب کا مالک ہے" ۔۔۔ ؟ عمران نے

"جی ہاں" ۔۔۔ ڈرائیور نے جواب دیا اور عمران نے اثبات م
ہلا دیا۔

تقریباً نصف گھنٹے کی مسلسل ڈرائیونگ کے بعد ٹیکسی راجر کلب
کمپاؤنڈ گیٹ کے سامنے رک گئی۔ عمران نے نیچے اتر کر کرائے
ساتھ ساتھ بھاری ٹپ بھی دی تو ڈرائیور ادب سے سلام کر کے ٹ
آگے بڑھا لے گیا۔

"پہلے کوشش کریں کہ رقم دے کر کلب کے بارے میں معلو
حاصل ہو جائیں ۔۔۔ اگر اس طرح کام نہ بنا تو پھر مجبوراً میتھائس
پاس جانا پڑے گا" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے رقم ضائع کرنے کی۔ سیدھے میتھائس کے
چلتے ہیں۔ وہ کلب کا مالک ہے۔ سب کچھ جانتا ہو گا" ۔۔۔ تنو

نہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں ۔۔۔ میں نہیں چاہتا کہ بلیک تھنڈر کو کسی بھی مرحلے پر ہوشیار
ہو جائے ۔۔۔ ہمیں ہر قدم پھونک پھونک کر اٹھانا ہو گا" ۔۔۔ عمران
نے کہا اور پھر وہ کلب کے بڑے ہال میں داخل ہو گئے لیکن ہال میں
داخل ہوتے ہی وہ دونوں چونک پڑے۔ کیونکہ ہال زیر زمین دنیا کے
افراد کی بجائے انتہائی معزز طبقے کے افراد سے بھرا ہوا نظر آ رہا تھا۔
عمران، تنویر سمیت ایک خالی میز کی طرف بڑھ گیا اور ان کے بیٹھتے ہی
ایک ویٹر تیزی سے ان کی طرف بڑھا اور اس نے ہاتھ میں موجود مینو
بڑے مؤدبانہ انداز میں میز پر رکھ دیا۔ عمران نے مشروبات لانے کا آرڈر
دیا اور ساتھ ہی اس نے ایک بڑا نوٹ نکال کر مینو کے ساتھ ہی ویٹر
کے ہاتھ میں تھما دیا۔ ویٹر بے اختیار چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔
اس کے چہرے پر حیرت تھی۔

"یہ رکھو ۔۔۔ ایسا ہی ایک نوٹ اور ملے گا۔ صرف چند معلومات چاہئیں"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ۔۔۔ پھر آپ سپیشل روم میں آ جائیں" ۔۔۔ ویٹر نے
مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"کہاں ہے سپیشل روم" ۔۔۔ ؟ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"دائیں ہاتھ پر راہداری کے آخر میں سپیشل رومز ہیں۔ روم نمبر
خالی ہے ۔۔۔ کاؤنٹر پر سپیشل روم کی ادائیگی کر دیں" ۔۔۔ ویٹر
نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

عمران نے تنویر کو اٹھنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ دونوں تیز تیز قدم

اٹھاتے کاؤنٹر کی طرف بڑھ گئے۔

"سپیشل روم چاہیئے" ـــــ عمران نے کاؤنٹر پر موجود ایک لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس سر ـــ ایک سو ڈالر فی گھنٹہ کے حساب سے ادائیگی کر دیں" لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران نے سو ڈالر کا نوٹ نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیا۔

"ایک گھنٹہ کے لئے چاہیئے ـــ ہم نے بزنس ٹاک کرنی ہے" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یس سر ـــ رُوم نمبر بارہ" ـــ لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی کاؤنٹر کے نیچے سے ایک کارڈ نکال کر اس پر کچھ لکھا اور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

عمران نے کارڈ لیا اور تیزی سے راہداری کی طرف مڑ گیا۔ راہداری کے اختتام پر ایک دربان موجود تھا۔ عمران نے جب کارڈ اس کے ہاتھ میں رکھا تو وہ دروازہ کھول کر ایک طرف ہٹ گیا۔

"دائیں ہاتھ پر آخری کمرہ ہے جناب" ـــــ دربان نے کہا اور سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں موجود تھے۔ جس میں چند کرسیوں کے ساتھ ساتھ ایک بڑا سا ... موجود تھا۔

اور پھر ان دونوں کو وہاں بیٹھے ابھی چند منٹ ہی ہوئے ہوں گے کہ وہی ویٹر ٹرے میں مشروب رکھے اندر داخل ہوا۔ اس نے مڑ کر دروازہ بند کیا اور پھر ان کے قریب آکر اس نے مشروبات کے گلاس میز پر

دیئے۔ عمران نے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔

"دو روز پہلے کاؤنٹر پر ایک پیکٹ پہنچایا گیا تھا مسٹر برکلے کے لئے۔ اور ہم نے مسٹر برکلے کے متعلق معلومات حاصل کر لی ہیں۔ لیکن یہ خیال رکھنا کہ اگر ہم نوٹ دینے میں فیاضی سے کام لیتے ہیں تو غلط جواب ملنے پر جان بھی اتنی ہی فیاضی سے لے لیتے ہیں" ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا اور ویٹر نے جلدی سے یونیفارم کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور وہی نوٹ جو عمران نے اُسے ہال میں دیا تھا عمران کے سامنے رکھ دیا۔

"میں معذرت خواہ ہوں جناب! ـــ آپ جو کچھ پوچھ رہے ہیں مجھے اس کا علم نہیں ہے" ـــــ ویٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ٹرے اٹھائے تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"ایک منٹ" ـــــ عمران نے کہا اور ویٹر واپس مڑا۔

"ادھر آؤ" ـــــ عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"جناب! ـــ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ مجھے اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے" ـــــ ویٹر نے جواب دیا۔

"ادھر تو آؤ" ـــــ عمران نے اور زیادہ سخت لہجے میں کہا تو ویٹر اس طرح قدم بڑھاتا واپس عمران اور تنویر کی طرف آیا جیسے مجبوراً قدم اٹھا رہا ہو۔

"یہ دونوں نوٹ ٹپ کے طور پر رکھ لو اور جاؤ" ـــــ عمران نے دونوں نوٹ اس کے ہاتھ میں رکھتے ہوئے بے نیازانہ لہجے میں کہا۔

ویٹر دونوں نوٹ ہاتھ میں پکڑے چند لمحے کھڑا رہا۔ پھر اس نے

ایک طویل سانس لیتے ہوئے نوٹوں کو جیب میں ڈالا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران اب بڑے مطمئن انداز میں بیٹھا مشروب کی چسکیاں لے رہا تھا جب کہ تنویر کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات صاف نمایاں تھے لیکن وہ شاید عمران کی وجہ سے اپنے آپ کو کنٹرول کئے ہوئے تھا۔

ویٹر قدم بڑھاتا دروازے تک پہنچا۔ وہاں چند لمحے کھڑا رہا۔ پھر تیزی سے واپس مڑا۔ اس کے چہرے پر ایسے تاثرات تھے جیسے وہ کوئی بڑا فیصلہ کر چکا ہو۔

"برکلے کے متعلق معلومات آپ کو روسلم بار کے مالک زرنکوت سے مل سکتی ہیں ـــــ وہ اس کا دست راست ہے اور پیکٹ بھی وہی لے گیا تھا" ـــــ ویٹر نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور تیزی سے مڑ کر تقریباً دوڑتے ہوئے انداز میں دروازے کی طرف گیا اور پھر اسی تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل گیا جیسے اس کے پیچھے پاگل کتے لگے ہوتے ہیں۔

"کیا مطلب! ـــ پہلے تو یہ ـــــ" تنویر نے حیران ہو کر کہا

"اچھا اخلاق دوسروں کو مدد پر آمادہ کر دیتا ہے۔ آؤ ـــ ویسے اتنا معلوم ہو گیا ہے کہ برکلے کوئی بڑا غنڈہ ہے جس کی اس قدر دہشت ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تنویر بھی سر ہلاتا ہوا اٹھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کاؤنٹر پر مشروبات کی ادائیگی کر کے کلب کی عمارت سے باہر آ چکے تھے۔

"روسلم بار" ـــــ عمران نے ایک خالی ٹیکسی میں بیٹھتے ہوئے

کہا اور ٹیکسی ڈرائیور جو خاتون تھی اس طرح چونک کر سائیڈ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران کو دیکھنے لگی جیسے اُسے اچانک کوئی بھوت نظر آ گیا ہو۔

"آپ صورت سے تو شریف آدمی لگتے ہیں" ـــــ خاتون ٹیکسی ڈرائیور جو افریقی تھی اور اس کے جسم کا پھیلاؤ اس قدر تھا کہ ڈرائیونگ سیٹ کے علاوہ اس نے سائیڈ سیٹ کو بھی آدھی سے زیادہ کور کر رکھا تھا ٹیکسی کو آگے بڑھاتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں سیرت کے لحاظ سے بھی شریف آدمی ہوں اور ویسے بھی آپ کے ساتھ بیٹھ کر آدمی کو جسمانی لحاظ سے بھی شریف بننا پڑتا ہے ـــــ میرا مطلب ہے کہ سمٹ کر بیٹھنا پڑتا ہے اور شرافت بھی اسی کا نام ہے کہ خواتین سے دو ہاتھ دُور ہی رہا جائے ـــــ لیکن مجبوری ہے اگر میں دو ہاتھ والے محاورے پر عمل کر دوں تو یقیناً مجھے سڑک پر بیٹھ کر سفر کرنا پڑے گا" ـــــ عمران کی زبان رواں ہو گئی اور ٹیکسی ڈرائیور خاتون نے بے اختیار ایک زوردار قہقہہ لگایا۔ یہ قہقہہ اس قدر زوردار تھا کہ سڑک پر دوڑتی ہوئی ٹیکسی بری طرح تھرتھرانے لگی۔

"گڈ ـــ تم تو واقعی ہر لحاظ سے شریف آدمی ہو ـــــ میرا نام بٹر فلائی ہے" ـــــ ٹیکسی ڈرائیور خاتون نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"واہ ـــ کیا خوبصورت اور بامعنی نام ہے ـــ اگر آپ بٹر فلائی یعنی تتلی ہیں تو بے چارہ وہ پھول جس پر آپ بیٹھتی ہوں گی یقیناً کسی بحری جہاز کا نام ہو گا ـــــ ویسے آج میری ایک بہت بڑی الجھن دور ہو گئی ہے۔ ایک کمپنی نے سڑکیں پریس کرنے کے لئے ہیوی

روڈ رولر بنایا اور اس کا نام رکھ دیا، گلاب کی پتی۔ اور میں آج تک حیران ہوتا تھا کہ جس گلاب کی پتی یہ بیوی روڈ رولر ہے وہ گلاب کیا ہوگا ——— ؟ لیکن آج پتہ چل گیا کہ آپ اسی گلاب کی پتی ہیں" عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو بٹر فلائی کے زور دار قہقہے سے ایک بار پھر ٹیکسی گونج اٹھی۔

"بہت خوب ——— اب میں روسلم بار میں تمہاری موت گوارہ نہیں کر سکتی ——— تم دلچسپ آدمی ہو اور مجھے ایسے ہی آدمی پسند ہیں تم مجھے بتاؤ کہ تم روسلم بار میں کیوں جا رہے ہو" ——— ؟ بٹر فلائی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا روسلم بار کوئی قتل گاہ ہے" ——— ؟ عمران نے حیران ہو کر پوچھا۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم پہلے کبھی وہاں نہیں گئے ——— سنو وہ ناراک کا سب سے خطرناک بار ہے۔ وہ ان افریقیوں کا سب سے بڑا اڈہ ہے جن کا کام دن رات قتل و غارت۔ غنڈہ گردی اور بدمعاشی ہوتا ہے ——— وہاں بعض اوقات خون پانی سے بھی زیادہ ارزاں ہوتا ہے اور پولیس اس علاقے میں قطعاً مداخلت نہیں کرتی اور تم جیسے گورے تو روسلم بار کا نام سنتے ہی بیہوش ہو جاتے ہیں ——— اس لئے تم نے جب روسلم بار کا نام لیا تو میں حیران ہو گئی تھی اور اب مجھے یقین ہے کہ تم وہاں جاتے ہی موت کو گلے لگا لوگے ——— اگر تمہارے پاس دولت نہ بھی ہوتی، تب بھی تمہارے جسم پر قیمتی اور نفیس لباس ہیں اور روسلم بار والوں کے لئے یہ بھی بہت بڑی دولت ہوتی

ہے" ——— بٹر فلائی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو ——— روسلم بار میں ہمیں اس کے مالک زرنکو نے بلایا ہے۔ اس لئے ظاہر ہے ہمارے ساتھ وہاں وہ سلوک نہیں ہو سکتا جس کی تم توقع کئے ہوئے ہو" ——— عمران نے جواب دیا۔

"زرنکو تو دنیا کا سب سے بڑا بدمعاش اور کمینہ آدمی ہے ——— اس نے تمہیں جان بوجھ کر وہاں بلایا ہوگا تاکہ تمہارا خاتمہ کر کے تم سے کچھ حاصل کر سکے ——— وہ ایسا ہی آدمی ہے۔ اجنبی امیر آدمیوں کو وہ دعوت دے کر بلاتا ہے اور پھر ان کی لاشیں بھی دستیاب نہیں ہوتیں ——— اور یہ بھی بتا دوں کہ زرنکو میرا سابقہ شوہر ہے" ——— بٹر فلائی نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

"کتنا سابقہ" ——— ؟ عمران نے کہا اور بٹر فلائی بے اختیار ہنس دی۔

"میں شروع میں ایسی نہ تھی جیسی اب تمہیں نظر آ رہی ہوں۔ میں واقعی بٹر فلائی تھی۔ حسین اور سمارٹ ——— اور پھر زرنکو کی نظر مجھ پر پڑی۔ میرا باپ اس کی بار میں کام کرتا تھا اور پھر اس نے مجھ سے شادی کی ——— ایک بیماری کی وجہ سے جب میرا بدن پھولنا شروع ہو گیا میرا باپ بھی مر گیا تو زرنکو نے مجھے طلاق دے کر ٹھڈے مار کر بار سے باہر پھینک دیا اور دھمکی دی کہ اب اگر میں اس کی بار میں نظر آئی تو وہ مجھے گولی مار دے گا ——— وہ انتہائی ظالم، سفاک اور بے رحم آدمی ہے۔ ویسے اس کے ہاتھ بہت لمبے ہیں۔ اعلیٰ ترین حکام سے لے کر ایکریمیا کے بڑے بڑے گینگسٹر اس کے دوست ہیں۔ اس کا کوئی کچھ نہیں بگاڑ سکتا ——— میں نے قسطوں پر

ٹیکسی خریدی اور اب ٹیکسی چلاتی ہوں۔ لیکن میرے دل میں زرنکو کے
خلاف پورا آتش فشاں بھڑک رہا ہے ۔۔۔۔ میں نے خاص ط
پہ ایک پسٹل خرید کر اپنے پاس رکھا ہوا ہے جس روز مجھے مو
ملا میں پورا میگزین اس کے سینے میں اتار دوں گی چاہے بعد میں
جو بھی حشر ہو" ۔۔۔۔ بٹر فلائی کا لہجہ اس قدر دکھی تھا کہ عم
حیرت سے اُسے دیکھنے لگا کہ چند لمحے پہلے بات بات پر قہقہہ لگا
والی یہ عورت اندر سے کس قدر دُکھی ہے۔

"کیا تم واقعی اس سے انتقام لینا چاہتی ہو" ۔۔۔۔ ؟ عم
نے پوچھا۔

"ہاں ۔۔۔ کیوں" ۔۔۔ ؟ بٹر فلائی نے چونک کر عمران کی ط
دیکھتے ہوئے کہا۔

"تو پھر ہمارے ساتھ آؤ ۔۔۔ اور فکر نہ کرو۔ میرا ساتھی جو پیچھے
ہوا ہے یہ زرنکو سے بھی زیادہ بے رحم اور سفاک آدمی ہے ۔۔۔ ہم
زرنکو سے چند معلومات حاصل کرنی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ وہ
فطرت کا آدمی ہے اس نے انکار کر دینا ہے اور پھر تمہیں انتقام لی
کا بھرپور موقع مل جائے گا" ۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ اگر تم اس کے متعلق اتنا کچھ سُن لینے کے با
اس سے خوفزدہ نہیں ہو تو مجھے یقین ہے کہ تم انتہائی نڈر آدمی ہو
تمہارے ساتھ رہتے ہوئے چاہے میں انتقام لئے بغیر ماری ہی کیوں
جاؤں مجھے انکار نہیں ہے ۔۔۔۔ اور یہ بھی بتا دوں کہ میں تمہیں
کے دفتر تک ایک خفیہ راستے سے لے جا سکتی ہوں۔ ورنہ وہ کسی صو

ہی اجنبیوں سے نہیں ملتا ۔۔۔۔ اس راستے میں اس کے چند آدمی ہی
ہوں گے جنہیں میں سنبھال لوں گی" ۔۔۔۔ بٹر فلائی نے کہا تو عمران
مسکرا دیا۔

"گڈ ۔۔۔ تمہارا یہ فقرہ کہ "انہیں میں سنبھال لونگی"، مجھے بیحد پسند آیا
ہے۔ تم ہماری ساتھی بننے کے لائق ہو" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"تم نے اپنے نام تو مجھے بتائے نہیں" ۔۔۔۔ بٹر فلائی نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"میرا نام مائیکل ہے اور میرے ساتھی کا نام جیمز" ۔۔۔۔ عمران نے
اپنا اور تنویر کا نیا نام بتاتے ہوئے کہا۔

"کیا تم کہیں باہر سے آئے ہو ۔۔۔ مجھے چار سال ہو گئے ہیں ٹیکسی
چلاتے ہوئے اور میری یادداشت بہترین ہے لیکن تمہارے چہرے
میرے ذہن میں موجود نہیں ہیں" ۔۔۔۔ بٹر فلائی نے کہا۔

"ہم فلوریڈا سے آئے ہیں" ۔۔۔۔ عمران نے جواب دیا اور بٹر فلائی
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد بٹر فلائی نے ٹیکسی آہستہ کی اور پھر اُسے ایک بڑی
سی گلی کے اندر موڑ دیا۔ کچھ دور آگے لے جا کر اس نے ٹیکسی روکی اور
عمران کو نیچے اترنے کا اشارہ کر کے اس نے دروازہ کھولا اور نیچے اتر
گئی۔ عمران اور تنویر بھی نیچے اُتر آئے۔ بٹر فلائی بیٹھے ہوئے بے حد
موٹی لگتی تھی لیکن اب کھڑے ہونے کی وجہ سے اس کے جسم کا گھیر
اؤ کم ہو گیا تھا۔

"آؤ" ——— بٹر فلائی نے مسکراتے ہوئے کہا اور آگے بڑھ گئی۔ عمران اور تنویر دونوں اسے چلتے ہوئے دیکھ کر حیران رہ گئے۔ وہ اس قدر مو ہونے کے باوجود خاصی تیز رفتاری سے چل رہی تھی اور اس کے انداز میں بھی ایسی چستی تھی جیسے کسی سمارٹ لڑکی کے انداز میں ہوتی ہے۔ کا فاصلہ پیدل طے کرنے کے بعد وہ ایک اور گلی میں مڑی اور پھر وہ ایک مکان کے بند دروازے کے سامنے جا کر رک گئی۔

"اس مکان کے اندر زرنگو نے اپنی عیاشی کا اڈا بنایا ہوا ہے۔ یہاں اس کے چار ساتھی مستقل رہتے ہیں جو انتہائی ہٹہ چھٹ اور بڑ بدمعاش ہیں لیکن اس کے دفتر تک خفیہ راستہ اسی مکان کے اندر سے ہی جاتا ہے۔ لیکن اب بھی وقت ہے۔ اگر تم واپس جانا چاہتے ہو تو ہم واپس چلے جاتے ہیں۔ ورنہ پھر شاید واپسی کا راستہ ہمیں نہ مل سکے" ——— بٹر فلائی نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"واپسی کے وقت راستہ زیادہ کھلا ملے گا" ——— عمران نے مسکرا ہوتے کہا اور دروازے پر زور سے دستک دے دی۔ چند لمحوں بع دروازہ ایک جھٹکے سے کھلا اور ایک لمبا تڑنگا اور کریہہ شکل کا افر دروازے پر کھڑا نظر آیا۔ اس کی بیلٹ کے ساتھ ایک ہولسٹر لٹک تھا جس میں بھاری ریوالور کا دستہ باہر کو نکلا ہوا صاف نظر آ رہا تھا۔

"بٹر فلائی۔ تم" ——— اس نے حیرت بھرے لیکن خشمگیں لہجے میں

"آگے سے ہٹو ——— مادام بٹر فلائی کے لئے راستہ چھوڑو" ——— عمران نے غراتے ہوئے کہا تو وہ چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگا اس کے ساتھ ہی اس کا بگڑا ہوا چہرہ غصے کی شدت سے اور بھی زیا

رانے لگا۔ اس کا ایک ہاتھ تیزی سے ریوالور کے دستے کی طرف بڑھا ی تھا کہ دوسرے لمحے وہ بے اختیار لڑکھڑاتا ہوا دو قدم پیچھے گیا ہی تھا ٹھک کی آواز کے ساتھ ہی عمران کے سائلنسر لگے ریوالور سے نکلنے والی الی اس کی پیشانی میں سوراخ کر گئی اور وہ کٹے ہوئے شہتیر کی طرح پ گرا۔ عمران نے پہلے اس کے سینے پر ہاتھ مار کر اسے پیچھے دھکیلا تھا اور پھر دوسرے ہاتھ میں موجود سائلنسر لگے ریوالور سے اس پر فائر دیا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ اچھل کر اندر داخل ہوا۔ بٹر فلائی اور یر بھی تیزی سے اندر داخل ہو گئے۔

"کیا ہے زرنگو ——— کون ہے دروازے پر" ——— اچانک ایک ے کے کھلے دروازے سے ایک آواز سنائی دی۔ وہ شاید زرنگو کے نیچے نے کے دھماکے کی وجہ سے پوچھ رہا تھا کیونکہ زرنگو کو مرنے سے پہلے نے کی بھی مہلت نہ ملی تھی اور عمران اور تنویر بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئے اور دوسرے لمحے کمرہ سائلنسر لگے ریوالوروں صوص آوازوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھا۔ کمرے میں تین آدمی میں تاش کے پتے پکڑے بیٹھے ہوئے تھے جب کہ ایک کرسی خالی اور اس کے سامنے میز پر پتے اوندھے پڑے دکھائی دے رہے ۔ کمرہ شراب کی تیز بو سے بھرا ہوا تھا اور شراب کی بھری ہوئی بوتلیں ر اور خالی بوتلیں ادھر ادھر فرش پر پڑی دکھائی دے رہی تھیں۔ ن اور تنویر نے دروازے میں داخل ہوتے ہی فائر کھول دیا تھا اس وہ تینوں چیختے ہوئے کرسیوں سے نیچے گرے اور پھر تڑپ تڑپ لمحوں بعد ہی ساکت ہو گئے۔

"اب بتاؤ کدھر ہے راستہ" ——— عمران نے مڑ کر پیچھے کھڑی بڑ
سے مخاطب ہو کر کہا جس کا چہرہ مسرت سے چمک رہا تھا۔

"اوہ — اوہ — تم واقعی جی دار آدمی ہو —— آؤ میرے ساتھ
بڑ فلاقی نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پہلے معلوم تو کر لیں کہ وہ دفتر میں موجود بھی ہے یا نہیں" —
تنویر نے کہا۔

"اوہ ہاں! — یہاں فون یا انٹر کام تو ہوگا —— اس سے رابط
ہو سکتا ہے" ——— عمران نے چونک کر کہا۔

"مگر وہ تو انتہائی تیز ہے۔ اُسے ذرا سا بھی شک ہو گیا تو یہ
ہمارے لئے مصیبت بن جائے گا" ——— بڑ فلاقی نے بے ا
گھبرا کر کہا۔

"تم فکر نہ کرو —— بس صرف رابطہ کرا دو" ——— عمران۔
مسکراتے ہوئے کہا اور بڑ فلاقی نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک
کمرے کے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ یہ کمرہ سٹنگ روم کے انداز
سجایا گیا تھا۔ درمیان میں ایک میز پر انٹر کام بھی پڑا ہوا تھا۔

"چار نمبر سے اس کے دفتر کا رابطہ ہو جائے گا اور بات وہ خود
گا" ——— بڑ فلاقی نے کہا اور عمران انٹر کام کی طرف بڑھ گیا۔

"اب تم نے خاموش رہنا ہے۔ کوئی آواز منہ سے نہ نکلے"
عمران نے انٹر کام کا رسیور اٹھاتے ہوئے مڑ کر بڑ فلاقی سے مخاطب
کہا اور بڑ فلاقی نے اثبات میں سر ہلا دیا تو عمران نے چار نمبر کا بٹن
کر دیا۔

"یس" ——— چند لمحوں بعد دوسری طرف سے ایک انتہائی کرخت
آواز سنائی دی۔ لہجہ پھاڑ کھانے والا تھا۔

"زوگو بول رہا ہوں" ——— عمران کے منہ سے زوگو جیسی آواز
لی لیکن لہجہ بے حد مودبانہ تھا۔

"کیا بات ہے —— کیوں کال کی ہے" ——— ؟ دوسری طرف
ے پہلے سے زیادہ پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

"برکلے کا آدمی آیا ہے۔ وہ برکلے کا کوئی خاص پیغام لایا ہے اور آپ
ے فوری ملنا چاہتا ہے" ——— عمران نے کہا۔

"کیا — کیا کہہ رہے ہو — کیا تم نشے میں تو نہیں ہو" ——— ؟
ری طرف سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا گیا۔

"آپ خود بات کر لیں" ——— عمران نے کہا اور پھر چند لمحے رک کر
کے منہ سے ایک مختلف آواز برآمد ہوئی۔

"ہیلو — جناب! میں اوبرے ہوں۔ مجھے چیف برکلے نے بھیجا
— انتہائی خفیہ پیغام ہے — انتہائی ایمرجنسی پیغام" ———
ن نے کہا۔

"کیا پیغام ہے بولو —— اور تم میرے اس خفیہ اڈے تک کیسے
گئے" ——— ؟ دوسری طرف سے حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"جناب! — اسی بات سے آپ اندازہ لگا لیں کہ پیغام کس قدر خفیہ
—— آپ پلیز یا تو مجھے اپنے پاس آنے کی اجازت دیں —— یا
آپ یہاں خود تشریف لے آئیں —— انتہائی ایمرجنسی ہے اور مجھے
فوری طور پر واپس جانا ہے۔ پیغام کے ساتھ ایک خفیہ چیز بھی آپ تک

پہنچائی ہے" ــــ عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔
"او کے ــ میں آرہا ہوں ــ رسیور زدگو کو دو" ــ دو
طرف سے کہا گیا۔
"یس باس" ــ عمران نے اس بار زدگو جیسی آواز نکالتے ہ
"زدگو ــ اس آدمی کی تلاشی لی ہے ــ اس کے پاس
اسلحہ تو نہیں ہے" ــ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔
"یس باس ــ میں نے تلاشی لی ہے۔ کوئی اسلحہ نہیں ہے"
عمران نے جواب دیا۔
"او کے ــ میں آرہا ہوں" ــ دوسری طرف سے کہا گیا او
کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔
"اگر اس نے برکلے کو فون کر کے پوچھ لیا تو" ــ تنویر نے
"نہیں ــ اس کے لہجے سے ہی میں اس کی ٹائپ سمجھ گیا ہو
اس کے پاس اتنی عقل نہیں ہے" ــ عمران نے مسکراتے
کہا اور وہ تینوں اس کمرے سے باہر آگئے۔
"کمال ہے ــ تم تو جادوگر ہو" ــ بٹر فلائی نے پہلی با
ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔
"تم وہ راستہ بتاؤ جہاں سے اس نے آنا ہے۔ ورنہ اگر وہ ا
ہمارے سروں پر پہنچ گیا تو ہمارا سارا جادو الٹا ہمارے خلاف اس
ہونا شروع ہو جائے گا" ــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا او
سر ہلاتی ہوئی تیزی سے ایک راہداری کی طرف بڑھ گئی۔ راہداری
میں سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔ وہ سیڑھیاں اتر

ایک بڑے سے تہہ خانے میں پہنچ گئے۔
"اس کی شمالی دیوار ہٹے گی اور وہ یہاں پہنچ جائے گا" ــ بٹر فلائی
نے ایک دیوار کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔
"تنویر ــ تم اس الماری کی اوٹ لے لو ــ میں ادھر اس بڑے
ڈرم کی اوٹ میں ہو جاتا ہوں اور بٹر فلائی ــ تمہارے چھپنے کے لئے تو
یہ کمرہ بھی کافی نہیں ہے اس لئے تم سیڑھیوں پر کھڑی ہو جاؤ" ــ
عمران نے کہا اور بٹر فلائی تیزی سے مڑ کر واپس سیڑھیوں کی طرف بڑھ گئی۔
عمران اور تنویر اپنی اپنی اوٹوں کی طرف بڑھ گئے۔
چند لمحوں بعد ہی دیوار سے سرر کی آواز سنائی دی اور پھر دیوار درمیان
سے پھٹ کر سائیڈوں میں غائب ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی ایک
ٹھوس جسم اور لمبے قد کا آدمی اچھل کر تہہ خانے میں آیا۔ اس کے چہرے پر
شیطانیت جیسے مجسم ہوئی نظر آرہی تھی۔ تنگ پیشانی اور چھوٹی چھوٹی
چمکدار آنکھوں کا مالک یہ شخص اپنے چہرے سے ہی سفاک، بے رحم
اور کمینہ فطرت آدمی نظر آرہا تھا۔ اس نے جینز اور جیکٹ پہن رکھی تھی۔
تہہ خانے میں داخل ہوتے ہی وہ مڑا اور اس نے ایک خاص جگہ پر
زور سے پیر مارا تو دیوار برابر ہوتی چلی گئی اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا
سیڑھیوں کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اچانک عمران ڈرم کی اوٹ سے
نکلا اور دوسرے لمحے بھوکے عقاب کی طرح سیڑھیوں کی طرف جاتے زرنکو
پر جھپٹ پڑا۔ زرنکو کے حلق سے بے اختیار چیخ سی نکلی اور اس نے
انتہائی پھرتی سے مڑنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے ہلکی سی کٹک
کی آواز کے ساتھ ہی اس کا جسم عمران کے بازوؤں میں ہی ڈھیلا پڑتا

چلا گیا اور عمران تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔
"اسے اٹھا کر اوپر لے آؤ" ـــــ عمران نے تنویر سے کہا اور خ
وہ سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔
"یہ ـــ یہ تم نے کیا کیا ہے ـــ یہ تو انتہائی طاقتور آدمی ہے
یہ تم نے کس طرح لمحوں میں اسے ختم کر دیا ہے" ـــــ بٹر فلائی
تہہ خانے میں داخل ہوتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا
"تم اوپر روشندان سے جھانک رہی تھیں اگر اسے شک پڑ جا
تو" ـــــ عمران نے کرخت لہجے میں کہا۔
"نہیں ـــ یہ خاصا اوپر تھا اس لئے جب تک یہ خاص طور پر سر ا
نہ دیکھتا یہ مجھے نہ دیکھ سکتا تھا اور میں اپنے بچاؤ کے لئے دیکھ رہی
مجھے یقین تھا کہ یہ تم دونوں کے بس کا روگ نہیں ہے اس لئے میں
فیصلہ کر لیا تھا کہ جیسے ہی یہ تم دونوں پر قابو پائے گا، میں اندر دا
ہو کر اس پر فائر کھول دوں گی" ـــــ بٹر فلائی نے جواب دیا۔
"ارے تمہارے پاس ریوالور ہے ـ میں نے تو نہیں دیکھا" ـــــ
عمران نے حیران ہو کر کہا اور بٹر فلائی نے مسکراتے ہوئے پہنی ہو
بڑے گھیر کی جیکٹ کی اندرونی جیب میں ہاتھ ڈالا ریوالور نکال لیا۔
"ارے ـــ اس تکلف کی کیا ضرورت تھی ـــــ تم بس اس پر گر
تو اس کی روح پرواز کر جاتی" ـــــ عمران نے ہنستے ہوئے کہا
"یہ اتنا بھی کمزور آدمی نہیں ہے جتنا تم نے اسے سمجھ لیا ہے ل
تم واقعی کوئی جادوگر ہو ـــــ ورنہ میں تصور بھی نہیں کر سکتی کہ ا
جیسے آدمی کا خاتمہ تم اتنی آسانی سے کر لو گے" ـــــ بٹر فلائی

نویر کے پیچھے سیڑھیاں چڑھ کر اوپر آتے ہوئے کہا۔ تنویر زرنکو کو اٹھائے
ئے آگے سیڑھیاں چڑھ رہا تھا جب کہ اس کے پیچھے بٹر فلائی اور سب
ے آخر میں عمران تھا۔
"یہ ختم نہیں ہوا ـ صرف بیہوش ہے ـــــ اگر اسے اتنی آسان
ت مارنا ہوتا تو پھر اوٹ سے ایک گولی ہی اس کی کھوپڑی توڑنے
ے لئے کافی تھی ـــــ ہم نے اس سے معلومات حاصل کرنی ہیں" ـــــ
ران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بٹر فلائی نے سر ہلا دیا۔
چند لمحوں بعد وہ سب ایک بار پھر اسی سٹنگ روم میں پہنچ چکے
ے ـ عمران کے کہنے پر تنویر نے زرنکو کو ایک کرسی پر بٹھایا اور عمران
ہ تہہ خانے سے اٹھایا ہوا رسی کا بنڈل کھول کر زرنکو کو کرسی سے
ی طرح باندھ دیا۔
"اب یہ کرسیاں ہٹا دو" ـــــ عمران نے تنویر سے کہا اور تنویر نے
سیاں ایک طرف کر دیں۔
عمران نے زرنکو کا سر ایک ہاتھ سے پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس کے
ھے پر رکھ کر اس نے اس کے سر کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر
ادیا تو ہلکی سی کٹک کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی زرنکو
یڑھی گردن سیدھی ہو گئی اور عمران پیچھے ہٹ گیا۔ زرنکو کے جسم
حرکت کے آثار نمایاں ہونے لگ گئے تھے۔
"تم جس کرسی کو مضبوط سمجھو، اس پر بیٹھ جاؤ" ـــــ عمران
ٹر فلائی سے مخاطب ہو کر کہا۔
"میں ٹھیک ہوں ـــــ تم میری فکر نہ کرو ـ لیکن یاد رکھنا کہ میں

نے اس سے انتقام لینا ہے"۔۔۔۔ بٹر فلائی نے جواب دیا اور عمرا
نے اثبات میں سر ہلا دیا اور اسی لمحے زرنکو کی کراہ سنائی دی۔ اس
آنکھیں کھل گئی تھیں لیکن ان میں ابھی شعور کی چمک مفقود تھی پھر آہ
آہستہ ان میں شعور کی چمک نمودار ہوتی گئی۔

"تم۔ تم کون ہو۔ اوہ۔ تم بٹر فلائی"۔۔۔۔ زرنکو نے
بے اختیار کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیک
بندھا ہونے کی وجہ سے ظاہر ہے صرف کسمسا کر ہی رہ گیا۔

"تم نے دیکھا زرنکو۔۔۔۔ تم اپنے آپ کو سب سے طاقتور سمج
تھے۔۔۔۔ قدرت نے تم سے بھی زیادہ طاقتور آدمی بھیج دیئے ہیں
اب تم حقیر چوہے کی طرح بے بس ہوئے بیٹھے ہو"۔۔۔۔ بٹر ف
نے آگے بڑھتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس
زرنکو کے منہ پر انتہائی نفرت بھرے انداز میں تھوک دیا مگر عمران
اُسے پیچھے ہٹنے کا اشارہ کیا۔ زرنکو کا چہرہ غصے کی شدت سے
بری طرح مسخ ہو گیا کہ جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی انتہائی کر
مخلوق ہو۔ اس کی آنکھوں سے شعلے نکلنے لگے۔

عمران نے آگے بڑھ کر اس کی جیکٹ کی سائیڈ جیب سے نظ
والا سُرخ رنگ کا رومال کھینچا اور پھر اس رومال سے اس نے خو
اس کا چہرہ صاف کر دیا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جب تک اس کا چہرہ صا
نہیں ہو گا نفسیاتی طور پر زرنکو کا ذہن نارمل نہ ہو سکے گا اور اسے مع
حاصل کرنی تھیں۔ چہرہ صاف کر کے عمران نے رومال ایک طرف کا
اور اب زرنکو کا بری طرح مسخ ہوا چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا۔

"تم۔ تم کون ہو۔۔۔۔ میرے ساتھی وہ آدمی۔۔۔۔ وہ۔۔۔۔ یہ
سب کیا ہے"۔۔۔۔ زرنکو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"زرنکو۔۔۔۔ تمہارے آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور ان کی لاشیں
دوسرے کمرے میں پڑی ہیں۔۔۔۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے۔ تم
ہمارے بارے میں کچھ نہیں جانتے اس لئے تمہیں اپنے بارے میں
کچھ بتانا فضول ہے۔۔۔۔ ہم تم سے صرف چند معلومات حاصل کرنے
آئے ہیں اور تمہاری سابقہ بیوی مادام بٹر فلائی نے ہماری مدد کی ہے
تمہیں اس کا مشکور ہونا چاہیئے کہ اس کی وجہ سے تمہارے صرف چار
ساتھی ہلاک ہوئے ہیں۔ ورنہ ظاہر ہے ہم کلب کے فرنٹ سے
اندر داخل ہو کر تم تک پہنچتے اور ہو سکتا تھا کہ اس دوران تمہارے
سارے ساتھی ہی ختم ہو جاتے"۔۔۔۔ عمران نے سنجیدہ لہجے
میں کہا۔

"کیا پوچھنا چاہتے ہو"۔۔۔۔؟ زرنکو نے ہونٹ بھینچتے ہوئے
پوچھا۔

"سنو!۔ ہمیں معلوم ہے کہ ہیڈ کوارٹر کی طرف سے برکلے کو بھیجے جانے
والے پیکٹ کو تم نے راجر کلب کے کاؤنٹر سے وصول کیا تھا۔۔۔۔ ہم
نے یہ پوچھنا ہے کہ تم نے یہ پیکٹ کہاں پہنچایا ہے"۔۔۔۔؟ عمران
نے کہا۔

"برکلے کو دیا تھا۔ وہ میری رہائش گاہ پر موجود تھا"۔۔۔۔ زرنکو
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ برکلے اب کہاں ہے"۔۔۔۔؟ عمران نے پوچھا۔

"فلوریڈا میں ہوگا اور کہاں ہو سکتا ہے ۔۔۔ وہ وہیں رہتا ہے
فلوریڈا کا کنگ ہے وہ" ۔۔۔ زرنکو نے جواب دیا۔
"اس کا اڈہ" ۔۔۔ ؟ عمران نے پوچھا۔
"مجھے نہیں معلوم ۔۔۔ میں کبھی اس کے پاس نہیں گیا۔ ویسے وہ انتہائی
مشہور آدمی ہے۔ اس لئے تم راہ جاتے کسی آدمی سے بھی پوچھو گے تو
وہ بھی تمہیں اس کا پتہ بتا دے گا" ۔۔۔ زرنکو نے جواب دیا۔
"اس کا تعلق کس تنظیم سے ہے" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔
"وہ خود ایک بہت بڑی اور بین الاقوامی تنظیم وائٹ بلڈ کا سربراہ
ہے" ۔۔۔ زرنکو نے جواب دیا۔
"اس کا حلیہ اور قد و قامت بتاؤ" ۔۔۔ عمران نے پوچھا اور زرنکو
نے تفصیل سے حلیہ بتا دیا۔
"تم اس سے کس فون نمبر پر بات کرتے ہو" ۔۔۔ عمران نے پوچھا
اور زرنکو نے جواب میں فون نمبر بتا دیا۔
"باکر ۔۔۔ دیکھو یہاں کوئی فون بھی ہے" ۔۔۔ عمران نے مڑ کر
تنویر سے کہا۔
"اسی کمرے میں ہے ۔۔۔ الماری کھولو۔ اس میں فون پیس موجود
ہے۔ پلگ لگاؤ" ۔۔۔ زرنکو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ وہ بڑے
اطمینان سے تمام سوالات کا فوری جواب دیتا چلا جا رہا تھا اور عمران سمجھ
رہا تھا کہ وہ ایسا کیوں کر رہا ہے۔ کیونکہ اسے معلوم تھا کہ اس کے ان جوابات
سے اس کے خیال کے مطابق اس پر کوئی اثر پڑتا تھا اور نہ برکلے پر۔ اس
دوران تنویر فون نکال کر میز پر رکھ چکا تھا اور پھر اس نے پلگ لگا دیا۔

"فلوریڈا کا رابطہ نمبر کیا ہے" ۔۔۔ عمران نے آگے بڑھ کر رسیور
اٹھاتے ہوئے کہا اور زرنکو نے رابطہ نمبر بتا دیا۔ عمران نمبر ڈائل کرنے
شروع کر دیئے اور ساتھ ہی اس نے تنویر کو مخصوص اشارہ کیا تو تنویر نے
آگے بڑھ کر زرنکو کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔
"یس" ۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"زرنکو بول رہا ہوں" ۔۔۔ عمران کے منہ سے زرنکو کی آواز نکلی۔
"اوہ تم ۔۔۔ کیوں کال کیا ہے" ۔۔۔ ؟ دوسری طرف سے
حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔
"ایک آدمی کو میں نے پکڑا ہے۔ وہ میرے کلب کے ایک آدمی سے
وائٹ بلڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔
اس سے میں نے پوچھ گچھ کی تو اس کا کہنا ہے کہ وہ مافیا کا آدمی ہے۔
اپنا نام ٹالبری بتا رہا ہے۔ ایکریمی ہے ۔۔۔ میں نے اس لئے
فون کیا ہے کہ آپ سے پوچھ لوں کہ اس کا کیا کرنا ہے ۔۔۔ اگر یہ
واقعی مافیا کا آدمی ہے تو پھر تو" ۔۔۔ عمران نے جان بوجھ کر فقرہ
ادھورا چھوڑتے ہوئے کہا۔
"کہاں ہے وہ آدمی" ۔۔۔ ؟ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔
"میرے سامنے کرسی پر بندھا بیٹھا ہے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔
"اس سے میری بات کراؤ" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔
"ٹالبری سپیکنگ" ۔۔۔ عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد
ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔
"تم کون ہو ۔۔۔ اور کیوں وائٹ بلڈ کے بارے میں پوچھ رہے

تھے ـــ کیا چاہتے ہو تم" ـــ؟ دوسری طرف سے انتہائی
کرخت لہجے میں کہا گیا۔

"میں کچھ نہیں بتا سکتا ـــ تم یہ باتیں مافیا کے نارتھ زون کے چیف ہنری آرنلڈ سے پوچھ لو۔ وہ خود ہی تمہیں جواب دے دیگا" ـــ عمران نے خشک لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہیلو زرنکو" ـــ دوسری طرف سے دوبارہ آواز سنائی دی۔

"یس" ـــ عمران نے اس بار زرنکو کے لہجے میں بات کرتے ہوئے جواب دیا۔

"زرنکو ـــ اس آدمی کو میرے پاس یہاں فلوریڈا بھجوا دو ـــ میں خود اس سے سب کچھ پوچھ لونگا۔ لیکن محتاط رہنا۔ مافیا کے ایجنٹ بے حد تیز ہوتے ہیں" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"کہاں بھجواؤں" ـــ؟ عمران نے پوچھا۔

"پتہ نوٹ کر لو ـــ کوٹھی نمبر چھ سات چھ۔ انگلز کالونی فلوریڈا ـــ وہاں میرے آدمی موجود ہوں گے ـــ تمہارے آدمی صرف تمہارا نام لیں گے تو میرے آدمی اس آدمی کو وصول کر لیں گے"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹھیک ہے ـــ میں انتظامات کرتا ہوں" ـــ عمران نے کہا اور دوسری طرف سے رسیور رکھ دیا گیا۔ عمران نے بھی ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا اور تنویر بھی پیچھے ہٹ گیا۔ زرنکو کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"اگر برکلے تمہیں فون کرے تو کیا اس فون پر رنگ آئے گی یا نہیں

ران نے پوچھا۔

"جب تک یہ فون آن رہے گا رنگ نہیں آئے گی ـــ لیکن نے میری آواز اور لہجے کی نقل کیسے کر لی کہ برکلے جیسا ہوشیار آدمی بھی ت محسوس نہیں کر سکا ـــ اور میں اگر تمہیں اپنی آنکھوں سے بولتے ئے نہ دیکھ رہا ہوتا تو میں بھی کبھی یقین نہ کرتا" ـــ زرنکو نے کہا ن اس سے پہلے کہ عمران اس کی بات کا جواب دیتا، میز پر رکھے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

"اس کا منہ بند کر دو ـــ یہ برکلے کی کال ہے" ـــ عمران نے راتے ہوئے کہا اور تنویر نے جلدی سے آگے بڑھ کر ایک بار پھر زرنکو ے منہ پر ہاتھ رکھ دیا اور عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"یس" ـــ عمران نے زرنکو کے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا کیونکہ ہر ہے وہ برکلے پر یہ تو ظاہر نہ کر سکتا تھا کہ اسے اس کی کال کی توقع ی۔ اس لئے اس نے زرنکو کے عام لہجے میں "یس" کہا تھا۔

"برکلے بول رہا ہوں زرنکو" ـــ دوسری طرف سے وہی آواز ائی دی۔

"اوہ۔ آپ ـــ" عمران نے کہا۔ وہ جان بوجھ کر کم سے کم الفاظ مال کر رہا تھا۔

"میں نے اس لئے کال کیا ہے کہ تمہیں ایک بار پھر خبردار کر دوں کہ آدمی کو بھیجتے ہوئے انتہائی احتیاط کرنا" ـــ برکلے نے کہا۔

"بالکل کر دوں گا ـــ میں مافیا سے تو ٹکرا ہی نہیں سکتا" ـــ عمران ے کہا۔

"اس کی فکر نہ کرو ۔ میں سب سنبھال لوں گا۔ لیکن پھر بھی تم محتا
رہنا — اوکے" — دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے سا
ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب اس کی پوری طرح تسلی ہو گئی ہو گی" — عمران نے کہا
پھر بٹر فلائی کی طرف مڑ گیا۔

"مادام بٹر فلائی! — ہمارا کام ختم ہو گیا ہے ۔ چونکہ زرنکو نے
سے تعاون کیا ہے اس لئے ہمیں تو اس پر تشدد کرنے کی ضرورت ہی
نہیں آئی — اگر تم واقعی اس سے انتقام لینا چاہتی ہو تو ہمیں
کوئی اعتراض نہیں ہے" — عمران نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا

"میں اس سے ایسا انتقام لوں گی کہ اس کی روح بھی صدیوں تک
بلبلاتی رہے گی — اس نے میری جوانی کو بیدردی سے پامال
اور پھر مجھے ٹھڈے مار کر نکال دیا — یہ انسان ہے ہی نہیں
یہ تو درندہ ہے درندہ — اور درندے بھی اتنے کمینے نہ ہوں
جتنا کمینہ یہ ہے — نجانے کتنی معصوم لڑکیاں اس کے ہاتھوں ا
کو پہنچی ہیں اور نجانے کتنے خاندان اس کے ہاتھوں تباہ ہوئے ہ
گے" — بٹر فلائی نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے سا
ہی اس نے ایک کرسی اٹھائی اور دوسرے لمحے اس نے پوری قوت
کرسی زرنکو کے سر پر دے ماری ۔ زرنکو کے حلق سے نکلنے والی چیخ
کمرہ گونج اٹھا ۔ بٹر فلائی نے کرسی اس انداز میں ماری تھی کہ زرنکو
سر پر تو صرف چوٹ لگی جب کہ کرسی ٹوٹ کر نیچے گر گئی اور دوسرے
بٹر فلائی نے یکلخت کرسی کا ٹوٹا ہوا بازو اٹھا لیا جس کا ایک سرا نیز

انی طرح بن چکا تھا ۔

"عورت ہو ناں — بے بس کر کے مار رہی ہو" — یکلخت
کو نے چیختے ہوئے کہا اور بٹر فلائی تیزی سے پیچھے ہٹ گئی ۔

"سے کھول دو — کھول دو اسے — میں دیکھتی ہوں کہ یہ
ا بہادر ہے جو ایک آدمی سے ایک لمحے میں بیہوش ہو سکتا ہے وہ
ے بہادر ہو سکتا ہے" — بٹر فلائی نے چیختے ہوئے کہا۔

"ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے مادام — کہ ہم یہ تماشہ دیکھتے
ں۔ اس لئے سوری" — عمران نے کہا اور دوسرے لمحے کٹک
آواز کے ساتھ ہی گولی زرنکو کے سینے میں گھس گئی اور زرنکو بندھی
ت میں پھڑکنے لگا ہی تھا کہ بٹر فلائی نے آگے بڑھ کر پوری قوت
ہاتھ میں پکڑے ہوئے ڈنڈے کا نوک دار سرا زرنکو کے چیخ مارنے
وجہ سے کھلے ہوئے منہ میں گھونپ دیا اور زرنکو کے جبڑے کڑاکے
ٹوٹ گئے ۔ بٹر فلائی نے تیزی سے لکڑی واپس کھینچی اور ایک
پھر اس کی دائیں آنکھ میں گھونپ دی اور پھر جس طرح مشین چل پڑتی
اس طرح بٹر فلائی کا ہاتھ چل پڑا جبکہ زرنکو اس دوران ہلاک ہو چکا
لیکن بٹر فلائی ہذیانی انداز میں چیختی ہوئی مسلسل اس پر وار کئے
جا رہی تھی ۔

"رک جاؤ — یہ مر چکا ہے" — عمران نے کہا۔

"میں اس کی لاش کی بھی بوٹیاں اڑا دوں گی — اس نے مجھے ٹھڈے
نکال دیا تھا — میں اس کے سامنے روتی رہی تھی — میں نے
کے پیر پکڑے تھے — میں نے اس کی منتیں کی تھیں —

میں نے اسے واسطے دیئے تھے لیکن یہ اُلٹا قہقہے لگا رہا تھا ــــ میں اس کو کچل دوں گی ــــ میں اس کی رُوح کو بھی کچل دوں گی میں اس کی ــــ" بٹر فلائی نے مسلسل وار کرتے اور چیختے ہوئے

لیکن عمران نے اُسے بازو سے پکڑ کر پیچھے کھینچ لیا اور دوسرے ـ بٹر فلائی نے پھینک کر بے اختیار دونوں ہاتھوں سے منہ چھپا لیا اور ہچکیاں لے لے کر رونے لگ گئی ۔

" چلو ــ یہ کس تماشے میں پھنس گئے ہو" ــــ تنویر نے بیزار ـ لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" آؤ بٹر فلائی ــ تم نے اپنا انتقام لے لیا ہے ــــ اس نے ویسے بھی مرنا ہی تھا" ــــ عمران نے تنویر کی بات کا جواب دینے بجائے بٹر فلائی سے مخاطب ہو کر کہا اور بٹر فلائی نے بے اختیار ہاتھ چ سے ہٹا لئے ۔ اس کے چہرے پر آنسوؤں اور مسکراہٹ کے تاثرات بیک وقت موجود تھے ۔

" ہاں ــ ہر ظالم نے ایک روز مرنا ہوتا ہے ــــ میں تمہا بے حد مشکور ہوں کہ تم نے مجھے انتقام لینے کا موقع دیا ــــ میری باقی زندگی سکون سے گزرے گی" ــــ بٹر فلائی نے کہا اور ع سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا ۔

تھوڑی دیر بعد وہ دونوں ایک بار پھر بٹر فلائی کی ٹیکسی میں ب کر آگے بڑھے چلے جا رہے تھے ۔

" تم اب فلوریڈا جاؤ گے" ــــ ؟ بٹر فلائی نے پوچھا ۔

" ابھی نہیں ــــ ہمارا مشن صرف معلومات حاصل کرنا تھا اور بس

مین مین مارکیٹ اتار دو" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" جب تک تم یہاں ہو ، میری ٹیکسی تمہارے لئے وقف رہے گی بغیر لارایہ کے" ــــ بٹر فلائی نے جواب دیا ۔

" شکریہ" ــــ عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد مین مارکیٹ کے ڈک کر عمران نے ٹیکسی رکوائی اور پھر نیچے اُترنے لگا ۔

" جب میری ضرورت ہو ــ تم ٹیکسی آفس فون کر دینا ۔ میں حاضر ہو جایا اں گی" ــــ بٹر فلائی نے کہا ۔

" اب جب تک تم دوبارہ شادی کر کے طلاق نہیں لے لیتی ــــ اس ت تک تو ظاہر ہے تمہاری ضرورت پیش نہیں آ سکتی" ــــ عمران نیچے اترتے ہوئے مسکرا کر کہا اور بٹر فلائی کے قہقہے سے ٹیکسی گونج ۔ وہ ایک بار پھر اپنے پرانے موڈ میں آگئی تھی اور عمران نے مسکراتے ے جیب سے ایک بڑا نوٹ نکالا اور اُسے بٹر فلائی کی گود میں پھینک تنویر کا ہاتھ پکڑے تیزی سے ہجوم میں شامل ہو گیا ۔

" اس عورت کی وجہ سے ہمیں بے حد آسانی ہو گئی ہے ۔ ورنہ شاید نی آسانی سے نہ اس زرنکو تک پہنچ سکتے اور نہ اس انداز میں ت حاصل کر سکتے" ــــ عمران نے ہجوم کے درمیان چلتے ہوئے نویر نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

" اب کیا پروگرام ہے ــــ کیا تم ایک ساتھی کو برکلے کا مطلوبہ آدمی ا ریڈا لے جاؤ گے" ــــ ؟ تنویر نے پوچھا ۔

" نہیں ــ برکلے یقیناً بلیک تھنڈر کا سُپر ایجنٹ ہو گا اور ایسے آدمی آسانی سے مطمئن ہونے والوں میں سے نہیں ہوتے ــــ فلوریڈا

یہاں سے کافی دُور ہے۔ ہمیں وہاں تک پہنچتے پہنچتے ایک دن لگ
جائے گا اور اس دوران زرنکو کی موت کی خبر اس تک پہنچ ہی جا
گی"۔۔۔ عمران نے کہا۔

"تو پھر تمہیں اُسے فون کرنے کی کیا ضرورت تھی ۔۔۔ ہم ا
وہاں پہنچ جاتے اور اُسے خبر تک نہ ہوتی"۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"برکلے کی حیثیت متعین کرنے کے لئے یہ اقدام ضروری تھا تا
غلط آدمی کے پیچھے وقت ضائع نہ کرتے پھریں ۔۔۔ کیونکہ ہوسک
برکلے بھی مڈل مین ثابت ہوتا۔ اس لئے میں نے مافیا کا نام لیا تا
معلوم ہے کہ وہ اب مافیا کے چکر میں پڑا رہے گا"۔۔۔ عمرا
کہا اور تنویر نے اس انداز میں سر ہلا دیا جیسے اب اُسے عمران کے
اقدام کی صحیح توجیہہ سمجھ میں آئی ہو۔

مارکیٹ کے دوسرے سرے سے عمران نے ٹیکسی کی بجا
لی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دونوں واپس ہوٹل پہنچ گئے۔ عم
فلوریڈا جانے کے انتظامات میں مصروف ہو گیا جب کہ تنویر دو
ساتھیوں کو اب تک ہونے والے واقعات کی تفصیل بتانے لگ

ایک دفتر کے انداز میں سجے ہوئے کمرے میں ایک بڑی میز کے پیچھے
دا لمبے قد، بھاری جسم اور بھاری چہرے کا مالک آدمی جس کے جسم پر
ک کا قیمتی سوٹ تھا ریوالونگ چیئر پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں
ٹ تھا اور سامنے میز پر قیمتی شراب کی ایک بوتل موجود تھی۔ وہ شراب
ر سگریٹ کے کش لے کر اس انداز میں کرسی پر جھول رہا تھا جیسے
ل سفر کے بعد اُسے پہلی بار آرام کرنے کا موقع ملا ہو۔ یہ بلیک تھنڈر
یجنٹ برکلے تھا اور یہ دفتر اس کے ذاتی ملکیتی ہوٹل فورسٹار کے
ں اور خفیہ تہہ خانوں میں واقع تھا۔ میز پر ایک فائل بند پڑی ہوئی تھی
ا پیشانی پر شکنیں موجود تھیں جیسے وہ شراب اور سگریٹ پینے کے
اتھ ذہنی طور پر بھی مصروف ہو کہ اچانک سامنے پڑے ہوئے چار
رنگوں کے فون سیٹس میں سے سفید رنگ کے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔
ے نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور رسیور اٹھالیا۔

"یس" ___ برکلے نے سخت لہجے میں کہا۔

"فریڈم سے بات کریں باس ___ اب اس سے رابطہ ہوسکا ہے"
دوسری طرف سے ایک مودبانہ آواز سنائی دی۔

"یس۔ بات کراؤ" ___ برکلے نے کہا۔

"ہیلو ___ فریڈم بول رہا ہوں لاکاگو سے" ___ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"برکلے بول رہا ہوں فریڈم" ___ برکلے نے کہا۔

"یس باس ___ کیا حکم ہے" ___ فریڈم نے اسی طرح مودبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مافیا کا ایک آدمی ناراک کے روسلم بار میں میری تنظیم وائٹ بلڈ کے بارے میں معلومات حاصل کر رہا تھا کہ زرنکو نے اُسے پکڑ لیا ___ اس نے بتایا کہ وہ مافیا کا آدمی ہے۔ اس نے اپنا نام ٹالبری بتایا ہے۔ میں نے فون پر اس سے خود بات کی ہے ___ اس نے مجھے مافیا کے نارتھ زون کے چیف ہنری آرنلڈ کا حوالہ بھی دیا ہے ___ میں نے اس آدمی کو فلوریڈا منگوالیا ہے ___ تم مافیا کے نارتھ زون میں کام کرتے ہو، معلوم کرکے مجھے بتاؤ کہ مافیا کو وائٹ بلڈ سے کیا دلچسپی پیدا ہوگئی ہے" برکلے نے کہا۔

"باس ___ پورے نارتھ زون میں ٹالبری نام کا کوئی آدمی سرے سے موجود ہی نہیں ہے" ___ دوسری طرف سے فریڈم نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں یقین ہے" ___ ؟ برکلے نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

"آپ کو معلوم تو ہے کہ میں نارتھ زون مافیا کے ہیڈ آفس میں کام کرتا ہوں۔ مجھے نارتھ زون کے تمام چھوٹے بڑے ایجنٹوں کے نام زبانی یاد ہیں ___ دوسری بات یہ کہ اگر ہنری آرنلڈ نے یہ کام اس آدمی کے ذمے لگایا ہوتا تو مافیا کے اصول کے مطابق اس کی باقاعدہ فائل بنتی۔ اور تمام فائلیں بھی میری ہی تحویل میں رہتی ہیں اور ان میں وائٹ بلڈ کی کوئی فائل نہیں ہے" ___ فریڈم نے جواب دیا۔

"اوہ ___ حیرت ہے ___ بہرحال تم مزید انکوائری کرو" ___ برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور برکلے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر سرخ رنگ کے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"روسلم بار" ___ دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی۔

"زرنکو سے بات کراؤ ___ میں برکلے بول رہا ہوں فلوریڈا سے"۔ برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ سر ___ میں روڈی بول رہا ہوں ___ باس زرنکو کو قتل کر دیا گیا ہے" ___ دوسری طرف سے کہا گیا اور برکلے بے اختیار کرسی سے اچھل پڑا۔

"کب کی بات ہے" ___ برکلے نے انتہائی تیز لہجے میں پوچھا۔

"ایک دن پہلے کی بات ہے ___ باس سے ملنے ایک اہم پارٹی آئی تھی۔ انہوں نے باس کو اس کے خفیہ اڈے میں کال کیا کیونکہ باس دفتر سے اٹھ کر اپنے خفیہ اڈے میں گیا تھا اور پھر واپس نہ آیا تھا۔ لیکن جب وہاں

سے کسی نے کال اٹنڈ نہ کی تو میں خود وہاں گیا ــــ وہاں باس زرنگو ایک کرسی پر رسیوں سے بندھی ہوئی حالت میں تھا۔ اس کے سینے میں گولی ماری گئی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ اس پر انتہائی بے رحمانہ انداز میں تشدد بھی کیا گیا تھا۔ ایک کرسی ٹوٹی ہوئی تھی۔ اس کرسی کی ایک نوکدار لکڑی سے باس کے جبڑے گردن تک پھٹے ہوئے اور جسم پر انتہائی بہیمانہ انداز میں زخم ڈالے گئے تھے اور اڈے میں باس کے چار ساتھی بھی گولیوں سے چھلنی پڑے ہوئے ملے ہیں جب کہ اس کا بیرونی دروازہ کھلا ہوا تھا" ــــ روڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوہ ــ زرنگو نے تو ایک روز پہلے مجھے فون کیا تھا کہ اس کے آدمیوں نے بار سے کسی ایسے آدمی کو پکڑا ہے جو وائٹ بلڈ کے بارے میں انکوائری کر رہا تھا اور زرنگو نے اس آدمی سے میری بات بھی کرائی تھی" ــــ برکلے نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایسا آدمی اگر پکڑا جاتا تو مجھے ضرور علم ہوتا جناب! ــــ کیونکہ میں بار انچارج ہوں۔ البتہ سپیشل فون وہاں اڈے پر لنکڈ حالت میں پڑا ہوا ملا ہے اور جب یہ فون لنکڈ ہو تو پھر باس کو ہونے والی کال اس فون پر جاتی ہے" ــــ روڈی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"قاتلوں کا کچھ پتہ چلا" ــــ ؟ برکلے نے پوچھا۔

"نہیں جناب! ــ ہم تلاش کر رہے ہیں" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"او کے" ــــ برکلے نے کہا اور ایک جھٹکے سے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کے چہرے پر اب شدید تشویش کے آثار ابھر آئے تھے۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے ــــ یہ کون لوگ ہیں" ــــ ؟ برکلے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ یکلخت ایک خیال کے آتے ہی بری طرح چونک پڑا۔

"اوہ ــ اوہ ــ کہیں یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی کارگزاری نہ ہو ــ وہ واپس آ گئے ہوں" ــــ برکلے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تیزی سے وہی سفید رنگ والے فون کا رسیور اٹھایا اور اس کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس وائلڈ کلب" ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی ایک آواز سنائی دی۔

"برکلے بول رہا ہوں کولس" ــــ برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"اوہ ـ یس باس" ــــ دوسری طرف سے چونکتے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

"تم نے پاکیشیائی ایجنٹ عمران اور اس کے ساتھیوں کی واپسی کی تصدیق کی تھی ناں" ــــ برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کہاں تک چیک کیا تھا تم نے انہیں" ــــ ؟ برکلے نے پوچھا۔

"ریڈو ایئرپورٹ تک باس! ــــ جہاز وہاں رکا تھا اور وہ لوگ لاؤنج میں آئے تھے لیکن پھر میرے آدمیوں کے سامنے دوبارہ جہاز پر سوار ہوئے اور پھر جہاز روانہ کر کے ہی میرے آدمی واپس آئے تھے اور آپ کو تو معلوم ہے کہ یہ ایکریمیا کا آخری ایئرپورٹ ہے" ــــ کولس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اب تم اس سے آگے بلکہ پاکیشیا تک انہیں چیک کرو۔ فلائٹ ریکارڈ سے تمہیں اس کا علم ہو جائے گا ۔۔۔ اور پھر مجھے فوری رپورٹ کرو۔ کہ یہ لوگ کہیں راستے میں اترے ہیں یا پاکیشیا پہنچ گئے تھے" ۔۔۔ برکلے نے کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور برکلے نے رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسی سفید فون کی گھنٹی بج اٹھی اور برکلے نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ۔۔۔ برکلے نے کہا۔

"کولس بات کرنا چاہتا ہے باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔۔ بات کراؤ" ۔۔۔ برکلے نے کہا۔

"ہیلو باس! ۔۔ کولس بول رہا ہوں باس! ۔۔۔ انتہائی حیرت انگیز انکشاف ہوا ہے ۔۔۔ یہ لوگ میکسیکو کے ایئرپورٹ پوٹیلا پر ڈراپ ہو گئے تھے اور باس! ۔۔۔ میں نے جو ریکارڈ چیک کیا ہے اس کے مطابق دو روز بعد ایک عورت اور چار مرد جو ایکریمی تھے اکٹھے پوٹیلا سے ایک فلائٹ کے ذریعے واپس ناراک پہنچے ۔۔۔ ان کے بارے میں جو تفصیلات مجھے پوٹیلا سے ملی ہیں ان کے مطابق ان پانچوں کے قد و قامت بالکل ویسے ہی تھے" ۔۔۔ کولس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"ان کے نام، حلیے اور قد و قامت سیکرٹری کو نوٹ کرا دو" ۔۔ برکلے نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"ہونہہ ۔۔ تو یہ چیف آف سیکرٹ سروس کی کال اور ان لوگوں کی واپسی سب فراڈ ہے ۔۔ یہ لوگ واپس آ گئے ہیں" ۔۔۔ برکلے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر دس منٹ بعد اس نے دوبارہ سفید فون کا رسیور اٹھایا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"سنو! ۔۔ کولس نے جو نام اور حلیے بتائے ہیں وہ ناراک میں گیلارڈ کو نوٹ کرا دو اور اسے کہو کہ وہ فوری حرکت میں آ جائے اور معلوم کرے کہ یہ لوگ ناراک ایئرپورٹ پر اترنے کے بعد کہاں گئے اور اب کہاں موجود ہیں اور مجھے فوری رپورٹ دے ۔۔۔ گیلارڈ کو بتا دینا کہ وہ زیادہ سے زیادہ دو گھنٹوں کے اندر یہ معلومات حاصل کر کے مجھے رپورٹ دے" ۔۔۔ برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور برکلے نے رسیور رکھ دیا اور پھر اس نے ایک بار پھر سامنے پڑی ہوئی بند فائل کھولی اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ یہ وہی فائل تھی جو اس نے زرنکو کے ذریعے جوپیٹر سے منگوائی تھی اور فائل دیکھتے ہی اس کے ذہن میں اچانک ایک خیال آیا اور وہ چونک پڑا کہ اگر زرنکو کے قاتل عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو اس کا مطلب ہے کہ انہیں جوپیٹر سے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ اس نے فائل کہاں بھیجی تھی اور وہاں سے انہیں زرنکو کے متعلق معلومات ملی ہوں گی۔ اس نے جلدی سے ایک بار پھر وہی سفید رنگ والے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں کہا گیا۔

"گیلارڈ کو احکامات پہنچا دیئے ہیں"۔۔۔ برکلے نے پوچھا۔

"یس باس"۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ناراک میں جوپیٹر کو تلاش کر کے میری اس سے فوری طور پر بات کراؤ"۔۔۔ برکلے نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ دس منٹ بعد سفید فون کی گھنٹی بج اٹھی اور برکلے نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس"۔۔۔ برکلے نے کہا۔

"ماسٹر جوپیٹر سے بات کیجئے جناب"۔۔۔ دوسری طرف سے اس کے سیکرٹری نے کہا۔

"ہیلو۔۔۔ برکلے بول رہا ہوں"۔۔۔ برکلے نے کلک کی آواز سنتے ہی کہا۔

"جوپیٹر بول رہا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف سے جوپیٹر کی آواز سنائی د

"جوپیٹر۔۔۔ عمران اور اس کے ساتھی تم سے ٹکرائے تھے"۔۔۔؟ برکلے نے پوچھا۔

"ٹکرائے تھے کا کیا مطلب!۔۔۔ میں سمجھا نہیں"۔۔۔ جوپیٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ایک پارٹی اس پیکٹ کے بارے میں معلومات کرتی ہوئی راج کلب پہنچی ہے جو تم نے میرے کہنے پر راج کلب کے کاؤنٹر پر پہنچایا تھا۔۔۔ میرا مطلب ہے علی عمران والی فائل۔۔۔ میں نے وہاں سے وہ پیکٹ روسلم بار کے زرنکو کے ہاتھ منگوایا تھا اور اب مجھے اطلاع ملی ہے کہ زرنکو کو اس کے خفیہ اڈے میں کرسی سے باندھ کر اس پر انتہائی بھیانک تشدد کیا گیا ہے اور پھر اسے گولی مار دی گئی ہے۔۔۔ میں نے مزید رپورٹیں

بھی حاصل کی ہیں۔ ان رپورٹس کے مطابق عمران اور اس کے ساتھی پاکیشیا نہیں پہنچے بلکہ وہ میکسیکو کے ایئرپورٹ پوٹیلا پر ڈراپ ہو گئے تھے اور پھر دو روز بعد نئے ناموں اور میک اپ کے ساتھ واپس ناراک پہنچے ہیں۔۔۔ میں نے تمہیں اس لئے فون کیا ہے کہ اس فائل کے متعلق صرف تم جانتے تھے یا میں۔۔۔ پھر انہیں کس طرح اس فائل کے میرے پاس پہنچنے کا علم ہو گیا"۔۔۔؟ برکلے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔۔۔ حیرت ہے۔۔۔ انتہائی حیرت ہے۔۔۔ مجھ سے تو کوئی نہیں ملا اور نہ ہی میرے کسی آدمی سے وہ ٹکرائے ہیں"۔۔۔ جوپیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر بھی انہیں کہیں نہ کہیں سے علم ضرور ہوا ہے۔۔۔ تم اس بارے میں ضرور تحقیقات کرو۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ آدمی جو پیکٹ لے کر راج کلب گیا تھا وہ ان کے ہاتھ لگ گیا ہو۔۔۔ یا پھر وہ لوگ جنہیں تم نے احکامات دیئے ہوں گے"۔۔۔ برکلے نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔۔۔ میں ضرور تحقیقات کروں گا بلکہ اب میں دوبارہ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں بھی معلومات حاصل کرتا ہوں"۔ جوپیٹر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"وہ لوگ اب میرے پیچھے پڑ گئے ہیں اور میں نے ان کی چیکنگ کا انتظام کر لیا ہے اس لئے اب تمہارے میدان میں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں انہیں خود ہی سنبھال لوں گا"۔۔۔ برکلے نے کہا۔

"ٹھیک ہے"۔۔۔ دوسری طرف سے جوپیٹر نے جواب دیا اور برکلے

نے گڈ بائی کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد سفید فون کی گھنٹی بج اٹھی اور برکلے نے رسیور اٹھا لیا۔

"یس" ـــــ برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس! ـــ گیلارڈ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے" ـــــ دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"یس ۔ بات کراؤ" ـــــ برکلے نے کہا۔

"ہیلو باس! ـــ گیلارڈ بول رہا ہوں" ـــــ چند لمحوں بعد ایک دوسری آواز سنائی دی۔

"یس ۔ کیا رپورٹ ہے" ـــــ؟ برکلے نے پوچھا۔

"باس! ـــ یہ گروپ ایئرپورٹ سے ایک ٹیکسی میں بیٹھ کر ہوٹل انٹرنیشنل پہنچا ہے۔ پھر دو آدمی ہوٹل سے کافی دیر تک غائب رہے ہیں ـــــ اس کے بعد یہ گروپ ہوٹل چھوڑ کر سپیشل فلائٹ سے فلوریڈا روانہ ہو گیا ہے" ـــــ گیلارڈ نے جواب دیا۔

"کب روانہ ہوئے ہیں" ـــــ؟ برکلے نے ہونٹ بھینچ کر پوچھا

"جناب! ـــ کل رات کی سپیشل فلائٹ سے ـــــ وہ پہنچ چکے ہوں گے" ـــــ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

"کیا انہی حلیوں اور کاغذات میں روانہ ہوئے ہیں جن کی تفصیلات تمہیں بتائی گئی تھیں" ـــــ؟ برکلے نے پوچھا۔

"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے گیلارڈ نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ برکلے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس رسیور رکھ دیا۔

"تو یہ بات اب طے ہو گئی کہ عمران اور اس کے ساتھی واپس ناراک پہنچے اور پھر وہاں سے میرا کلیو حاصل کر کے وہ اب فلوریڈا پہنچ چکے ہیں ـــــ گڈ ـــ اس کا مطلب ہے کہ اس عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت آخر کار میرے ہی ہاتھوں لکھی ہوئی ہے" ـــــ برکلے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے سفید فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"ہیرلڈ سے میری بات کراؤ فوراً" ـــــ برکلے نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد گھنٹی بج اٹھی۔

"یس" ـــــ برکلے نے ایک بار پھر رسیور اٹھاتے ہوئے کہا۔

"ہیرلڈ سے بات کیجئے باس" ـــــ دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو باس! ـــ ہیرلڈ بول رہا ہوں" ـــــ چند لمحوں بعد ایک اور مردانہ آواز سنائی دی۔

"ہیرلڈ ـــ سیکرٹری سے ایک عورت اور چار مردوں کے نام، حلیے اور دوسری تفصیلات حاصل کر لو ـــــ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں اور مجھے تلاش کرتے ہوئے ناراک سے ایک سپیشل فلائٹ پر فلوریڈا پہنچے ہیں۔ یہ لوگ میک اپ کے بھی ماہر ہیں اور انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں تم پوری تنظیم کو ان کی تلاش پر لگا دو اور ان میں سے جو بھی نظر آئے اسے ایک لمحہ ضائع کئے بغیر گولیوں سے اڑا دو ـــــ کسی تصدیق وغیرہ یا ان کی گرفتاری وغیرہ کے چکر میں ہرگز نہ پڑنا۔ جو مشکوک آدمی نظر

آئے اُڑا دو ـــــ ایئر پورٹ سے معلومات حاصل کر لینا۔ یہ ایئر پورٹ سے یقیناً کسی ٹیکسی میں بیٹھ کر کسی ہوٹل میں ہی پہنچے ہوں گے۔ اور میرا خیال ہے کہ انہیں یہ توقع نہ ہو گی کہ مجھے ان کی یہاں آمد کے بارے میں اور ان کے حلیوں اور قد و قامت کی تفصیلات مل چکی ہیں اس لئے یہ غفلت میں ہوں گے اس کے باوجود تم نے پوری طرح محتاط رہنا ہے ـــــ میں اب سپیشل پراجیکٹ پر جا رہا ہوں تم نے مجھے رپورٹ اب ایکس سی ٹرانسمیٹر پر دینی ہے ـــــ سمجھ گئے ہو" ـــــ برکلے نے اُسے تفصیلی ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے ہیرلڈ نے جواب دیا۔

"مجھے ہر صورت اور ہر قیمت پر ان لوگوں کی لاشیں چاہئیں ـــــ چاہے اس کے لئے تمہیں پورا شہر ہی کیوں نہ اڑانا پڑ جائے" ـــــ برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس باس! ـــــ آپ بے فکر رہیں ـــــ مورس میں یہ مجھ سے چھپ نہیں سکتے" ـــــ ہیرلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور برکلے نے رسیور رکھ دیا۔

"یہ عمران کو ہلاک کرنے کا شاندار موقع ہے ـــــ ایس۔ ایچ کے نزدیک تو وہ واپس پاکیشیا جا چکا ہے" ـــــ رسیور رکھ کر برکلے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور چند منٹ بعد ہی اس نے ایک بار پھر سفید فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

"ہیرلڈ کو نام اور حلیئے وغیرہ لکھوا دیئے ہیں ـــــ برکلے نے پو

یس باس" ـــــ سیکرٹری نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

او۔ کے ـــــ اب میری ہدایات سُن لو ـــــ میں اب ان لوگوں خاتمے تک سپیشل پراجیکٹ پر رہوں گا۔ اگر کوئی اہم اور ایمرجنسی لہ ہو تو تم نے مجھے ایکس۔ سی ٹرانسمیٹر پر کال کرنی ہے اور میں بھی ے اسی ٹرانسمیٹر پر ہی رابطہ کروں گا ـــــ او۔ کے" ـــــ برکلے کہا۔

یس باس" ـــــ سیکرٹری نے جواب دیتے ہوئے کہا اور برکلے نے پر رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔ پھر میز پر پڑی علی عمران کی فائل اٹھا ں نے میز کی دراز میں رکھی اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔ ایک نظر کو دیکھنے کے بعد وہ تیز تیز قدم اٹھاتا بیرونی دروازے کی طرف گیا۔

سپیشل فلائٹ نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو آٹھ گھنٹے
کی مسلسل پرواز کے بعد فلوریڈا کے بڑے اور مرکزی شہر مورس کے ایئرپورٹ
پر اتار دیا۔ چونکہ ان کے پاس کاغذات مکمل تھے اور مزید کوئی ایسی چیز
بھی نہ تھی جس کی وجہ سے کسی کو کوئی اعتراض ہوتا۔ اس لئے سارے مراحل
وہ تیزی سے مکمل کر کے ایئرپورٹ کی عمارت سے باہر آگئے۔

"آؤ" ـــــ عمران نے سیڑھیوں پر رک کر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے
کہا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ بائیں طرف کو بڑھنے لگا جدھر بڑی بڑی
دکانیں تھیں۔

"ٹیکسی اسٹینڈ تو دائیں طرف ہے" ـــــ جولیا نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ برکلے کا شہر ہے اور وہ بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ہے اس لئے
ہمیں یہاں ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہوگا۔ ورنہ کسی بھی لمحے کسی طرف سے
ہونے والی فائرنگ ہمارا خاتمہ بالخیر کر سکتی ہے ـــــ ان ملکوں میں
ٹیکسیوں کا نظام ایسا ہے کہ انتہائی آسانی سے معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں

...نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تو کیا بس میں سفر ہوگا" ـــــ صفدر نے پوچھا۔

"ہاں! ـــــ ہم یہاں شہر میں بھی نہیں رہیں گے نواحی علاقے براڈلے
...ں گے" ـــــ عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بس میں بیٹھے
...کے درمیان سے گزر رہے تھے۔ عمران کی ہدایت کے مطابق بس سٹاپ
...خریدے جانے والے اخبارات ان سب نے اپنے چہروں کے
...اس طرح پھیلا رکھے تھے جیسے وہ اخبار پڑھنے میں انتہائی مصروف
...ں۔ بس میں کئی دوسرے مسافر بھی ان کی طرح اخبار پڑھنے میں
...روف تھے کیونکہ ایکریمیا میں رواج ہی یہی تھا۔ اخبار پڑھنے کے
...لوگ اپنا وقت ضائع نہ کرتے تھے بلکہ سفر کے دوران زیادہ اخبار
...جاتا تھا۔ اس طرح ان کے حلیئے بھی چھپ نہ ہو سکتے تھے۔
... ایک گھنٹے تک مختلف سٹاپس پر رکنے کے بعد بس شہر کی
...سے باہر آگئی اور اب اس کا رخ نواحی علاقے براڈلے کی طرف
...۔ براڈلے ایک بڑا سا قصبہ نما شہر تھا جو مورس سے ملحقہ تو تھا لیکن
...کا سارا فیکٹری ایریا تھا اس لئے وہاں ان فیکٹریوں میں کام
...نے والے افراد کی اکثریت رہتی تھی۔ مورس کے رہنے والے کم ہی
...کا رخ کیا کرتے تھے۔ ایک گھنٹے بعد بس براڈلے کے سٹاپ
...لی اور چونکہ یہ اس بس کا آخری سٹاپ تھا اس لئے بس رکتے
...سارے مسافر اٹھ کھڑے ہوئے۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی
...سے نیچے اتر آئے اور عمران پیدل چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔
...کے ساتھی خاموشی سے اس کی پیروی کر رہے تھے۔ تھوڑی دیر

بعد وہ ایک شاپنگ مارکیٹ کے بڑے سے گیٹ میں داخل ہو گئے۔ مارکیٹ خاصی بڑی تھی اور اس میں تقریباً ہر قسم کے سامان کی بڑی بڑی دکانیں موجود تھیں۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اِدھر اُدھر پھرنے کا اشارہ کیا اور خود وہ الیکٹرونکس کی دکان کی طرف بڑھ گیا۔

"جی صاحب" ـــــ سیلز مین نے کاروباری انداز میں مسکراتے ہوئے عمران کے قریب آنے پر پوچھا۔

"اڈے سکاٹ دفتر میں ہے" ـــــ ؟ عمران نے پوچھا اور سیلز مین چونک پڑا۔

"یس سر ـــ مگر آپ مجھے حکم دیں ـــ میں آپ کی خدمت کے لئے تیار ہوں" ـــــ سیلز مین نے کہا۔

"مجھے اس سے ضروری کام ہے" ـــــ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ اچھا ـــ دائیں ہاتھ پر چلے جائیں۔ آخر میں ان کا دفتر ہے" سیلز مین نے کہا اور ایک اور گاہک کی طرف متوجہ ہو گیا۔ عمران اس راہداری پر آگے بڑھ گیا جس کے متعلق سیلز مین نے بتایا تھا۔ دروازے کے باہر اڈے سکاٹ کے نام کی تختی بھی موجود تھی۔ وہ فون پر کسی سے بات کرنے میں مصروف تھا۔

عمران نے دروازے کو دھکیل کر کھولا اور اندر داخل ہو گیا۔ اس کے باوجود اڈے سکاٹ نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور پھر میز کی دوسری طرف موجود کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کر دیا۔ جب کہ وہ خود اسی طرح فون پر بات چیت میں مصروف رہا۔ چند لمحوں بعد اس نے رسیور رکھ دیا۔

"یس سر ـــ حکم فرمایئے۔ میں آپ کی کیا خدمت کر سکتا ہوں"۔ اڈے سکاٹ نے عمران کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

"کیا تمہیں روتھ کی خدمت سے فرصت مل گئی ہے جو اب دوسروں کی خدمت کرنے لگے ہو" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اڈے سکاٹ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب ـــ آپ کون ہیں" ـــــ اڈے سکاٹ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات اُبھر آئے تھے۔

"یہ بات روتھ سے پوچھ لو کہ اس نے کس کو اپنا بھائی بنایا تھا" ـــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"روتھ کا بھائی ـــ میں سمجھا نہیں۔ یہ آپ بار بار میری وائف کا نام لے رہے ہیں ـــ آپ پلیز کھل کر بات کریں" ـــــ اڈے سکاٹ نے اس بار قدرے تلخ لہجے میں کہا۔

"میں نے بھائی کہا ہے ـــ کچھ اور تو نہیں کہا کہ تم اس قدر سیخ پا ہو رہے ہو" ـــــ عمران نے اس بار مسکراتے ہوئے اپنی اصل آواز میں کہا تو اڈے سکاٹ بھاری وجود کا ہونے کے باوجود بے اختیار کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"کیا ـــ کیا ـــ یہ آواز تو عمران کی ہے ـــ کیا ـــ اوہ ـــ" اڈے سکاٹ کی حالت دیکھنے والی تھی۔

"شکر ہے کہ تمہاری یادداشت ابھی قائم ہے ـــ ورنہ مجھے تو خدشہ تھا کہ اتنے عرصے میں کہیں روتھ کی جوتیوں نے تمہارے سر کے بالوں

کے ساتھ ساتھ عقل بھی غائب نہ کر دی ہو" ــــــ عمران نے جواب

"اوہ ــ اوہ عمران تم ــ اور اس طرح اچانک ۔ اوہ" ــــ
اڈے سکاٹ نے بے اختیار چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے وہ میز کی
دوسری طرف سے نکل کر اس طرح عمران کی طرف جھپٹا جیسے اس کی گردن
دبا کر اسے ختم کر دے گا۔ عمران اچھل کر کھڑا ہوا ہی تھا کہ اڈے سکاٹ
نے بے اختیار بازو پھیلائے اس سے لپٹ گیا۔

"تم ــ تم عمران ــــ اوہ تم یہاں اس طرح ــــ اوہ ــــ اوہ ۔
کس قدر خوش قسمت دن ہے کہ میں ایک بار پھر اپنے محسن سے مل رہا ہوں"
اڈے سکاٹ نے عمران کو بھینچتے ہوئے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا

"ارے ارے ــ میں کمزور آدمی ہوں ــــ ارے میری پسلیاں"
عمران نے جان بوجھ کر اس طرح بھنچے بھنچے لہجے میں کہا جیسے اُسے
تکلیف ہو رہی ہو اور اڈے سکاٹ بے اختیار اُسے چھوڑ کر پیچھے ہٹ
گیا لیکن اس کا چہرہ بُری طرح پھڑپھڑا رہا تھا اور آنکھوں میں مسرت کی
بے پناہ چمک تھی۔

"کب آئے ــــ کیسے آئے ــــ کیوں آئے" ــــ اڈے سکاٹ
نے ایک بار پھر اس کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ وہ شاید فرطِ مسرت سے
ایک بار پھر اس سے گلے ملنا چاہتا تھا۔

"بس بس ــ اب میری پسلیاں مزید دباؤ برداشت نہ کر سکیں گی
اور سنو ــــ فی الحال اپنے یہ تین سوالات معطل سمجھو ــــ میرے ساتھی
باہر موجود ہیں اور وہ اب تک کاؤنٹروں پر گھوم گھوم کر مارکیٹ سٹاف کی
نظروں میں مشکوک ہو چکے ہوں گے اس لئے فوری طور پر مجھے ایسی جگہ

بتا دو جہاں ہم کچھ روز اطمینان سے رہ سکیں ــــ پھر تفصیل سے
باتیں ہوں گی" ــــ عمران نے کہا۔
"اوہ ــ تو یہ بات ہے" ــــ سکاٹ نے کہا اور گھوم کر وہ واپس مڑا
اس نے اپنی کرسی کے عقب میں موجود ایک الماری کھولی اور اس میں
سے ایک کانفیڈنشل باکس نکال کر اس نے میز پر رکھا۔ کوٹ کی جیب سے
چابی نکال کر اس نے باکس کھولا اور اس کے ایک خفیہ خانے سے اس
نے چابیوں پر مشتمل ایک رنگ نکالا جس کے ساتھ باقاعدہ لوہے کی
چھوٹی سی پلیٹ بھی منسلک تھی۔
"وائٹ سائکس کالونی کی کوٹھی نمبر بارہ تمہارے لئے ہر لحاظ سے ٹھیک
رہے گی ــــ اسلحہ ۔ دو کاریں ۔ کھانے پینے کا سامان ــــ میک اپ
کا سامان ۔ سب کچھ موجود ہے اس میں" ــــ سکاٹ نے رنگ
عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔
"اپنے آفس کا فون نمبر اور اپنی رہائش گاہ کا فون نمبر بھی بتا دو ــــ فی الحال
ہماری بات چیت فون پر ہی ہو گی" ــــ عمران نے کی رنگ لیتے
ہوئے کہا اور سکاٹ نے جیب سے بٹوہ نکالا اور پھر بٹوے سے ایک
کارڈ نکال کر عمران کے ہاتھ پر رکھ دیا۔
"بے حد شکریہ ــ فی الحال بھابھی روتھ سے بات نہ کرنا ــــ
ــــ عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔
تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ مارکیٹ میں موجود گاہکوں کے ہجوم میں پہنچ چکا
تھا۔ اس نے ہاتھ لہرا کر مخصوص انداز میں اپنے ساتھیوں کو باہر آنے کا
اشارہ کیا اور وہ تیزی سے مین گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ ایک ایک کر کے اس

کے ساتھی بھی باہر آ گئے۔ عمران نے مارکیٹ سے باہر ایک بک سٹال
نقشہ خریدا اور پھر اُسے جیب میں ڈال کر وہ پیدل ہی آگے بڑھ گیا۔
"کیا ہوا ـــ تم نے خاصی دیر لگا دی" ـــ جولیا نے قریب
آتے ہوئے پوچھا۔
"رہائش کے لئے ایک خفیہ اڈہ چاہیئے تھا۔ وہ مل گیا ہے"۔
عمران نے کہا اور پھر وہ ایک تنگ سی گلی میں داخل ہو گیا۔ اس کے
ساتھی بھی ادھر ہی آ گئے۔ عمران نے جیب سے نقشہ نکالا اور اُسے
کراس میں وائی ساکس کالونی تلاش کرنے میں مصروف ہو گیا۔
"آؤ ـــ نزدیک ہی ہے۔ پیدل چلیں گے لیکن سب لوگ ا
دوسرے سے علیحدہ رہیں گے ـــ ہو سکتا ہے کہ بریکلے نے اس
قصبے کو بھی چیکنگ ایریے میں شامل کر رکھا ہو" ـــ عمران نے
نقشہ تہہ کر کے جیب میں ڈالتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور
واپس سڑک کی طرف مڑ گیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے تک مختلف علاقو
میں گھومنے کے بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہوا۔ یہ نوتعمیر
کالونی تھی اس لئے اس میں بنی ہوئی کوٹھیوں کی تعداد کم تھی
درمیان میں خالی پلاٹس کی زیادہ تھی اور شاید یہی وجہ تھی کہ یہاں
پر اکا دکا کاریں اور فٹ پاتھ پر چند لوگ ہی چلتے نظر آ رہے تھے
بارہ کے گیٹ پر رک کر عمران نے جیب سے سکاٹ کا دیا ہوا کی
نکالا اور چند لمحوں میں اس نے سائیڈ گیٹ پر لگا ہوا تالا کھول کر
دھکیلا اور اندر داخل ہو گیا۔ گیٹ اس نے کھلا چھوڑ دیا اور آگے عمارت
طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے وہ سب کوٹھی میں پہنچ

واقعی ان کی ضرورت کی ہر چیز موجود تھی۔
ہے ـــ تم اس قدر دور دراز علاقوں میں بھی ایسے آدمی
بن کی مدد سے اس قدر جلد ایسی رہائش گاہیں مہیا ہو جاتی
ـــ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔
ت بنانے پڑتے ہیں ـــ تمہاری طرح نہیں کہ بنے بنائے
ہر وقت بگاڑنے کے موڈ میں رہتی ہو" ـــ عمران
ہوئے کہا۔
للب ـــ کیا یہ کوٹھی ـــ" جولیا نے چونک کر کہا
ادھورا چھوڑ دیا۔
بے حد وسیع القلب اور بے حد پیار کرنے والی خاتون ہے"۔
اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت آگ کی
اٹھا۔
یہ ـــ تو تمہاری شیطانیت اور کمینگی یہاں تک بھی پھیلی ہوئی
ـــ جولیا نے کاٹ کھانے والے لہجے میں کہا۔
ارے ـــ اس میں شیطانیت اور کمینگی کہاں سے داخل
ـــ روتھ بیچاری تو انتہائی نیک دل اور نیک فطرت خاتون
ـ مم ـ مم ـــ میرا مطلب ہے روتھ سکاٹ ـــ میری
بھابی" ـــ عمران نے جولیا کے چہرے پر یکلخت بدلتے
تار دیکھ کر کہا۔
ہی ـــ کیا مطلب! ـــ یہ سکاٹ تمہارا بھائی کہاں سے
ـــ جولیا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بھائیوں سے بڑھ کر ہے ——— اس مارکیٹ میں اس کا
کا بہت بڑا کاروبار ہے۔ پہلے ناراک میں ملازمت کرتا تھا
والد یہاں کا لارڈ تھا۔ وہ بڑا مشہور شکاری تھا اور شکار کے لئے
پاکیشیا آتا جاتا رہتا تھا۔ ڈیڈی سے اس کے خاصے پرانے تعلقات
تھے اس لئے سکاٹ اور اس کی والدہ ہمارے ہاں ہی ٹھہرا کر
تھے ——— سکاٹ تقریباً میرا ہم عمر ہے اس لئے ہمارے
بڑی دوستی تھی۔ پھر سکاٹ میرے ساتھ آکسفورڈ میں بھی پڑھتا
اس کا رجحان چونکہ بچپن سے ہی بزنس کی طرف تھا اس لئے
نے بزنس ایڈمنسٹریشن میں آکسفورڈ یونیورسٹی سے ڈگری لی۔ کافی
تک ناراک کی بڑی بڑی کمپنیوں کے انتظامی عہدوں پر کام کرتا
والد کے انتقال کے بعد وہ مستقل طور پر یہاں شفٹ ہو گیا اور یہاں
اس نے الیکٹرونکس کا بزنس شروع کر دیا ——— جس مارکیٹ
ہم گئے تھے وہ اس کی ذاتی ملکیت ہے اس کی بیوی روتھ اس
کزن ہے ——— سکاٹ بڑا رومانٹک سا نوجوان ہے اس
ناراک میں اس کی دلچسپیوں کے بڑے چرچے رہتے تھے لیکن اس
والد ——— ڈیڈی کی طرح انتہائی سخت گیر انسان ——— چنانچہ
سکاٹ کو ساری دلچسپیاں چھوڑ کر روتھ سے شادی کرنا پڑی اور
حقیقتاً روتھ ہی اس کے لئے سب سے بڑی دلچسپی بن گئی۔ اس
شادی میں ہمارا سارا خاندان شریک ہوا تھا ——— سکاٹ نے
کرنے کے ساتھ ساتھ منشیات کے خلاف بھی ایک بڑی تنظیم بنائی
ہے لیکن اس کا دائرہ کار صرف براڈلے تک ہی محدود ہے

وجہ سے براڈلے میں حالانکہ اکثریت لیبر طبقے کی ہے لیکن یہاں
منشیات کی بڑی سے بڑی تنظیم کے پیر بھی نہیں جم سکے حتیٰ کہ مافیا نے
بھی سکاٹ کی وجہ سے براڈلے کو اپنے بزنس کے لئے خطرناک علاقہ
قرار دیا ہوا ہے ——— میں نے براڈلے آنے کا پروگرام ہی سکاٹ
کی خاطر بنایا تھا کیونکہ یہاں اس کی وجہ سے ہمیں ایسی سہولیات مل
سکتی تھیں جن کی وجہ سے ہم بلیک تھنڈر جیسی بین الاقوامی تنظیم کے
خلاف کام کر سکیں" ——— عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو
جولیا کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔
"میں روتھ سے ضرور ملوں گی ——— کہاں رہتی ہے وہ" ——— ؟
جولیا نے کہا۔
"سکاٹ کے دل میں" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب
اور کمرہ ساتھیوں کے قہقہوں سے گونج اٹھا۔ جولیا بھی بے اختیار
ہنس پڑی۔
اور پھر اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات چیت ہوتی، میز
پر موجود ٹیلیفون کی گھنٹی بج اٹھی اور وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔
"سکاٹ کی کال ہو گی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور
رسیور اٹھا لیا۔
"یس" ——— عمران نے بدلے ہوئے لہجے میں کہا۔
"اڈے سکاٹ بول رہا ہوں" ——— دوسری طرف سے سکاٹ کی
آواز سنائی دی۔
"ارے کہیں کرایہ مانگنے کے لئے تو فون نہیں کر دیا ——— یار اب

اتنے بھی کاروباری نہ بنو ۔۔۔ کچھ تو پرانے تعلقات کا بھی لحاظ کر لیا کرتے ہیں" ۔۔۔ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں کہا۔

"تم سے کرایہ تو روتھ لے گی ۔۔۔ تم نے مجھے منع کر دیا ہے ورنہ اگر اسے معلوم ہو جاتا تو اب تک وہ تمہارے پاس پہنچ بھی چکی ہوتی میں نے تو اس لئے فون کیا ہے کہ رہائش گاہ پسند آئی ہے یا نہیں. اگر نہیں تو کسی اور جگہ کا بندوبست کروں" ۔۔۔ دوسری طرف سے سکاٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"رہائش گاہ مجھے تو کم البتہ میرے ساتھیوں کو زیادہ پسند آئی ہے اور مجھے معلوم ہے کہ روتھ نے تمہاری شکایتوں کی ایک طویل لسٹ بنا رکھی ہوگی لیکن فی الحال میں تمہارے ساتھ بنا کر رکھنا چاہتا ہوں" عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے ایک بار پھر زوردار قہقہہ بلند ہوا۔

"عمران! ۔۔۔ خدا کے لئے روتھ کو پہلے کی طرح الٹی پٹی نہ پڑھا دینا ۔۔۔ پچھلی بار بھی مجھے اسے منانے کے لئے ناک سے سات لکیریں نکالنی پڑی تھیں" ۔۔۔ سکاٹ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ارے ۔۔۔ اسی لئے تمہاری وہ ہاتھی کی سونڈ جیسی ناک متناسب نظر آ رہی تھی ۔۔۔ چلو اس بار سیدھی پٹی پڑھا دونگا اور روتھ سات لکیریں نکالے گی۔ مگر مسئلہ یہ ہے کہ روتھ کی ناک پہلے ہی اس قدر مختصر ہے کہ اگر دوسری تیسری لکیر میں ہی گھس گھسا کر غائب ہو گئی تو تمہیں بے ناک کی بیوی سے گزارہ کرنا پڑے گا" ۔۔۔ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور سکاٹ ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"بس بس ۔۔۔ تم نے نہ سیدھی نہ الٹی کوئی پٹی نہیں پڑھانی مجھے ۔۔۔ گڈبائی" ۔۔۔ دوسری طرف سے ہنستے ہوئے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب کیا پروگرام ہے عمران صاحب!" ۔۔۔ عمران کے رسیور رکھتے ہی صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"سب سے پہلے تو ہم نے یہ میک اپ تبدیل کرنے ہیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ برکلے تک ہمارے حلیئے پہنچ چکے ہوں ۔۔۔ اس کے بعد ہم نے یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ لیبارٹری فلوریڈا میں کہاں ہو سکتی ہے جہاں اس بیگ کو رکھا گیا ہے ۔۔۔ ہمارا اصل ٹارگٹ تو اس بیگ کو اس کے فارمولے سمیت واپس حاصل کرنا ہے" ۔۔۔ عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"پہلے یہ تو طے ہو جائے کہ کیا واقعی برکلے بلیک تھنڈر کا ایجنٹ ہے ۔۔۔ اور کیا واقعی یہ لیبارٹری فلوریڈا میں ہے ۔۔۔ ہو سکتا ہے کہ ہم غلط راستے پر چل رہے ہوں" ۔۔۔ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں عمران صاحب! ۔۔۔ پہلے حتمی طور پر طے کر لیں کہ ہم واقعی درست لائن پر کام کر رہے ہیں، پھر مزید اقدامات کئے جائیں" ۔۔۔ کیپٹن شکیل نے کہا۔

"او کے ۔۔۔ اگر کیپٹن شکیل کا خیال بھی یہی ہے تو ٹھیک ہے ۔۔۔ میں کل فلوریڈا کے تمام اخبارات میں اشتہار شائع کرا دیتا ہوں

کہ جو کوئی ہمیں برکلے کے بلیک تھنڈر سے تعلقات کے بارے میں ثبوت مہیا کرے گا اور اس کی خفیہ لیبارٹری کا محل وقوع بتائے گا، اُسے بھاری انعام دیا جائے گا" ——— عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور صفدر کے چہرے پر قدرے شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے جبکہ کیپٹن شکیل نے بے اختیار آنکھیں جھکا لیں۔

"کیپٹن شکیل اور صفدر دونوں کی بات درست ہے ——— خبردار جو تم نے سیکرٹ سروس کے اس قدر سنجیدہ اور ذمہ دار ممبرز کا مذاق اڑانے کی کوشش کی" ——— جولیا نے بھڑک کر کہا۔

"نہیں مس جولیا ——— واقعی ہمیں احساس ہے کہ ہم نے غلط بات کی ہے" ——— کیپٹن شکیل نے کہا۔

"کیا غلط بات کی ہے ——— کیا یہ بات غلط ہے کہ آخر میں جا کر اگر یہ معلوم ہوا کہ برکلے کا بلیک تھنڈر سے کوئی تعلق نہیں ہے تو پھر" تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے ——— اس قدر غصہ دکھانے کی ضرورت نہیں ہے یہ بات طے کرنے کے لئے ہی تو میں نے یہ کوٹھی حاصل کی ہے لیکن اسے طے کرنے کے لئے ہمیں کوئی ایسا لائحہ عمل سوچنا ہو گا جس سے یہ مسئلہ جلد از جلد حل ہو سکے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہی بات تو ہم کہہ رہے تھے ——— آپ نے خواہ مخواہ اُسے دوسرا رنگ دے دیا" ——— صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو پھر تم کوئی لائحہ عمل سوچو ——— آخر تم سیکرٹ سروس کے انتہائی

دار اور سنجیدہ ممبر ہو ——— میں اس دوران میک اپ کر لوں" ——— ن نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

بیٹھ جاؤ ——— زیادہ نخرے دکھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ سمجھے" انے پھاڑ کھانے والے لہجے میں کہا۔

یا اللہ ——— شاید براڈلے کی آب و ہوا ہی ایسی ہے کہ مجھ جیسے ف الطبع آدمی کے لئے سازگار نہیں ہے" ——— عمران نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور دوبارہ بڑے مسمسے سے انداز میں ی پر بیٹھ گیا۔

"میرا خیال ہے کہ ہمیں اس برکلے کو ہر صورت میں اغوا کرنا چاہیئے۔ ں سے معلوم ہو سکتا ہے کہ اصل بات کیا ہے ——— لیبارٹری کا حل وقوع بھی اسی سے ہی معلوم ہو سکتا ہے" ——— تنویر نے اتے ہوئے کہا۔ جولیا نے جس انداز میں عمران کو ڈانٹا تھا اس تنویر کا چہرہ بے اختیار مسرت سے کھل اٹھا تھا۔

ہاں ——— اس کے سوا اور کوئی چارہ بھی نہیں ہے" ——— جولیا فوراً ہی تنویر کی تائید کر دی اور تنویر کا پہلے سے کھلا ہوا چہرہ اور دہ کھل اٹھا۔ اس کا سینہ بے اختیار دو انچ مزید پھول گیا تھا۔

"لیکن برکلے ہو گا کہاں" ——— صفدر نے کہا۔

اس زرنکو نے بتایا تھا کہ وہ یہاں کا مشہور آدمی ہے ——— پھر تنظیم وائٹ بلڈ کا سربراہ بھی ہے اس لئے موریں میں اس کے علق آسانی سے معلومات حاصل ہو سکتی ہیں" ——— تنویر نے جواب یتے ہوئے کہا۔

"مطلب ہے کہ ہمیں میک اَپ کر کے واپس مورس جانا چاہیے۔ وہاں جاکر ہم پہلے برکلے کے بارے میں معلومات حاصل کریں پھر ا اغوا کر کے یہاں لے آئیں اور اس سے لیبارٹری کے بارے میں معلو حاصل کریں" ——— جولیا نے بحث کو سمیٹتے ہوئے کہا۔

"ہاں — اس کے سوا اور کیا ہو سکتا ہے" ——— تنویر نے ک

"تم خاموش کیوں بیٹھے ہو" ——— ؟ جولیا نے عمران سے مخاط ہو کر کہا۔

"میں یہ سوچ رہا ہوں کہ واقعی چیف نے چن چن کر انتہائی سمجھ لوگوں کو ممبر بنا رکھا ہے ——— میں تو خوامخواہ سوچ سوچ کر اپ دماغ خراب کرتا رہتا ہوں سیکرٹ سروس کے پاس تو ہر مسئلے کے ا کے لئے ریڈی میڈ اور حل موجود ہوتے ہیں" ——— عمران ۔ منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خوامخواہ بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ——— تم کب سے اس حاسد بن گئے ہو" ——— ؟ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"عمران صاحب! — بظاہر تو یہی راہِ عمل نظر آتی ہے۔ لیکن آ اگر یہاں آتے ہیں تو آپ کے ذہن میں ضرور پہلے سے کوئی لائحہ ع موجود ہوگا" ——— صفدر نے کہا۔

"میں تو سکاٹ سے ملنے اور روتھ سے گپیں مارنے یہاں آیا" عمران نے جواب دیا۔

"پھر وہی بکواس" ——— جولیا نے جل کر کہا۔

"سنو — تنویر تو ڈیشنگ ایجنٹ ہے اس لئے اس کے ذہن

تو ایسی ہی لائن آف ایکشن آسکتی ہے لیکن صفدر تو سپر ایجنٹ ہے اور تم تو سپریم ایجنٹ بلکہ ایجنٹہ صاحبہ ہو ——— تمہیں تو کم از کم سوچ سمجھ کر بات کرنی چاہیئے ——— برکلے بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ہے۔ کوئی عام سا مجرم نہیں ہے کہ زرنکو کی طرح پکے ہوئے پھل کی طرح ہماری جھولی میں آگرے گا ——— اور جہاں تک لیبارٹری کا تعلق ہے ہو سکتا ہے کہ برکلے بھی اس بارے میں نہ جانتا ہو" ——— عمران کا لہجہ یکلخت سنجیدہ ہو گیا۔

"تو پھر تم منہ سے کچھ پھوٹو بھی کہ ہمیں کیا کرنا چاہیئے" ——— جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تم سب میک اَپ کر لو ——— میں سکاٹ کو یہاں بلا لیتا ہوں۔ ہو سکتا ہے وہ برکلے کے بارے میں کچھ جانتا ہو۔ اگر نہ بھی جانتا ہوا تو اس سے مورس کے کسی ایسے آدمی کا پتہ بہرحال معلوم ہو جائے گا جس سے ہم اپنے مطلب کی معلومات حاصل کر سکیں" ——— عمران نے کہا اور سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ وہ سب عمران کی اس بات پر متفق نظر آرہے تھے۔

ٹیلیفون کی گھنٹی بجتے ہی میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھے ہو
لمبے قد اور چھریرے جسم کے نوجوان نے چونک کر فون کی طرف دیکھا اور
پھر ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"ہیرلڈ بول رہا ہوں" ——— نوجوان نے کرخت لہجے میں کہا۔

"فالڈر بول رہا ہوں باس! ——— میں نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا سرا
لگالیا ہے" ——— دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی تو ہیرلڈ
بے اختیار چونک پڑا۔

"کیسے ——— پوری تفصیل بتاؤ" ——— ہیرلڈ نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس! ——— ایک عورت اور چار مرد سپیشل فلائٹ سے آنے
بعد کسی ٹیکسی میں بیٹھنے کی بجائے براڈلے جانے والی بس میں سوار
اور پھر انہیں براڈلے میں پیدل چلتے اور سکاٹ شاپنگ مارکیٹ میں گھ
ہوتے دیکھا گیا ہے۔ اس کے بعد وہ غائب ہو گئے ہیں" ——— فا

اب دیتے ہوئے کہا۔
براڈلے ——— وہ وہاں کیوں چلے گئے ہیں ——— پوری تفصیل
——— ؟ ہیرلڈ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔
باس! ——— آپ کو معلوم ہے کہ ہم نے سب سے پہلے ٹیکسی ڈرائیورں
ے کیا لیکن وہاں سے ان کے متعلق کچھ معلوم نہ ہوا ——— مورس
ام ہوٹل اور پرائیویٹ رہائش گاہیں بھی چیک کر لی گئیں لیکن ان
ں کا کہیں بھی پتہ نہ چلا ——— پورے مورس میں اس حلیئے کا کوئی
کہیں نظر نہ آیا تو میں نے مورس سے باہر جانے والی ٹرانسپورٹ
ک کرانا شروع کر دیا اور پھر ایک آدمی سے یہ معلومات مل گئیں کہ
لیوں کے حامل ایک عورت اور چار مرد براڈلے جانے والی بس میں
ہوتے اس نے دیکھے تھے۔ اس بس کا پتہ چلایا گیا تو اس کے
ر نے ان میں سے ایک کے حلیئے کے متعلق بتا دیا۔ اس نے اُسے
تھا اور اس لئے اس کے ذہن میں یہ بات آئی تھی کہ براڈلے پہنچ کر
ہی بس رکی، سارے مسافر اٹھ کھڑے ہوتے اور اس نے اس
کو ایک عورت کو اشارہ کرتے دیکھا تھا پھر اس نے ان چاروں کو
ا آگے جاتے دیکھا۔ حالانکہ سفر کے دوران وہ ایک دوسرے سے
لل اجنبی بنے رہے تھے لیکن بس سے باہر نکل کر انہوں نے اس
ا ایک دوسرے سے بات کی جیسے وہ ایک ہی گروپ کے آدمی
ں اور باس! ——— وہ ڈرائیور کھانا کھانے ایک ہوٹل میں گیا تو اس
فٹ پاتھ پر ان چاروں کو اکٹھے چلتے دیکھا ——— براڈلے میں
ے آدمی موجود ہیں۔ ان کو جب یہ حلیئے نوٹ کرائے گئے تو اب

اطلاع ملی ہے کہ ان حلیوں کے آدمیوں کو سکاٹ شاپنگ مارکیٹ
میں بھی دیکھا گیا تھا"۔۔۔ فالڈر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔
"ہونہہ ۔۔۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ مورس ایئرپورٹ سے
براڈلے پہنچ گئے اس لئے یہاں ان کا اتا پتہ معلوم نہ ہو سکا تھا لیکن
براڈلے بھی تو بڑا قصبہ ہے وہاں بھی تو انہیں تلاش کرنا ہوگا۔ اب
نجانے یہ اس مارکیٹ سے نکل کر کہاں گئے اور ہاں ۔۔۔ یہ بھی
معلوم کرو کہ وہ اس مارکیٹ میں کیوں گئے تھے۔ وہ مارکیٹ تو
سے ذرا ہٹ کر ہے۔ کیا وہاں جانے میں ان کا کوئی خاص مقصد
تھا"۔۔۔ ہیرلڈ نے کہا۔
"باس ۔۔۔ میں نے اس پر سوچا ہے۔ ہو سکتا ہے میرے
ذہن میں جو بات آئی ہے وہ غلط ہو۔ لیکن میرا خیال ہے کہ یہ لوگ
وہاں سکاٹ سے ملنے گئے ہوں ۔۔۔ آپ جانتے تو ہیں کہ
میں سکاٹ کی ایک باقاعدہ تنظیم موجود ہے جو منشیات کے خلاف
کام کرتی ہے اور خاصی طاقتور تنظیم ہے ۔۔۔ اور پھر سکاٹ
متعلق میں نے سنا ہوا ہے کہ اس کے والد کے پاکیشیا کے بڑے
لارڈوں سے خاصے تعلقات رہے ہیں۔ وہ مشہور شکاری تھا
پاکیشیا جاتا رہتا تھا"۔۔۔ فالڈر نے جواب دیا تو ہیرلڈ بے اختیار
چونک پڑا۔
"اوہ ۔۔۔ اوہ ۔۔۔ تمہارا خیال درست ہو سکتا ہے۔ وہ یقیناً
سکاٹ کے پاس ہی گئے ہوں گے ۔۔۔ کیا تم اسے چیک
کر سکتے ہو"۔۔۔ ہیرلڈ نے کہا۔

س باس ۔۔۔ اس کے لئے اس سکاٹ پر ہاتھ ڈالنا پڑے گا۔
آپ جانتے تو ہیں کہ ۔۔۔" فالڈر نے فقرہ ادھورا
تے ہوئے کہا۔
ں سمجھ گیا ہوں کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو ۔۔۔ کہاں سے بول
ہو تم"۔۔۔ ہیرلڈ نے کہا۔
رچمنڈ کلب سے"۔۔۔ فالڈر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
م وہیں رکو۔ میں آ رہا ہوں"۔۔۔ ہیرلڈ نے کہا اور ہاتھ مار
ڈل دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔
ں۔ جانسن بول رہا ہوں"۔۔۔ رابطہ قائم ہوتے ہی
طرف سے ایک آواز سنائی دی۔
ہرلڈ بول رہا ہوں جانسن ۔۔۔ تم براڈلے کے سکاٹ کو جانتے
۔۔۔؟ ہیرلڈ نے پوچھا۔
ں باس ۔۔۔ اچھی طرح جانتا ہوں"۔۔۔ دوسری طرف
گیا۔
ارے مشکوک آدمی سکاٹ کے پاس براڈلے پہنچے ہیں اور پھر
ہو گئے ہیں اور تمہیں معلوم ہے کہ چیف نے ان کے بارے میں
ت دے رکھی ہیں اس لئے ہمیں سکاٹ کو ٹٹولنا ہوگا اور یہ
ہانتے ہو کہ سکاٹ کی براڈلے میں کیا حیثیت ہے اس لئے
یا لائحہ عمل اختیار کرنا چاہیے"۔۔۔ ہیرلڈ نے کہا۔
ہ باس ۔۔۔ اس کے لئے ہمیں خصوصی اقدامات کرنے ہوں
یہ سکاٹ ہمارے لئے مصیبت بھی بن سکتا ہے۔ وہ ایسا آدمی

ہے کہ مافیا بھی اس سے ڈرتی ہے ـــــ میرا خیال ہے کہ میک اَپ کر کے براڈلے جائیں۔ میں سکاٹ کی رہائش گاہ کے بارے میں جانتا ہوں اس کی خفیہ نگرانی کریں، اور پھر جیسے ہی سکا وہاں پہنچے، ہم اندر داخل ہو جائیں ـــــ جہاں تک سکاٹ ا زبان کھولنے کا تعلق ہے اس کا ایک ہی طریقہ ہے کہ اس کے سامنے اس کی بیوی پر تشدد کیا جائے ـــــ سکاٹ اپنی بیوی سے بے پناہ محبت کرتا ہے اس لئے وہ یقیناً زبان کھول دے اس کے بعد ہم خاموشی سے اُسے اور اس کی بیوی دونوں کو خ کر کے واپس آجائیں" ـــــ جانسن نے جواب دیتے ہوئے کہا

"ٹھیک ہے ـــــ تم ایسا کرو کہ میک اَپ کر کے اور اپنے دو ساتھیوں کو لے کر فوراً رچمنڈ کلب پہنچو ـــــ فالڈر وہا موجود ہے۔ میں بھی میک اَپ کر کے وہاں پہنچ رہا ہوں۔ فا راستے میں ماسک میک اَپ کر لے گا اور پھر ہم اکٹھے ہی کار میں براڈلے روانہ ہو جائیں گے" ـــــ ہیرلڈ نے کہا۔

"یس باس! ـــ میں آدھے گھنٹے کے اندر پہنچ جاؤں گا"۔ جانسن نے کہا اور ہیرلڈ نے "او۔کے" کہہ کر رسیور رکھا اور پھر کر سے اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ملحقہ کمرے کی طرف بڑھ گیا جہ میک اَپ کا سامان موجود تھا۔ پھر پندرہ منٹ بعد جب وہ اس کمرے سے نکلا تو نہ صرف اس کا چہرہ یکسر بدل چکا تھا بلکہ اس لباس بھی تبدیل کر لیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار اپنے خفیہ کی حدود سے نکل کر رچمنڈ کلب کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی

ڈ کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ سے ذرا آگے کر کے اس نے کار روکی پھر نیچے اتر کر اس نے مخصوص انداز میں اپنے سر پر ہاتھ پھیرا۔ یہ ارہ فالڈر کے لئے تھا تاکہ وہ سمجھ جائے کہ وہ ہیرلڈ ہی ہے۔ واقعی چند لمحوں بعد ایک ستون کی اوٹ سے ایک آدمی نکل کر تیز قدم اٹھاتا کار کی طرف آتا دکھائی دیا۔ یہ فالڈر تھا، درمیانے اور ٹھوس جسم کا مالک۔ وہ تیز تیز قدم اٹھاتا چلا آ رہا تھا۔

"آپ میک اَپ میں ہیں باس" ـــــ فالڈر نے قریب آ کر کہا۔

"ہاں ـــ جانسن اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ آ رہا ہے۔ ہم نے رسکاٹ کو پکڑنا ہے" ـــــ ہیرلڈ نے کہا اور فالڈر نے اثبات ں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد سیاہ رنگ کی ایک کار ان کے قریب آ کر رک گئی ر اس میں سے تین لمبے تڑنگے آدمی باہر آ گئے۔

"فالڈر اور آپ کی کار دیکھ کر ہم یہاں آئے ہیں" ـــــ ایک دمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ یہ جانسن تھا۔

"ہاں! ـــ اسی لئے میں فالڈر کو ساتھ لئے کھڑا تھا ـــ میری ار شاید پہچان لی جائے۔ اس لئے ہم سب تمہاری کار میں چلیں گے۔ یں اپنی کار واپس لے جانے کا کہہ دوں" ـــــ ہیرلڈ نے کہا ور تیز تیز قدم اٹھاتا ایک طرف موجود پبلک فون بوتھ کی طرف بڑھ گیا۔

"آؤ فالڈر بیٹھو" ـــــ جانسن نے فالڈر سے کہا اور فالڈر سر ہلاتا ہوا کار کی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا۔ جانسن خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا

جبکہ اس کے دونوں ساتھی فالڈر کے ساتھ ہی عقبی سیٹ پر بیٹھ گئے۔ چند لمحوں بعد ہیرلڈ آکر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا اور جانسن نے کار آگے بڑھادی۔

"فالڈر کے لئے ماسک میک اپ لے آئے ہو" —— ہیرلڈ نے جانسن سے مخاطب ہوکر کہا۔

"یس باس! —— ڈیش بورڈ میں باکس موجود ہے" —— جانسن نے کہا اور ہیرلڈ نے ڈیش بورڈ کھولا اور اس میں سے ماسک میک اپ باکس نکال کر اس نے عقبی سیٹ پر موجود فالڈر کو دیتے ہوئے اُسے میک اپ کرنے کی ہدایت کر دی اور فالڈر میک اپ کرنے میں مصروف ہوگیا۔

"ہمیں پہلے معلوم کرنا ہوگا کہ سکاٹ کس وقت گھر آتا ہے" —— ہیرلڈ نے جانسن سے کہا۔

"باس! —— میں نے ایک اور بات سوچی ہے —— اگر ہم جاتے ہی اس کی بیوی کو قابو میں کر لیں تو پھر اس سے فون کرا کر سکاٹ کو فوری طور پر گھر بلا سکتے ہیں۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ ہمیں طویل انتظار کرنا پڑے اور اس صورت میں ہم مشکوک بھی ہو سکتے ہیں" —— جانسن نے کہا اور ہیرلڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر ایک گھنٹے بعد ان کی کار براڈ لے میں داخل ہوگئی۔

"تم سکاٹ کی رہائش گاہ کے بارے میں جانتے ہو" —— ؟ ہیرلڈ نے جانسن سے پوچھا۔

"یس باس" —— جانسن نے جواب دیا۔

"اس کی رہائش گاہ پر پہرہ وغیرہ تو ہوگا ہی" —— ؟ ہیرلڈ نے کہا۔

"اوہ نہیں باس! —— وہ سیدھے سادھے انداز میں رہتا ہے
ں چند ملازم ہوں گے —— اس کی بیوی بھی گھریلو عورت ہے
بچے ہیں لیکن وہ ناراک میں پڑھتے ہیں —— سکاٹ میرا ذاتی
ست ہے اس لئے میں اکثر اس کے گھر آتا جاتا رہتا ہوں" ——
نسن نے جواب دیا اور ہیرلڈ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک کالونی میں داخل ہوگئی۔ کالونی
ی بڑی کوٹھیوں پر مشتمل تھی۔ جانسن نے کار ایک بڑی اور شاندار
ھی کے بند گیٹ کے سامنے لے جا کر روک دی۔ گیٹ پر اڈے سکا
نیم پلیٹ بھی موجود تھی۔

"آپ کار کے اندر ہی رہیں۔ میں بات کرتا ہوں" —— جانسن
نے کار روک کر نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر وہ کال بیل کے بٹن کی
رف بڑھ گیا۔ اس نے کال بیل کا بٹن پریس کر دیا اور پھر ایک قدم
پیچھے ہٹ کر کھڑا ہوگیا۔ چند لمحوں بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک
ادھیڑ عمر آدمی باہر آگیا۔ اس کے جسم پر باقاعدہ یونیفارم تھی۔

"مسٹر سکاٹ سے ملنا ہے" —— جانسن نے آنے والے سے کہا۔

"وہ دفتر میں ہوں گے —— یہاں تو رات گئے آتے ہیں" ——
نے والے نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ان کی بیگم تو ہوں گی" —— جانسن نے کہا۔

"ہاں —— وہ تو ہیں مگر ——" ملازم نے قدرے جھجکتے

ہوئے لہجے میں کہا۔

"انہیں جاکر کہو کہ نارک سے جانسن آیا ہے۔ جاؤ" ۔۔۔ جانسن نے قدرے سخت لہجے میں کہا اور ملازم سر ہلاتا ہوا واپس مڑا ہی تھا کہ جانسن تیزی سے اس کے پیچھے لپکا اور پھر اندر سے ملازم کی چیخ سنائی دی لیکن جانسن باہر نہ آیا تھا۔ ہیرلڈ سمجھ گیا کہ وہ اندر باقی ملازموں کو کور کرنے گیا ہو گا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد پھاٹک کھل گیا اور جانسن کی شکل نظر آئی۔

"باس! ۔۔۔ میں نے ملازموں کو آف اور سکاٹ کی بیوی کو بیہوش کر دیا ہے۔ وہ برآمدے میں ہی آ گئی تھی" ۔۔۔ جانسن نے تیزی سے آگے بڑھ کر کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے اس نے کار تیزی سے اندر بڑھا دی۔ پھاٹک کے اندر کار لے جا کر اس نے روکی تو اس کا ایک آدمی عقبی سیٹ سے نیچے اترا اور تیزی سے کھلے پھاٹک کی طرف بڑھ گیا جب کہ جانسن کار پورچ کی طرف لے گیا جہاں پہلے سے ایک سفید رنگ کی کار موجود تھی۔ جانسن نے کار روکی تو ہیرلڈ اور باقی ساتھی تیزی سے نیچے اتر آئے۔ برآمدے میں ایک سمارٹ سی عورت ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑی نظر آ رہی تھی۔

"یہ روتھ ہے۔ سکاٹ کی بیوی" ۔۔۔ جانسن نے عورت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اسے اٹھا کر اندر لے چلو ۔۔۔ اور فالڈر ۔۔۔ تم کہیں سے رسّی ڈھونڈو ۔۔۔ جبکہ باقی افراد ادھر ادھر چھپ جائیں گے تاکہ اگر کوا

نک آجائے تو اسے کور کیا جا سکے" ۔۔۔ ہیرلڈ نے سب کو ایات دیتے ہوئے کہا اور جانسن نے آگے بڑھ کر برآمدے میں ہوش پڑی روتھ کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور تیزی سے عمارت کی ندرونی طرف کو بڑھ گیا۔ ایک بڑے سے کمرے میں اس نے صوفے روتھ کو لٹا دیا۔

"ملازم کہاں ہیں" ۔۔۔؟ ہیرلڈ نے پوچھا۔

"ایک تو وہیں گیٹ کے پاس ہی پڑا ہوا ہے جبکہ دو باورچی خانے پڑے ہوئے ہیں ۔۔۔ بس تین ہی تھے" ۔۔۔ جانسن نے کہا۔

"انہیں اٹھا کر کسی ایک کمرے میں ڈال دو" ۔۔۔ ہیرلڈ نے کہا جانسن سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا۔

اسی لمحے فالڈر اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھ میں رسی کا ایک ڈل موجود تھا۔

"اسے کرسی پر بٹھا کر باندھ دو ۔۔۔ میں تمہاری مدد کرتا ہوں"۔ رلڈ نے فالڈر سے مخاطب ہو کر کہا اور چند لمحوں بعد روتھ ایک سی پر رسی سے بندھی ہوئی بیٹھی تھی لیکن اس کی گردن ایک طرف ڈھلکی ہوئی تھی۔

اسی لمحے جانسن بھی واپس آگیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ" ۔۔۔ ہیرلڈ نے کہا تو جانسن آگے بڑھا اس نے روتھ کے چہرے پر زوردار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے اور ے تھپڑ پر ہی روتھ چیختی ہوئی ہوش میں آگئی اور جانسن پیچھے ٹ گیا۔

"گگ — گگ — کون ہو تم — کون ہو تم" — روتھ نے
حیرت اور خوف کے ملے جلے لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔
"مسز سکاٹ! — ہم جانتے ہیں کہ تم ایک عام سی گھریلو عورت
ہو۔ اس لئے میں نہیں چاہتا کہ تم اپنی ہڈیاں ہمارے ہاتھوں تڑوا
باقی ساری عمر زمین پر گھسٹتے ہوئے گزارو — ہمیں تمہارے شوہر
سکاٹ سے صرف چند معلومات چاہئیں۔ اس لئے تم سکاٹ کو فون
کرو اور اُسے فوری طور پر گھر آنے پر مجبور کرو — لیکن یہ بات
یاد رکھنا کہ اگر تم نے اُسے کوئی اشارہ کرنے کی کوشش کی تو پھر
تمہاری زندگی کا چراغ ایک لمحے میں گل ہو جائے گا" — ہیرلڈ
نے انتہائی سخت لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
جیب سے ریوالور بھی نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔
"اوہ — اوہ — پلیز میرے شوہر کو مت مارو — تم
اُسے مار دو گے" — روتھ نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں
کہا اور پھر اس سے پہلے کہ ہیرلڈ کوئی جواب دیتا، اچانک ساتھ ہی
میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔
"اس کے منہ پر ہاتھ رکھو — میں دیکھتا ہوں شاید سکاٹ
ہی فون ہو" — ہیرلڈ نے کہا۔
"اوہ باس! — میں سنتا ہوں۔ وہ مجھے اچھی طرح جانتا
میں اسے بلا لونگا" — جانسن نے کہا اور تیزی سے فون کی
طرف بڑھ گیا جب کہ فالڈر نے جلدی سے آگے بڑھ کر روتھ کے
منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔

جانسن نے ریسیور اٹھا لیا۔
"ہیلو — کون" — دوسری طرف سے اسکاٹ کی آواز
سنائی دی اور جانسن کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی کیونکہ وہ
سکاٹ کی آواز کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔
"جانسن بول رہا ہوں سکاٹ! — میں تمہارے دفتر فون
کرنے ہی والا تھا کہ تمہارا فون آ گیا — میں ابھی موریس سے
یہاں آیا ہوں لیکن یہاں تمہاری کوٹھی میں عجیب حالات ہیں۔
روتھ اور تینوں ملازم بیہوش پڑے ہوئے ہیں" — جانسن
نے کہا۔
"کیا — کیا کہہ رہے ہو — یہ کیسے ممکن ہے — ؟"
دوسری طرف سے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا گیا۔
"میں درست کہہ رہا ہوں سکاٹ! — میں ایک ضروری کام
سے براڈلے آیا تھا تو میں نے سوچا کہ تم سے ملتا چلوں — مجھے
معلوم ہے کہ تم دفتر میں کاروبار میں مصروف رہتے ہو۔ اس لئے
میں گھر آ گیا تاکہ روتھ سے گپ شپ لگاؤں گا اور رات تمہارے
ہاں گزار کر صبح واپس چلا جاؤں لیکن جب میں نے کار پھاٹک
پر روکی اور پھر کال بیل بجائی تو کوئی بھی پھاٹک پر نہ آیا۔ بار بار
کال بیل بجانے کے بعد بھی جب کوئی جواب نہ ملا تو میں پریشان
ہو گیا — پھر میں نے سائیڈ پھاٹک کو دھکیلا تو وہ اندر سے بند
نہ تھا۔ میں اندر آیا تو ملازم غائب تھے — میں نے کوٹھی کو
چیک کیا تو تینوں ملازم ایک کمرے میں بیہوش پڑے ہوتے تھے اور

روتھ بھی سٹنگ روم کے صوفے پر بیہوش پڑی ہوئی تھی۔ میں نے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی لیکن لگتا ہے اسے کسی گیس سے بیہوش کیا گیا ہے ـــ پھر میں نے سوچا کہ تمہارے دفتر فون کروں کہ تمہاری کال آ گئی" ـــ جانسن نے پوری کہانی سناتے ہوئے کہا

"اوہ اچھا ـــ میں آ رہا ہوں۔ تم وہیں رکو" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ جانسن نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

"اب وہ اڑتا ہوا آئے گا" ـــ جانسن نے رسیور رکھ کر ہیرلڈ کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔

"تم ماسک میک اپ اتار کر باہر گیٹ پر چلے جاؤ تاکہ اسے فوری طور پر قابو میں کیا جا سکے ـــ اور فالڈر۔ تم روتھ کو بیہوش کر دو۔ اب اس کی ضرورت ختم ہو گئی ہے" ـــ ہیرلڈ نے کہا اور دوسرے لمحے کمرہ روتھ کی چیخ سے گونج اٹھا۔ فالڈر نے برق رفتاری سے اس کی کنپٹی پر بھرپور مکہ جڑ دیا تھا اور روتھ کی گردن ڈھلک گئی اس کے حلق سے بس ایک ہی چیخ نکل سکی تھی۔ جانسن اس دوران باہر جا چکا تھا۔

"آؤ ہم بھی باہر ہی رکیں" ـــ ہیرلڈ نے فالڈر سے کہا اور پھر مڑ کر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

سٹنگ روم میں سکاٹ، عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ عمران کی کال پر فوراً کوٹھی آ گیا تھا لیکن جب عمران نے اس سے برکلے کے بارے میں بات چیت کی تو اس کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات ابھر آئے۔

"برکلے انتہائی خطرناک آدمی ہے عمران! ـــ وائٹ بلڈ تنظیم کی پورے مورس پر دہشت چھائی ہوئی ہے ـــ میرا اس سے ایک بار ٹکراؤ ہوا تھا لیکن پھر ہم دونوں کے درمیان صلح ہو گئی کیونکہ برکلے نے وعدہ کیا تھا کہ وہ براڈلے میں کوئی اڈہ قائم نہ کرے گا" ـــ سکاٹ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بلیک تھنڈر تنظیم کے بارے میں بھی کچھ جانتے ہو" ـــ عمران نے کہا۔

"بلیک تھنڈر ـــ یہ کونسی تنظیم ہے ـــ میں تو اس کا نام بھی پہلی

بارسن رہا ہوں" ـــــ سکاٹ نے چونک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ـــ اس کا مطلب ہے کہ تم اس سلسلے میں ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتے" ـــــ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"تم کھل کر مجھے بتاؤ عمران! ـــ کہ تم برکلے سے کیا چاہتے ہو ـ؟ برکلے کی تنظیم میں میرے آدمی بھی موجود ہیں ـــــ میں ان کی مدد سے معلومات حاصل کر سکتا ہوں" ـــــ سکاٹ نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"بلیک تھنڈر ایک بین الاقوامی مجرم تنظیم ہے جو انتہائی خفیہ رہ کر ایسے آلات اور ایجادات کرنے میں مصروف ہے کہ جن کی مدد سے وہ پوری دنیا پر اپنا کنٹرول قائم کر سکے ـــــ اس تنظیم کے ایجنٹ پوری دنیا میں پھیلے ہوتے ہیں لیکن وہ خود اس قدر خفیہ ہے کہ کسی کو بھی اس کے ہیڈکوارٹر یا سیکشن ہیڈکوارٹر کے بارے میں علم نہیں ہے ـــــ یہ تنظیم انتہائی بادسائل بھی ہے اور انتہائی جدید ترین آلات بے دریغ استعمال کرتی ہے ـــــ پاکیشیا میں مختلف مشنز کے دوران اس کے کئی ایجنٹ مجھ سے ٹکرا چکے ہیں لیکن بس پاکیشیا کی خوش قسمتی تھی کہ وہ ہر مشن میں ناکام رہے ہیں لیکن چونکہ آج تک کوئی ایسا مشن سامنے نہ آیا تھا جس کی وجہ سے مجھے بلیک تھنڈر کے پیچھے جانا پڑتا اس لئے میں بھی خاموش رہا ـــــ لیکن اب بلیک تھنڈر نے ایک ایسا کام کیا ہے کہ مجھے مجبوراً اس کے پیچھے آنا پڑا ہے۔ اس کے ایجنٹوں نے پاکیشیا سے ایک سائنسدان کو اس کے اہم ترین فارمولے سمیت اغوا کیا ہے اور وہ اسے ناراک لے آئے ہیں۔ میں نے اس سائنسدان کو بھی واپس حاصل کرنا ہے اور اس کے فارمولے کو بھی ـــــ میں نے ان ایجنٹوں کا سراغ لگا

یا لیکن میرے ناراک پہنچنے سے پہلے ہی ان دونوں ایجنٹوں کو ہلاک
یا گیا ـــــ میں نے قاتلوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں تو
ں کا ایک آدمی جو پیٹر سامنے آیا لیکن بلیک تھنڈر تنظیم ہمارے پیچھے
ی چنانچہ میں نے واپس جانے کا ڈرامہ کیا اور بلیک تھنڈر کو مطمئن
لیکن ہم راستے سے ہی نئے میک اپ واپس آ گئے ـــ ناراک
ر جب میں نے معلومات حاصل کیں تو مجھے پتہ چلا کہ میری فائل جو پیٹر
ورس کے رہنے والے برکلے نے حاصل کی تھی۔ اس طرح مجھے
م ہو گیا کہ برکلے بلیک تھنڈر کے لئے کام کر رہا ہے اور میری فائل
ں کرنے کا مطلب ہے کہ بلیک تھنڈر نے میرے متعلق مشن اس کے
لگایا ہے اور یہ برکلے یقیناً بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ ہے اور برکلے
یوٹی لگائے جانے کا مطلب ہے کہ سائنسدان کو یقیناً فلوریڈا میں ہی
ر کھا گیا ہے ـــــ چنانچہ میں خاموشی سے ناراک سے مورس
ر پھر مورس میں ٹھہرنے کی بجائے سیدھا یہاں برا ڈلے آ گیا تاکہ یہاں
برکلے کے خلاف کام کیا جا سکے ـــــ اب ہمارے پاس لائن آف
ن یہی رہ گئی ہے کہ ہم اس برکلے کو قابو میں کریں اور پھر اس سے
سائنسدان کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں اور اگر سائنسدان
لیبارٹری میں ہے تو اس کا محل وقوع معلوم کریں" ـــــ عمران
کہا۔

لیبارٹری ـــ اوہ۔ ایک لیبارٹری کے بارے میں تو میں نے
سنا ہے۔ یہ لیبارٹری فلوریڈا اور جارجیا کے درمیان ایک انتہائی
دشوار گزار پہاڑی علاقے میں کہیں واقع ہے ـــــ اصل میں رو تھ

کی ایک فرینڈ نے اس کا ذکر روتھ سے کیا تھا۔ وہ وہاں کام کرتی رہتی ہے وہ مٹیل انجنیئر ہے۔ روتھ نے مجھے بتایا تھا لیکن میں نے کوئی توجہ نہ دی کیونکہ مجھے لیبارٹریوں وغیرہ سے کوئی دلچسپی نہ رہی تھی" ——— سکاٹ نے جواب دیا تو عمران اور اس کے سارے ساتھی سکاٹ کی یہ بات سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"روتھ کی وہ فرینڈ اب کہاں ہوگی ——— یہ تو تم نے انتہائی اہم بات بتائی ہے" ——— عمران نے کہا۔

"مجھے تو نہیں معلوم ——— تمہیں روتھ کی فطرت کے بارے میں تو اچھا طرح علم ہے۔ اگر میں اس کی فرینڈ سے ذرا بھی دلچسپی کا اظہار کر دوں تو روتھ میرا جینا حرام کر دیتی ہے ——— ویسے اُسے معلوم ہوگا وہ اپنی فرینڈ کے بارے میں سب کچھ جانتی ہے۔ میں اُسے فون کرتا ہوں"۔ سکاٹ نے کہا اور پھر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے لیکن دوسری طرف سے رسیور اٹھائے جانے کی آواز آنے کے باوجود جب کوئی نہ بولا تو سکاٹ کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"ہیلو۔ کون" ——— ؟ سکاٹ نے کہا۔

"جانسن بول رہا ہوں سکاٹ ——— میں تمہارے دفتر فون کرنے ہی والا تھا کہ تمہارا فون آگیا۔ میں ابھی مورس سے یہاں آیا ہوں لیکن یہاں کوٹھی میں عجیب حالات ہیں۔ روتھ اور تینوں ملازم بیہوش پڑے ہوئے ہیں" دوسری طرف سے ایک آواز سنائی دی اور سکاٹ کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا لاؤڈر کی وجہ سے دوسری طرف سے آنے والی آواز عمران اور اس کے ساتھیوں کو

سنائی دے رہی تھی اس لئے وہ سب بھی جانسن کی بات سنکر چونک پڑے تھے۔
کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے"۔ سکاٹ نے چیختے ہوئے کہا۔
میں درست کہہ رہا ہوں سکاٹ"۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر ان دونوں درمیان جو بات چیت ہوئی اس نے نہ صرف سکاٹ بلکہ عمران اور کے ساتھیوں کو بھی حیرت زدہ کر دیا تھا۔ دوسری طرف سے بولنے والا ن سکاٹ کو بتا رہا تھا کہ کوٹھی میں روتھ اور ملازم اُسے بیہوش پڑے تے ملے ہیں اور روتھ کو کسی گیس سے بیہوش کیا گیا ہے۔

"اوہ اچھا ——— میں آرہا ہوں۔ تم وہیں رکو" ——— سکاٹ نے ائی پریشان لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔ اس کے چہرے پر ائی پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

"یہ کیا ہو گیا ——— روتھ کو کس نے بیہوش کیا ہے ——— میں جا رہا ں عمران" ——— سکاٹ نے تیز لہجے میں کہا اور بیرونی دروازے کی ف دوڑ پڑا۔

"ایک منٹ ——— ایک منٹ سکاٹ ——— یہ کوئی سازش بھی ہو سکتی ہے ——— ہو سکتا ہے برکلے کو ہمارے یہاں پہنچنے اور تم سے رابطہ نے کی اطلاع مل گئی ہو اور تم سے ہمارے متعلق معلومات حاصل کرنے لئے یہ ڈرامہ کھیلا جا رہا ہو ——— ہم تمہارے ساتھ چلتے ہیں لیکن ہم ٹھی سے باہر رک جائیں گے۔ تم اندر چلے جانا ——— ایک ڈکٹا فون ں تمہیں دے دیتا ہوں۔ اگر کوئی چکر ہوا تو ہم اندر آ جائیں گے" ——— ران نے کہا اور جیب سے ایک چھوٹا سا بٹن نکال کر اس نے سکاٹ کی رف بڑھا دیا۔

احکامات دیتے تھے آلے سے برآمد ہوئی۔

"یس باس" ——— ایک دوسری آواز سنائی دی اور پھر تھپڑوں کی آواز کے ساتھ ہی سکاٹ کے کراہنے کی آواز سنائی دی۔

"سکاٹ ——— تم نے اپنے ساتھ بندھی بیٹھی اپنی بیوی کو دیکھ لیا ہوگا ——— ہم نے تم سے صرف چند معلومات حاصل کرنی ہیں۔ اگر تم نے انکار کیا تو پھر تمہارے سامنے تمہاری بیوی پر ہولناک تشدد کیا جا سکتا ہے" ——— وہی تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"تم ہو کون ——— اور یہ جانسن کیا تمہارا ساتھی ہے" ——— سکاٹ کی تیز آواز سنائی دی۔

"ہاں! ——— جانسن کو مجبوراً سامنے آنا پڑا ہے ورنہ ہمارا ارادہ یہی تھا کہ ہم میک اپ میں ہی تم سے معلومات حاصل کر کے واپس چلے جائیں ——— اب میری بات غور سے سنو! ——— ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل پاکیشیائی ایجنٹوں کا ایک گروہ ناراک سے مورس پہنچا اور پھر مورس سے وہ بس میں بیٹھ کر یہاں براڈلے پہنچے ہیں اور پھر انہیں تمہاری ملکیتی مارکیٹ میں دیکھا گیا ——— لیکن اس کے بعد وہ ہمارے آدمیوں کی نظروں سے غائب ہو گئے ہیں اور ہمیں معلوم ہے کہ تمہارا باپ پاکیشیا آتا جاتا رہتا تھا اور تمہارے تعلقات بھی پاکیشیا رہنے والوں سے ہیں اس لئے لازماً وہ تم سے ملنے آئے ہوں گے اور تم نے انہیں کہیں چھپا رکھا ہے" ——— وہی تحکمانہ آواز سنائی دی۔

"بیگ میں سے گیس پسٹل نکالو صفدر ——— اور فوراً جا کر کوٹھی میں چار کیپسول فائر کر دو ——— جلدی کرو۔ کہیں یہ لوگ سکاٹ یا اس کی بیوی

مد نہ شروع کر دیں" ——— عمران نے تیز لہجے میں کہا اور صفدر سر ہلاتے ہوئے بیگ میں سے پسٹل نکالا اور پھر کار سے اتر کر تیز دم اٹھاتا اس کوٹھی کی طرف بڑھ گیا۔

پاکیشیائی ایجنٹ ——— کون پاکیشیائی ایجنٹ ——— یہ تم کیا کہہ رہے ——— میرے والد ضرور پاکیشیا جاتے تھے لیکن وہ شکاری تھے کار کھیلنے پاکیشیا جاتے تھے ——— میں بھی بچپن میں ان کے ساتھ رہا ہوں لیکن اب تو طویل عرصہ ہو گیا ہے میرا پاکیشیا سے کوئی ہی نہیں رہا" ——— سکاٹ کی آواز سنائی دی۔

فالڈر ——— اس کی بیوی کو ہوش میں لے آؤ ——— یہ آسانی سے ں نہ کھولے گا" ——— وہی تحکمانہ آواز سنائی دی اور پھر ایک بار تھپڑوں کی آواز سنائی دینے لگی۔

رک جاؤ ——— رک جاؤ ——— وہ گھریلو عورت ہے اس پر تشدد نہ کرو" ——— سکاٹ کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

ابھی تو صرف تھپڑ ہی لگے ہیں اور تم چیخ پڑے ہو ——— جب ری بیوی کی ہڈیاں ٹوٹیں گی تب تمہارا کیا حال ہوگا" ——— اسی انہ آواز والے نے استہزائیہ لہجے میں کہا۔ اسی لمحے روتھ کے چیخنے وازیں سنائی دینے لگیں۔

سکاٹ ——— سکاٹ ——— یہ لوگ ——— اوہ ——— اوہ ———"

ف روتھ کی آواز ڈوبتی چلی گئی اور اس کے ساتھ ہی مختلف ملی جلی زیں سنائی دیں اور پھر خاموشی چھا گئی اور عمران نے ایک طویل سانس ہوئے آلہ بند کر کے جیب میں ڈالا اور کار آگے بڑھا دی۔ وہ

سمجھ گیا تھا کہ صفدر کے فائر کئے ہوئے کیپسولوں نے کام دکھا دیا ہے
سکاٹ کی کار ابھی تک کوٹھی کے پھاٹک کے باہر موجود تھی اور جب
عمران کار لے کر وہاں پہنچا تو صفدر سائیڈ پھاٹک سے اندر جا کر بڑ
پھاٹک کھول چکا تھا۔

"سکاٹ کی کار اندر لے چلو صفدر" ــــ عمران نے کھڑکی ست
باہر نکالتے ہوئے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا پھاٹک کے سامنے کھڑی
کی کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔ کار کی چابی شاید اندر ہی موجو
تھی اس لئے چند لمحوں بعد کار سٹارٹ ہو کر آگے بڑھا لے گیا۔ عمرا
نے بھی اپنی کار پھاٹک کے اندر لے جا کر ایک سائیڈ پر روک دی۔ صف
بھی ایک سائیڈ پر کار روک کر اس میں سے اتر آیا تھا۔

بیہوش کر دینے والی گیس کے اثرات چونکہ آٹھ دس منٹوں تک
بہرحال فضا میں رہتے تھے اس لئے وہ فوری طور پر آگے نہ بڑھنا
چاہتے تھے۔ عمران اور باقی ساتھی بھی کار سے نیچے اتر آئے جب
صفدر نے واپس جا کر بڑا پھاٹک اور پھر سائیڈ گیٹ بند کر کے ا
کے کنڈے لگا دیئے۔ عمران ہاتھ میں بندھی ہوئی گھڑی دیکھ رہا

"آؤ۔ اب فضا صاف ہو چکی ہو گی لیکن وہ بیگ لے لو۔ اس
میں گیس کے انٹی انجکشن موجود ہیں" ــــ عمران نے اپنے ساتھی
سے کہا اور تنویر نے کار سے بیگ اٹھا لیا اور پھر وہ سب تیز تیز ق
اٹھاتے عمارت کی طرف بڑھ گئے۔ پورچ کے ستونوں کے ساتھ
آدمی فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

"انہیں اٹھا کر اندر لے چلو" ــــ عمران نے اپنے ساتھیوں

در تنویر اور کیپٹن شکیل ان کی طرف بڑھ گئے۔ تنویر کے ہاتھ سے بیگ
ر نے لے لیا۔

شنگ روم میں سکاٹ اور اس کی بیوی روتھ کرسیوں کے ساتھ
ں سے بندھے بیٹھے تھے جب کہ تین افراد جن میں سے ایک جانسن
تھا وہیں فرش پر بیہوش پڑے ہوئے تھے۔ سکاٹ اور روتھ بھی
ش تھے۔

صفدر ــ تم جا کر پوری کوٹھی کو چیک کرو" ــــ عمران نے
ر سے کہا اور صفدر بیگ وہیں رکھ کر تیزی سے واپس مڑ گیا۔ چند
بعد تنویر اور کیپٹن شکیل بیہوش افراد کو کاندھوں پر لادے اندر
ے ہوئے جب کہ عمران نے آگے بڑھ کر سکاٹ کی رسیاں کھولنا
ع کر دیں۔ جولیا روتھ کی طرف بڑھ گئی۔

ین ملازم نما آدمی ایک کمرے میں ہلاک ہوتے پڑے ہیں اور کوئی
ہے کوٹھی میں" ــــ صفدر نے واپس آ کر کہا اور عمران نے
ت میں سر ہلا دیا۔

ان سب کو علیحدہ علیحدہ کرسیوں سے باندھ دو۔ لیکن پہلے ان کی
تلاشی لے لو" ــــ عمران نے کہا اور تھوڑی دیر بعد اس کی
ت پر عملدرآمد کر دیا گیا۔ عمران نے بیگ سے انٹی انجکشن نکال کر پہلے
ٹ اور پھر باری باری باقی سب بیہوش افراد کو بھی انجکشن لگا دیئے
۔ البتہ اس نے روتھ کو انٹی انجکشن نہ لگایا تھا۔

اوہ ــ اوہ ــ عمران! ــ تم آ گئے ــ خدا کا شکر ہے۔
ــ مگر روتھ ــ یہ ــ یہ ابھی تک بیہوش ہے" ــــ سکاٹ

نے سب سے پہلے ہوش میں آتے ہوئے کہا اور پھر ساتھ والے صوفے پر بیہوش پڑی روتھ کو دیکھ کر وہ پریشان ہو گیا۔

"گھبراؤ نہیں ــــ میں نے جان بوجھ کر اسے ہوش میں لانے والا انجکشن نہیں لگایا ــــ روتھ سیدھی سادھی عورت ہے اور تم جانتے ہو کہ ابھی یہاں کیا ہونا ہے۔ اس لئے تم اسے اٹھا کر اس کے بیڈ روم میں لٹا آؤ ــــ بعد میں اسے ہوش میں لے آئیں گے ــــ جولیا تمہاری مدد کرے گی" ــــ عمران نے سکاٹ سے کہا اور سکاٹ سر ہلاتا ہوا اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں روتھ کو اٹھا لیتی ہوں ــــ آپ صرف مجھے ان کا بیڈ روم بتا دیں" ــــ جولیا نے کہا اور جلدی سے آگے بڑھ اس نے صوفے پر بیہوش پڑی روتھ کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور پھر سکاٹ کے ساتھ ہی قدم بڑھاتی وہ بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

اسی لمحے ایک ایک کر کے بندھے ہوئے سب افراد کو ہوش آ گیا لیکن عمران خاموش کھڑا انہیں دیکھتا رہا۔ اس نے کوئی بات نہ کی تھی

"کون ہو تم" ــــ ؟ اچانک ان میں سے ایک بولا اور عمران مسکرا دیا کیونکہ یہ وہی آواز تھی جسے اس نے دوسروں کو حکم دیتے ہوئے سنا تھا۔ اسے اسی آواز کی تلاش تھی۔

"تم اپنے ساتھیوں کے باس ہو ــــ کیا نام ہے تمہارا" ــــ ؟ عمران نے سپاٹ لہجے میں اس سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ اسی لمحے جولیا اور سکاٹ بھی واپس آ گئے۔

"میرا نام مائیکل ہے۔ لیکن تم کون ہو" ــــ اس آدمی نے ہو

بلتے ہوئے کہا۔

"درست نام بتاؤ مسٹر" ــــ عمران نے یکلخت غراتے ہوئے کہا ونکہ اب اسے لہجے سے ہی سچ جھوٹ پرکھنے کا تجربہ ہو چکا تھا۔

"میرا نام ہیرلڈ ہے" ــــ اس بار اس آدمی نے جواب دیا اور ران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہارا تعلق بلیک تھنڈر سے ہے" ــــ عمران نے پوچھا۔

"بلیک تھنڈر سے نہیں ــــ وائٹ بلٹ سے ہے" ــــ ہیرلڈ ہ جواب دیا اور عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا کیونکہ اس کا ہر بتا رہا تھا کہ وہ سچ کہہ رہا ہے۔

"تم برکلے کے ساتھی ہو" ــــ ؟ عمران نے پوچھا۔

"ہاں" ــــ ہیرلڈ نے جواب دیا۔

"برکلے کہاں ہے" ــــ ؟ عمران نے پوچھا۔

"تو ہمارا خیال درست نکلا کہ سکاٹ نے ہی تم پاکیشیائی ایجنٹوں کو پناہ دے رکھی تھی ــــ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ تم پاکیشیائی ایجنٹ د" ــــ اس بار ہیرلڈ نے کہا۔

"ہمیں اس پر فخر ہے مسٹر ہیرلڈ ــــ لیکن میں اپنا سوال دوہرانے عادی نہیں ہوں" ــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"چیف باس سپیشل پراجیکٹ پر چلا گیا ہے اور ہم میں سے کسی کو ی معلوم نہیں کہ یہ پراجیکٹ کہاں ہے" ــــ ہیرلڈ نے جواب دیا ر ایک بار پھر عمران کو یہی محسوس ہوا کہ ہیرلڈ جو کچھ کہہ رہا ہے سچ ہہ رہا ہے۔

"تم اس سے رابطہ کیسے کرتے ہو" ۔۔۔۔ عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

"ایک خصوصی ٹرانسمیٹر پر" ۔۔۔ ہیرلڈ نے جواب دیا۔

"کس فریکوئنسی پر" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"اس ٹرانسمیٹر پر کسی فریکوئنسی کی ضرورت نہیں ہوتی" ۔۔۔ ہیرلڈ نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کہاں ہے وہ ٹرانسمیٹر" ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

"ہوٹل میں" ۔۔۔ ہیرلڈ نے جواب دیا۔

"دیکھو ہیرلڈ ۔۔۔ تم یقیناً پرانے آدمی ہو اس لئے تم عام آدمیوں کی طرح جواب نہ دینے کی ضد نہیں کر رہے ۔۔۔ ویسے بھی مجھے تم سے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ تم باس کے احکامات کی تعمیل کرنے کے پابند ہو۔ اس لئے میری خواہش ہے کہ تم میرے سوالوں کے صحیح جواب دیتے جاؤ تو میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو صحیح سلامت یہاں سے واپس جانے کی اجازت دے دوں گا ۔۔۔ مجھے معلوم ہے کہ سکاٹ تمہارے لئے تر نوالہ ثابت نہیں ہوگا اس لئے یہاں سے زندہ واپس جانے کے باوجود تم سکاٹ کا کچھ نہ بگاڑ سکو گے لیکن اگر تم نے جھوٹ بولا تو پھر یقیناً تم بھی عام آدمیوں کی صف میں آجاؤ گے اور اس کے بعد تم خود بہتر سمجھتے ہو کہ عام آدمیوں کے ساتھ کس طرح کا سلوک کیا جاتا ہے" ۔۔۔ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں نے اب تک کوئی غلط بات نہیں کی ۔۔۔ مجھے معلوم ہے کہ تمہارا نام علی عمران ہے اور میں نے چیف سے لے کر تمہاری فائل پڑھی

ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ تم لوگ انتہائی زیرک اور شاطر ایجنٹ ہو اس لئے تم سے کچھ چھپانا بے کار ہے ۔۔۔ میں نے پہلے اپنا نام غلط بتایا تھا لیکن تمہاری صلاحیتوں کو بھانپ بھی کر لیا تھا اس لئے میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ درست ہے ۔۔۔ اب یہ بات دوسری ہے کہ تم ہمارے ساتھ کیا سلوک کرتے ہو" ۔۔۔ ہیرلڈ نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن تم نے یہ کہہ کر غلط بیانی کی ہے کہ اس خصوصی ٹرانسمیٹر پر فریکوئنسی ایڈجسٹ نہیں کی جاتی ۔۔۔ کوئی ٹرانسمیٹر بھی ایسا نہیں ہوتا۔ اگر فکسڈ فریکوئنسی کا بھی ہو تب بھی بہرحال اس پر ایک فریکوئنسی تو ایڈجسٹ ہوتی ہی ہے" ۔۔۔ عمران نے جواب دیا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں ۔۔۔ ایکس بی ٹرانسمیٹر پر نہ ہی کوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ ہوتی ہے اور نہ کی جاتی ہے" ۔۔۔ ہیرلڈ نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آگئی۔

"او کے ۔۔۔ میں تمہاری بات پر یقین کر لیتا ہوں ۔۔۔ اب تم یہ بتاؤ کہ برکلے کا ٹیلر ہوٹل سے کیا تعلق ہے" ۔۔۔ عمران نے کہا۔

"وہ اس کا ہیڈ کوارٹر ہے ۔۔۔ بس مجھے اتنا ہی معلوم ہے" ۔۔۔ ہیرلڈ نے جواب دیا۔

"وہ لیبارٹری کہاں ہے جہاں پاکیشیائی سائنس دان کو رکھا گیا ہے" عمران نے پوچھا تو ہیرلڈ حیرت بھری نظروں سے عمران کو دیکھنے لگ گیا۔

"او. کے ۔۔۔ میں سمجھ گیا کہ تم درست کہہ رہے ہو اور یقیناً ر
اور بلیک تھنڈر اپنے ایسے راز تم جیسوں کو نہیں بتا سکتے ۔ سکاٹ
ان لوگوں نے تمہاری بیوی پر ہاتھ ڈالا ہے اس لئے اب ان کے
متعلق فیصلہ بھی تم نے ہی کرنا ہے ۔۔۔ میں نے اپنا کام مکمل
کر لیا ہے" ۔۔۔ عمران نے مڑ کر اپنے ساتھ کھڑے ہوتے سکاٹ
سے مخاطب ہو کر کہا۔

"فیصلہ تو ہو چکا ہے ۔۔۔ میں تو صرف اس انتظار میں تھا کہ تم
اپنی بات چیت مکمل کر لو" ۔۔۔ سکاٹ نے بڑے مطمئن لہجے میں
کہا اور دوسرے لمحے اس کا کوٹ کی جیب میں موجود ہاتھ باہر آیا تو اس
کے ہاتھ میں سائلنسر لگا ریوالور موجود تھا۔

"تم لوگوں نے نہ صرف میری بیوی پر ہاتھ ڈالا بلکہ میرے تین لے
ملازموں کو بھی ہلاک کر دیا ہے ۔۔۔ اور اگر عمران ساتھ نہ ہوتا تو نجا
تم لوگ میرے اور میری بیوی کے ساتھ کیا سلوک کرتے ۔ اس لئ
تمہاری سزا موت ہے" ۔۔۔ سکاٹ نے تیز لہجے میں کہا اور دوسرے ل
ٹھک ٹھک کی آوازوں کے ساتھ ہی کمرہ ہیرلڈ او اس کے ساتھیو
کی چیخوں سے گونج اٹھا۔ سکاٹ اس وقت تک ان پر گولیاں برسا
رہا جب تک وہ سب ختم نہ ہو گئے۔ خاص طور پر اس نے جانسن ک
جسم میں تو کئی گولیاں اتار دی تھیں۔

"یہ پستول پہلے ہی تمہارے پاس تھا" ۔۔۔ ؟ عمران نے پوچھا
"نہیں ۔۔۔ میں روتھ کے بیڈ روم سے لے آیا تھا" ۔۔۔ سکا
نے پسٹل واپس جیب میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"اب ان لاشوں کا کیا کرو گے" ۔۔۔ ؟ عمران نے پوچھا۔
"اس کی فکر نہ کرو ۔۔۔ میں تمہارا احسان مند ہوں عمران" ۔
اٹ نے کہا۔
"ارے نہیں ۔۔۔ ایسی کوئی بات نہیں ۔۔۔ تم ان لاشوں کا کچھ
و ۔۔۔ اور اب میں نے روتھ بھابھی کو بھی ہوش میں لے آنا ہے
ہاں سنو ۔۔۔ اس سارے علاقے کا تفصیلی نقشہ مل سکتا ہے" ۔
ران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"ہاں ۔ مل سکتا ہے ۔۔۔ آؤ میرے ساتھ" ۔۔۔ سکاٹ نے
اور عمران نے اپنے ساتھیوں کو باہر آنے کا اشارہ کیا اور وہ سب
تیز قدم اٹھاتے اس کمرے سے باہر آ گئے۔
"جولیا ۔۔۔ تم جا کر بیڈ روم میں روتھ کو انجکشن لگا دو" ۔۔۔ عمران
کمرے سے باہر آتے ہی جولیا سے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی صفدر
ہاتھ سے بیگ لے کر ایک طرف کو بڑھ گئی۔ صفدر آتے ہوئے
ے سے بیگ ساتھ لے آیا تھا۔
"آؤ عمران ! ۔۔۔ میں تمہیں نقشہ دے دوں۔ میرے دفتر میں
ے لیکن تم اس نقشے کا کیا کرو گے" ۔۔۔ سکاٹ نے عمران سے
طب ہو کر کہا۔
"میرے ذہن میں ایک آئیڈیا ہے اور میں اس آئیڈیئے کو چیک
ا چاہتا ہوں" ۔۔۔ عمران نے کہا اور سکاٹ نے سر ہلا دیا۔
تھوڑی دیر بعد سوائے جولیا کے عمران اور اس کے باقی ساتھی سکاٹ
ساتھ اس وسیع و عریض دفتر نما کمرے میں پہنچ گئے۔ سکاٹ نے

ایک الماری سے ایک کافی بڑا نقشہ نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"اوہ گڈ —— مجھے ایسا ہی نقشہ چاہیے تھا" —— عمران نے نقشہ کھولتے ہوئے کہا۔

"اب یہ بھی بتا دو کہ روتھ کو تمہارا تعارف کرانا ہے یا نہیں" —— سکاٹ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں —— ورنہ اس نے میرا فوری طور پر یہاں سے واپس جانا روک دینا ہے —— اور سنو! —— تم روتھ کو اس وقت تک بیڈروم سے باہر نہ آنے دینا جب تک یہ لاشیں وغیرہ نہ ہٹا لینا وہ بے حد نفیس خاتون ہے —— میں تو چاہتا تھا کہ اس وقت تک اسے ہوش میں بھی نہ لاؤں، جب تک تم سارا کام مکمل نہ کر لو لیکن اس کا زیادہ دیر تک بیہوش رہنا بھی اس کے لئے خطرناک ہو سکتا تھا" —— عمران نے کہا اور سکاٹ سر ہلاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"مسز روتھ سکاٹ سے آپ اس لیبارٹری کے بارے میں معلومات حاصل نہیں کریں گے" —— سکاٹ کے باہر جاتے ہی صفدر نے کہا۔

"میرا خیال ہے اس کی ضرورت نہیں پڑے گی —— ویسے بھی میں روتھ کی عادت جانتا ہوں۔ وہ غیر متعلقہ باتوں میں دلچسپی نہیں لیتی اس لئے یقیناً اس نے اپنی سہیلی سے اس بارے زیادہ بات بھی نہ کی ہوگی" —— عمران نے میز پر موجود پنسل کر نقشے پر جھکتے ہوئے کہا اور صفدر خاموش ہو گیا۔ عمران نے

پہلے مورس کے گرد ایک دائرہ لگایا اور پھر اس نے مختلف سمتوں میں لکیریں ڈالنی شروع کر دیں۔ تقریباً چھ لکیریں ڈالنے کے بعد اس نے ایک مخصوص انداز میں ان لکیروں کو کاٹنا شروع کر دیا اور پھر ایک پوائنٹ پر آکر اس کی پنسل کی نوک رک گئی۔ وہ چند لمحے غور سے اس پوائنٹ کو دیکھتا رہا پھر اس نے اس کے گرد دائرہ ڈال دیا۔

"ہونہہ —— یہ تو واقعی وہ پہاڑی علاقہ ہے جس کا ذکر سکاٹ نے کیا تھا —— ٹورجن ہلز" —— عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب ——؟" صفدر نے چونک کر پوچھا۔

"سکاٹ نے بتایا تھا کہ روتھ کی سہیلی فلوریڈا اور جارجیا کے درمیان کسی دشوار گزار پہاڑی علاقے میں لیبارٹری میں کام کرتی تھی اور اب میں نے ایکس بی ٹرانسمیٹر کے آئیڈیئے پر جو تحقیق کی ہے تو تب بھی یہی علاقہ سامنے آیا ہے۔ نقشے میں اس علاقے کا نام ٹورجن ہلز درج ہے اور اس پورے علاقے میں گھنے جنگلات واقع ہونے کے نشانات بھی موجود ہیں" —— عمران نے کہا۔

"ایکس بی ٹرانسمیٹر کے آئیڈیئے پر —— یہ کونسا ٹرانسمیٹر ہے۔ میں نے یہ نام ہی پہلی بار سنا ہے" —— صفدر نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"یہ ٹرانسمیٹر مخصوص ریز کے ذریعے کام کرتا ہے اور ان ریز کا نام ایکس بی ہے۔ اس ٹرانسمیٹر کا کمال یہ ہے کہ نہ ہی اس کی کال چیک کی جا سکتی ہے اور نہ کال کا محل وقوع۔ لیکن چونکہ ایکس بی ریز کے کام کرنے کے بارے میں معلومات مجھے حاصل ہیں اس لئے میں نے مورس کو مرکز بنا کر جب ان ریز کے کام کرنے کے مخصوص انداز کو مارک کیا تو ٹورجن ہلز

کا علاقہ سامنے آتا ہے۔ موریس سے اگر ایکس۔ سی ٹرانسمیٹر پر کال کی جائے تو یہ کال صرف ٹورجن ہلز میں ہی ریسیو کی جا سکتی ہے۔ اس سے ہٹ کر نہیں اور ہیرلڈ نے بتایا تھا کہ برکلے سپیشل پراجیکٹ میں چلا گیا ہے اور سپیشل پراجیکٹ یقیناً اس لیبارٹری کو ہی کہتے ہوں گے"۔۔۔۔ عمران نے کہا۔

"کمال ہے ۔۔۔ تم نے اتنی آسانی سے یہ سب کچھ معلوم کر لیا ہے حیرت ہے"۔۔۔۔ تنویر نے کہا۔

"دراصل میں اس مقولے پر عمل کرتا ہوں کہ اور بھی غم ہیں زمانے میں ۔۔۔ اب فقرہ کیا پورا کروں۔ تم تو جانتے ہی ہو۔ بس فرق اتنا ہے کہ میں اور بھی غم والے قول پر عمل کرتا ہوں جب کہ تم اور بھی غم نہیں ہیں کے قول پر"۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تنویر تو بے اختیار مسکرا دیا جب کہ صفدر اور کیپٹن شکیل بے اختیار ہنس پڑے۔

"اگر واقعی یہ جگہ وہی ہے تو پھر مسز رومتھ کی سہیلی سے اس لیبارٹری کے بارے میں یقیناً مفید معلومات حاصل ہو سکتی ہیں"۔۔۔۔ صفدر نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے نقشہ تہہ کرنا شروع کر دیا۔

برکلے لکڑی کے بنے ہوئے ایک چھوٹے سے کیبن میں آرام کرسی پر نیم دراز تھا۔ اس کے ساتھ ہی لکڑی کی ایک میز پر ایک فون اور ایک چھوٹا سا ڈبہ پڑا ہوا تھا۔ کیبن میں ضروریاتِ زندگی کی ہر چیز موجود تھی۔ کیبن ایک پہاڑی چوٹی پر واقع انتہائی گھنے جنگل میں بنا ہوا تھا۔ کیبن میں پیٹرومیکس لیمپ جل رہا تھا۔ برکلے سگریٹ پینے میں مصروف تھا اور ساتھ ہی وہ شراب کی بوتل سے چھوٹے چھوٹے گھونٹ بھی لے رہا تھا۔ کیبن کے باہر مشین گنوں سے مسلح دو افراد کھڑے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

برکلے نے سگریٹ کا آخری کش لے کر اسے میز پر موجود ایش ٹرے میں رکھا ہی تھا کہ میز پر پڑے ہوئے ڈبے میں سے ہلکی سی سیٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور برکلے بے اختیار چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر یکلخت پریشانی کے تاثرات نمایاں ہو گئے کیونکہ یہ ڈبہ دراصل

جدید ترین ٹرانسمیٹر ایکس۔ سی تھا اور اس کے دوسرے ذوسیٹ وائٹ ہا
کے انچارج ہیرلڈ اور اس کے سیکرٹری مورگن کے پاس تھے اور برک
مورس سے یہاں آتے ہوئے ان دونوں کو کہہ کر آیا تھا کہ اس
ٹرانسمیٹر پر اُسے صرف اہم حالات میں ہی کال کیا جائے اس لئے
اس کی کال آنے کا مطلب تھا کہ کوئی اہم بات ہو گئی ہے۔ برک
نے ہاتھ بڑھا کر اس کا بٹن دبا دیا۔

ہیلو ہیلو — مورگن کالنگ" — بٹن دبتے ہی برکلے کے سیکرٹ
کی متوحش آواز سنائی دی۔ یہ خصوصی ٹرانسمیٹر فون کے سے انداز
کام کرتا تھا اس لئے ہر فقرے کے بعد بٹن دبانے اور اوور کہنے کی ضرو
نہ رہتی تھی۔

"یس برکلے اٹنڈنگ یُو" — برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس! — غضب ہو گیا ہے — ہیرلڈ۔ فالڈر۔ جانسن
جانسن کے دو ساتھیوں کی لاشیں مورس کے نشتنا پارک میں پڑی ہو
ملی ہیں — انہیں گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا ہے" — دو
طرف سے مورگن کی متوحش آواز سنائی دی تو برکلے کا چہرہ یکلخت
غصے کی شدت سے آگ کی طرح تپ اٹھا۔ اس کے ہونٹ بھینچ گ

"کب کی بات ہے" — آخر اس نے غراتے ہوئے لہجے میں

"ابھی تھوڑی دیر پہلے مجھے اطلاع ملی ہے باس"...... — مو
نے جواب دیا۔

"کیا تم نے ان کی لاشیں دیکھی ہیں" — ؟ برکلے نے پوچھ
یس باس! — میں خود پولیس آفس گیا تھا" — مورگن

ب دیا۔

کیا ان پر تشدد کیا گیا تھا" — ؟ برکلے نے پوچھا۔

نہیں باس! — ان پر تشدد تو نہیں کیا گیا لیکن سوائے جانسن
ی سب میک اَپ میں تھے — جانسن کی وجہ سے ہی ہمارے
ل کو ان کے بارے میں اطلاع ملی اور باس! — پھر پولیس آفس
ان کے چہروں سے میک اَپ صاف کیا گیا، تب پتہ چلا کہ وہ کون
— مورگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

تم جیفرے سے کہو کہ وہ فوری طور پر انکوائری کرے — ہیرلڈ
ی طرح میک اَپ میں مارا جانا بتا رہا ہے کہ وہ کسی خاص مشن پر
رگا" — برکلے نے کہا۔

یس باس" — دوسری طرف سے کہا گیا۔

سنو — جیسے ہی جیفرے کی طرف سے کوئی رپورٹ ملے، مجھے فوراً
ع دینا — اور ان پاکیشائی ایجنٹوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے"۔
نے کہا۔ اس کا لہجہ اب سنبھلا ہوا تھا۔

ان کے متعلق ابھی تک رپورٹ نہیں ملی — وہ کہیں بھی دستیاب
ہو پا رہے۔ ویسے شک یہی کیا جا رہا ہے کہ ان سب کے قتل میں
کیشیائی ایجنٹوں کا ہی ہاتھ ہو سکتا ہے" — مورگن نے کہا۔

نہیں — اگر یہ لوگ عمران اور ان کے ساتھیوں کے ہاتھ لگ جاتے
یقیناً میرے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے ان پر تشدد
— اسی لئے میں نے تشدد کے بارے میں پوچھا تھا" —
نے کہا۔

"یس باس" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور برکلے نے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کر دیا۔ اس کے ہونٹ بھنچے ہوئے تھے اور فراخ پیشانی پر شکنیں نمودار ہو گئی تھیں۔

"یہ قتل کس نے کیا ہو گا" ـــــ برکلے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز پر رکھی ہوئی شراب کی بوتل اٹھا کر منہ سے لگا لی۔ ایک لمبا گھونٹ لینے کے بعد اس نے بوتل واپس میز پر رکھی اور اٹھ کر کیبن میں ٹہلنا شروع کر دیا۔ یہ اطلاع اس کے لئے اس قدر دھماکہ خیز ثابت ہو رہی تھی کہ اس کے دل میں بے پناہ اضطراب سا بھر گیا تھا وہ مسلسل ٹہلتا رہا اور پھر اسی طرح ٹہلتے ٹہلتے نجانے اُسے کتنا وقت گزر گیا تھا کہ اچانک ڈبے میں سے ایک بار پھر ہلکی سی سیٹی کی آواز ابھری اور برکلے تیزی سے مڑا اور اس نے بجلی کی سی تیزی سے اس کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو ہیلو ـــ مورگن کالنگ" ـــــ ڈبے میں سے مورگن کی آواز سنائی دی۔

"یس ـ برکلے بول رہا ہوں" ـــــ برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس! ـ جیفرے آپ سے بات کرنا چاہتا ہے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس ـ بات کراؤ" ـــــ برکلے نے چونک کر کہا۔

"ہیلو باس! ـــ میں جیفرے بول رہا ہوں" ـــــ دوسری طرف سے ایک مختلف آواز سنائی دی۔

"یس ـ کیا رپورٹ ہے جیفرے" ـــــ؟ برکلے نے کہا۔

"باس! ـــ ہیرلڈ اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے ذمہ دار افراد کا پتہ میں نے چلا لیا ہے ـــ لیکن ان کے خلاف کارروائی کے لئے آپ کی اجازت کی ضرورت ہے" ـــــ جیفرے نے کہا تو برکلے بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا مطلب! ـــ تفصیل سے بات کرو" ـــــ برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔

"باس! ـ میں نے معلوم کر لیا ہے کہ فالڈر نے ہیرلڈ کو فون پر اطلاع دی کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کا پتہ چلا لیا ہے ـــ اس کی اطلاع کے مطابق یہ ایجنٹ مورس کی بجائے براڈلے پہنچ گئے تھے اور انہیں سکاٹ کی شاپنگ مارکیٹ میں دیکھا گیا تھا۔ اس کے بعد ہیرلڈ نے جانسن کو کال کیا اور اُسے رچمنڈ ہوٹل پہنچنے کے لئے کہا اور فوری میک اپ میں آنے کی بھی ہدایت دی اور خود ہیرلڈ بھی میک اپ میں رچمنڈ ہوٹل پہنچ گیا جہاں سے فالڈر نے فون کیا تھا ـــــ اس کے بعد ہیرلڈ نے دفتر فون کر کے اپنی کار رچمنڈ ہوٹل سے واپس دفتر لے جانے کی ہدایت کی ـــــ ان اطلاعات کے بعد میں براڈلے میں اپنے آدمیوں کو کام پر لگا دیا تو انہوں نے اس ویگن کو تلاش کر لیا جو وہاں گئی اور واپس آئی تھی اور اس ویگن سے ایسے آثار ملے کہ جیسے اس میں لاشیں رکھی گئی ہوں۔ چنانچہ میرے آدمیوں نے اس ویگن کے ڈرائیور کو گھیر لیا اور پھر سخت ترین تشدد کے بعد اس نے زبان کھول دی۔ اس نے بتایا کہ اس کا تعلق براڈلے کے سکاٹ گروپ سے ہے اور سکاٹ نے اسے اپنی رہائش گاہ پر بلوا کر یہ حکم دیا تھا کہ اس کی رہائش گاہ پر موجود

لاشیں ویگن میں ڈال کر مورس میں کسی ایسی جگہ پھینک آؤں جہاں سے وہ پولیس کی نظروں میں آجائیں لیکن اس کے متعلق کسی کو معلوم نہ ہو سکے چنانچہ اس ڈرائیور نے سکاٹ کی رہائش گاہ سے وہ لاشیں اٹھائیں اور انہیں ویگن میں ڈال کر انہیں مورس لا کر پارک میں ڈال دیا اور پھر واپس چلا گیا" ____ جیفرے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ہونہہ ___ اس کا مطلب ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس سکاٹ نے پناہ دی ہوئی ہے اور اس نے ہیرلڈ اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے" ____ برکلے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" یس باس ___ اور چونکہ آپ کا حکم ہے کہ سکاٹ یا اس کے گروپ کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ اس لئے آپ سے اجازت لینے کی ضرورت پڑ گئی ہے" ____ دوسری طرف سے جیفرے نے کہا۔

" ٹھیک ہے ___ لیکن صرف سکاٹ سے انتقام لینے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ ہمیں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا پتہ چلانا ہے ___ تم ایسا کرو کہ سکاٹ کو خفیہ طور پر اغوا کر کے براڈلے سے ملحقہ قصبے اتاگ کے زیرو ہاؤس میں پہنچا دو اور پھر وہاں سے تم مورگن کو فون کر کے اطلاع دے دینا ___ مورگن مجھے اطلاع دے گا اور میں خود زیرو ہاؤس پہنچ کر اس سکاٹ سے معلومات حاصل کر دوں گا اور تم نے وہاں براڈلے میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو بھی تلاش کرنا ہے۔ اگر یہ لوگ وہاں نظر آجائیں تو ان کا فوری خاتمہ کر دینا ہے" ____ برکلے نے کہا۔

" یس باس" ____ دوسری طرف سے کہا گیا اور برکلے نے بٹن دبا کر رابطہ ختم کر دیا۔

" ہونہہ ___ تو یہ لوگ مورس کی بجائے براڈلے چلے گئے تھے۔ لیکن ر عمران نے ان پر تشدد کیوں نہیں کیا تھا ___ کیا ہیرلڈ یا اس کے اتھیوں نے انہیں سب کچھ بتا دیا تھا" ____ برکلے نے کرسی پر بیٹھتے وتے بڑبڑا کر کہا۔

" لیکن وہ بتا کیا سکتے تھے ___ انہوں نے زیادہ سے زیادہ یہی کہا گا کہ میں سپیشل پراجیکٹ پر گیا ہوا ہوں لیکن سپیشل پراجیکٹ کے ے میں تو وہ بھی کچھ نہیں جانتے" ____ چند لمحے خاموش رہنے ے بعد ایک بار پھر برکلے نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے چہرے پر ریدترین الجھن کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے۔

" مجھے خود ان کے مقابلے پر اترنا چاہیئے ___ یہ لوگ دائٹ بلڈ ے آدمیوں کے بس کا روگ نہیں ہیں" ____ ایک بار پھر اس نے بڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ اسی طرح وقفے وقفے سے بڑبڑاتا رہا اور ران اور اس کے ساتھیوں کے خلاف مختلف پلاننگ بناتا اور رد کرتا رہا۔ ریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد اچانک ڈبے میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز سنائی ی اور برکلے نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور اس کا بٹن دبا دیا۔

" ہیلو ہیلو ___ مورگن بول رہا ہوں" ____ مورگن کی آواز ڈبے میں ے بلند ہوئی۔

" یس ___ برکلے اٹنڈنگ یو" ____ برکلے نے تیز لہجے میں جواب یتے ہوئے کہا۔

" باس ___ جیفرے کی کال آئی ہے۔ سکاٹ کو اغوا کر کے اتاگ ے زیرو ہاؤس پہنچا دیا گیا ہے ___ اسے اس کے گھر سے اغوا کیا گیا

ہے" ـــــ مورگن نے کہا۔

"ٹھیک ہے" ـــــ برکلے نے کہا اور بٹن دبا کر اس نے رابطہ ختم کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا کیبن کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

باہر ایک کھلی جگہ پر اس کا تیز رفتار ہیلی کاپٹر موجود تھا۔ وہ پائلٹ سیٹ پر بیٹھا اور چند لمحوں بعد اس کا ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہو کر اس طرف کو تیزی سے بڑھنے لگا جدھر اتاگ قصبہ واقع تھا۔

تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کی انتہائی تیز پرواز کے بعد وہ اتاگ قصبے پہنچ گیا۔ زیرو ہاؤس ایک کافی بڑا زرعی فارم تھا اور یہ زرعی فارم برکلے کی ذاتی ملکیت تھا۔ اس نے فارم کے وسیع احاطے میں ہیلی کاپٹر اتارا اور پھر اچھل کر نیچے اترا تو برآمدے میں سے لمبے قد کا جیفرے تیزی سے اس کی طرف بڑھا۔

"سکاٹ کو لے آنے میں کوئی پرابلم تو نہیں ہوا" ـــــ ؟ برکلے نے جیفرے سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"نہیں باس ! ـــ وہ اپنے گھر میں بیوی کے ساتھ اکیلا موجود تھا میں نے گھر میں پہلے بیہوش کر دینے والی گیس فائر کرائی اور پھر میرے آدمی عقبی طرف سے اندر داخل ہو کر بیہوش سکاٹ کو اٹھا کر باہر لے آئے اور پھر اسے کار میں ڈال کر ہم سیدھا یہاں لے آئے ہیں ـــ وہ ابھی تک بیہوش ہے میں نے اسے اینٹی گیس کا انجکشن نہیں لگایا" ـــ

جیفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا اور برکلے نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے قدم اٹھاتا فارم کی عمارت کی طرف بڑھ گیا۔ ایک کمرے کے فرش فرش پر سکاٹ بیہوشی کے عالم میں پڑا ہوا تھا۔ کمرے کے اندر جیفرے

دو مسلح ساتھی بھی موجود تھے۔ انہوں نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں لے کو سلام کیا۔

"اسے کرسی پر باندھ کر ہوش میں لے آؤ" ـــــ برکلے نے فرش ہوش پڑے ہوئے سکاٹ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا اور جیفرے اپنے ساتھیوں کو بلا کر انہیں ہدایات دینی شروع کر دیں۔ اس کے یوں نے سکاٹ کو ایک کرسی پر باندھ دیا اور پھر جیفرے نے جیب ایک سرنج نکالی جس کی سوئی پر کیپ چڑھی ہوئی تھی اس نے کیپ ی اور سرنج میں موجود دوا اس نے سکاٹ کے بازو میں انجکشن کر اور سرنج خالی ہونے پر وہ پیچھے ہٹا اور اس نے سرنج ایک طرف ک دی۔

برکلے کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا۔ اس کی تیز نظریں سکاٹ پر ہی ہوئی تھیں اور چند لمحوں بعد سکاٹ کے جسم میں حرکت کے اثرات نمودار تے اور پھر ایک جھٹکے سے اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ لیکن اس کی آنکھوں شعور کی چمک موجود نہ تھی اور پھر آہستہ آہستہ یہ چمک نمودار ہوئی اور سکاٹ کے جسم نے ہلکا سا جھٹکا کھایا۔ وہ حیرت سے سامنے بیٹھے ہوئے اور ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے ت ابھر آئے تھے۔

"مجھے پہچانتے ہو ناں سکاٹ" ـــــ برکلے نے انتہائی سرد لہجے ہا۔

"تم برکلے ـــ یہ میں کہاں ہوں" ـــــ ؟ سکاٹ نے حیرت بھرے میں کہا۔

" براڈ لے سے دور میرے ایک اڈے میں ــــ تم نے تو مجھ سے معاہدہ کیا تھا کہ تمہارا گروپ میرے معاملات میں مداخلت نہیں کرے گا لیکن تم نے میرے آدمیوں کو ہلاک کر کے انہیں واپس مورس پھینکوا دیا۔ تمہارا کیا خیال تھا کہ وائٹ بلڈ اس قدر کمزور تنظیم ہے کہ وہ اپنے آدمیوں کے قاتلوں کو بھی تلاش نہ کر سکے گی" ــــ برکلے نے سرد لہجے میں کہا۔

" تمہارے آدمیوں نے میری بیوی کی عزت پر ہاتھ ڈالا تھا برکلے ـ حالانکہ تم بھی اچھی طرح جانتے ہو کہ میری بیوی کا ان معاملات میں کبھی بھی کوئی تعلق نہیں رہا ــــ وہ سیدھی سادھی ایک گھریلو عورت ہے اور تم بھی تم جانتے ہو کہ میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں لیکن اپنی بیوی کی طرف اٹھنے والی ٹیڑھی آنکھ بھی برداشت نہیں کر سکتا" ــــ سکاٹ نے تیز لہجے میں جواب دیا تو برکلے چونک پڑا۔

" روتھ پر ہاتھ ڈالا تھا میرے آدمیوں نے ــــ نہیں۔ تم غلط کہہ رہے ہو ــــ ہیرلڈ ایسا آدمی نہیں ہے" ــــ برکلے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

" اگر وہ ایسا نہ کرتے تو مجھے کیا ضرورت تھی ان کے جسموں میں گولیاں اتارنے کی" ــــ سکاٹ نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

" یقیناً انہوں نے ایسا تمہاری زبان کھلوانے کے لئے کیا ہو گا۔ تم نے میرے دشمن پاکیشیائی ایجنٹوں کو پناہ دے رکھی ہے اور اب تمہیں یہ بتانا پڑے گا کہ وہ پاکیشیائی ایجنٹ کہاں ہیں" ــــ برکلے نے کہا۔

" یہی بات اس ہیرلڈ نے بھی کی تھی اور میں نے اُسے بتایا تھا کہ میں

یائی ایجنٹوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتا۔ البتہ میرا ایک بچپن
ست علی عمران اچانک میرے دفتر آیا۔ اس نے مجھے بتایا کہ وہ ایک
ئی ضروری بزنس کے لئے یہاں آیا ہے ــــ میں نے اُسے اپنے
لے جانا چاہا تو اس نے مجھے کہا کہ اس کے ساتھ کچھ کاروباری ساتھی ہیں
وہ ہوٹل میں نہیں رہنا چاہتا اس لئے میں ان کے لئے عارضی طور پر
ر رہائش گاہ کا بندوبست کر دوں ــــ چنانچہ میں نے اُسے اپنی
کوٹھی رہائش کے لئے دے دی اور وہ چلا گیا ــــ میں ابھی دفتر
ہی تھا کہ میں نے ایک کام کے لئے روتھ کو گھر فون کیا تو وہاں سے
ہوں جانسن نے اٹھایا ــــ جانسن ہمارا پرانا واقف کار تھا اور ہمارے گھر
آتا رہتا تھا۔ جانسن نے مجھے بتایا کہ وہ گھر آیا تو اس نے میرے ملازموں
میری بیوی روتھ کو بیہوش پڑے ہوتے پایا ہے۔ وہ میرے دفتر فون
نے ہی والا تھا کہ میری کال آگئی ــــ ظاہر ہے میں اس پر بے حد
یان ہوا اور میں دفتر سے اٹھ کر فوراً اپنے گھر پہنچ گیا۔ وہاں جانسن
ے گیٹ پر ہی ملا لیکن جیسے ہی میں اندر داخل ہوا اس جانسن نے عقب
میرے سر پر وار کیا اور میں بیہوش ہو گیا۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں اپنی
ی کے ایک کمرے میں کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا اور ساتھ
ی کرسی پر روتھ بندھی ہوئی تھی اور جانسن کے ساتھ چار اجنبی افراد
وہاں موجود تھے۔ پھر ان میں سے ایک نے اپنا نام ہیرلڈ بتایا اور
نے کہا کہ ان کا تعلق وائٹ بلڈ سے ہے اور وہ مجھ سے پاکیشیائی
یٹوں کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے ہیں۔ میں نے انہیں یہی بات
دی جو میں نے تمہیں بتائی ہے۔ لیکن اس ہیرلڈ نے میری بات پر

یقین کرنے کی بجائے اپنے ساتھی جسے اس نے فالڈر کہہ کر پکارا تھا
کو حکم دیا کہ وہ آگے بڑھ کر میری بیوی روتھ کی عزت میری نظروں
سامنے پامال کرے ___ میں نے اُسے بہت روکا اور بتایا کہ روتھ
سیدھی سادھی گھریلو عورت ہے اسے ان معاملات میں مت گھسیٹو
لیکن تمہارے آدمی تو بہرے بن گئے۔ تم سمجھ سکتے ہو کہ اس وقت میری
کیا حالت ہوئی ہو گی جب تمہارے آدمی نے روتھ کو کرسی سے کھڑا
کر فرش پر پھینکا اور اس کے کپڑے پھاڑنے شروع کر دیئے ۔ مجھے
نہیں معلوم کہ میرے اندر کوئی غیبی طاقت عود کر آئی تھی یا تمہارے آدمی
نے میرے جسم کے گرد رسی باندھتے ہوئے اس کی گانٹھ صحیح نہ لگائی تھی
مجھے کچھ ہوش نہیں۔ بس مجھے اتنا معلوم ہے کہ میرے جسم میں دوڑنے
والا خون لاوا بن گیا اور پھر رسیاں کھل گئیں یا ٹوٹ گئیں بہرحال جو کچھ
بھی ہوا میرا ہاتھ ان کی گرفت سے آزاد ہو گیا۔ میری جیب میں سائلنسر
لگا پسٹل موجود تھا چنانچہ جب مجھے ہوش آیا تو تمہارے ساتھی گولیوں
چھلنی ہوئے پڑے تھے اور میری بیوی خوف کی وجہ سے دوبارہ بیہوش
ہو چکی تھی ___ اس کے بعد میں نے مدرس میں تمہیں کال کرنے
کی کوشش کی لیکن تمہارا کہیں پتہ نہ چلا تو میں نے یہی مناسب سمجھا
اپنے آدمی کے ذریعے تمہارے آدمیوں کی لاشیں خاموشی سے مدرس
پھینکوا دوں" ___ سکاٹ نے کہا۔

"ہونہہ ___ تمہاری بات قابل قبول ضرور ہے کیونکہ ان لاشوں
تشدد کے آثار موجود نہ تھے ___ یہ عمران اور اس کے ساتھی تم
دوبارہ ٹکراتے" ___ برکلے نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

میں نے بعد میں اس کوٹھی میں فون کیا جس کی چابی میں نے
ن کو دی تھی تو وہاں سے کسی نے رسیور نہ اٹھایا تو میں خود وہاں
لیکن وہ کوٹھی خالی پڑی ہوئی تھی ___ البتہ وہاں ایسے آثار
ود تھے جیسے وہاں کچھ لوگ رہے ہوں۔ میں نے عمران کو اپنے
پر تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن وہ مجھے کہیں دستیاب نہ ہو سکا
ں خاموش ہو گیا اور میں کیا کر سکتا تھا" ___ سکاٹ نے جواب
ے ہوئے کہا۔

دیکھو سکاٹ! ___ مجھے معلوم ہے کہ تم شریف آدمی ہو۔ اس لئے
ہاری بات پر یقین کر لیتا ہوں لیکن تمہیں مجھ سے ایک وعدہ کرنا
" ___ برکلے نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

کیسا وعدہ" ___ ؟ سکاٹ نے کہا۔

جیسے ہی یہ عمران تم سے رابطہ کرے۔ تم نے مجھے فوری اطلاع دینی
۔ وہ میرا دشمن ہے" ___ برکلے نے کہا۔

مگر وہ میرا بچپن کا دوست ہے۔ طویل عرصے بعد اس سے ملاقات
ھی اس لئے سوری ___ میں اس کی مخبری نہیں کر سکتا۔ البتہ یہ
کر سکتا ہوں کہ میں عمران کو یا اس کے کسی ساتھی کو یہاں کسی قسم
یت نہ دوں گا" ___ سکاٹ نے صاف جواب دیتے ہوئے کہا۔

ڈ ___ تمہاری اس بات نے مجھے یقیناً بے حد مسرت بخشی ہے ۔
د ایسا ہی بے باک اور دلیر ہونا چاہیئے ___ او۔کے ___ اب میں
د تلاش کر لوں گا ___ جیفرے ۔ میرے ساتھ آؤ" ___ برکلے
اٹ سے بات کرتے کرتے ساتھ کھڑے جیفرے سے کہا اور پھر بیرونی

دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ جیفرے اس کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر آ گیا۔

"سنو جیفرے! ـــــ سکاٹ کی زندگی اس کی موت کی نسبت ہمارے لئے زیادہ فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے اس لئے میں نے اسے قتل کرنے کا ارادہ ترک کر دیا ہے ـــــ تم ایسا کرو کہ اسے بیہوش کر کے اس کے جسم میں ٹرپل تھری ڈکٹافون ایڈجسٹ کر دینا اور خود اپنے پورے گروپ کو براڈلے میں الرٹ کر دو ـــــ یہ عمران لازماً کسی نہ کسی انداز میں دوبارہ سکاٹ سے رابطہ کرے گا اور ٹرپل تھری کی وجہ سے تم اسے چیک کر سکو گے ـــــ لیکن اگر وہ اکیلا ہو تو جلدی کی ضرورت نہیں ہے۔ میں اس کے سارے ساتھیوں کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں اور جیسے ہی اس کے سارے ساتھی تمہاری نظروں میں آئیں تو پھر تم نے ایک لمحے کے لئے بھی نہیں ہچکچانا بلکہ انہیں فوری طور پر گولیوں سے اڑا دینا ہے ـــــ اگر تم اس مشن میں کامیاب ہو گئے تو پھر ہیرلڈ کی جگہ وائٹ بلڈ کے چیف تم ہو گے" ـــــ برکلے نے کہا۔

"یس باس! ـــــ آپ بے فکر رہیں۔ میں اس مشن کی تکمیل کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں صرف کر دوں گا ـــــ وائٹ بلڈ کا چیف بننا میری زندگی کی سب سے بڑی مسرت ہو گی" ـــــ جیفرے نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جیسے ہی تم مشن میں کامیاب ہو جاؤ، تم نے فوری طور پر مورگن کو اطلاع دینی ہے تاکہ وہ مجھے اطلاع کر سکے۔ اس کے علاوہ بھی اگر کوئی اہم بات ہو تو تم مورگن کے ذریعے مجھ سے رابطہ کر سکتے ہو" ـــــ برکلے نے

رف کھڑے اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ پھر وہ ہیلی کاپٹر
سوار ہوا اور دوسرے لمحے ہیلی کاپٹر فضا میں بلند ہوتا چلا گیا۔ اس
اہش تو یہی تھی کہ وہ خود اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے
کے مشن پر کام کرے لیکن اسے معلوم تھا کہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کے
معیار ٹری زیادہ اہمیت رکھتی ہے اور دوسری بات یہ کہ مین ہیڈ کوارٹر
مران کو سپیشل ریزرو لسٹ میں شامل کیا ہوا تھا اس لئے اس کے
کی ممانعت تھی لیکن ظاہر ہے ہیڈ کوارٹر کے تحت عمران اپنے
یوں سمیت واپس جا چکا تھا اور اب اگر وہ جیفرے کے ہاتھوں مارا
ہے تو ہیڈ کوارٹر اس کے لئے اسے مورد الزام نہیں ٹھہرایا جا سکتا تھا۔
لئے اس نے اپنی خواہش کے مطابق عمل کرنے کی بجائے خود کو
ٹری کے تحفظ کے لئے مخصوص کر لیا تھا۔

نیلے رنگ کی سٹیشن ویگن خاصی تیز رفتاری سے براڈلے سے شمال کی طرف تقریباً تین سو کلومیٹر دُور واقع شہر سلواکی کی حدود سے نکل کر دوبارہ براڈلے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سٹیشن ویگن میں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے جب کہ ڈرائیونگ سیٹ پر سکاٹ کا ایک خاص آدمی سویڈل موجود تھا۔ روتھ کی وہ سہیلی جو ٹورجن ہلز میں واقع خفیہ لیبارٹری میں کام کرتی رہی تھی سلواکی میں رہتی تھی اُسے ایک خاص قسم کی جلدی بیماری ہوگئی تھی جس کی وجہ سے اُسے نہ صرف لیبارٹری چھوڑنا پڑی تھی بلکہ اس بیماری کی وجہ سے وہ کہیں اور سروس بھی نہ کر سکتی تھی اور لیبارٹری کے مالکوں نے اس کی خدمات کے پیش نظر اس کا خصوصی وظیفہ مقرر کر دیا تھا اس لئے وہ اب اپنے گھر میں رہ کر اپنی باقی زندگی پوری کر رہی تھی۔ یہ بیماری اس قسم کی تھی کہ اس کے جسم کے ہر مسام سے ایک لیس دار مادہ رستا رہتا تھا جس کا کوئی علاج نہ تھا۔ یہ بیماری لیبارٹری

ں ہونے والے ایک خصوصی تجربے کے دوران ایک ٹیسٹ ٹیوب ٹوٹ
نے کی وجہ سے روتھ کی سہیلی مارکین کو لگ گئی تھی۔ چونکہ عمران پہلے
ی سلواکی نہ گیا تھا اس لئے سکاٹ نے اپنے ایک خاص آدمی سویڈل
ان کے ساتھ بھیجا تھا اور چونکہ سویڈل کے اضافے کی وجہ سے وہ
ب کار میں اکٹھے سفر نہ کر سکتے تھے اس لئے سکاٹ نے انہیں اس
فر کے لئے سٹیشن ویگن مہیا کر دی تھی اور اب وہ روتھ کی سہیلی
ن سے ایک تفصیلی ملاقات کر کے واپس آ رہے تھے۔ مارکین
م روتھ نے خصوصی خط لکھ دیا تھا اور اس خط کی وجہ سے مارکین
ن کے ساتھ مکمل تعاون کیا تھا اور لیبارٹری کے بارے میں جو
وہ جانتی تھی اس نے بتا دیا تھا لیکن اس نے جو کچھ بتایا تھا وہ
رٹری کے اندرونی محل وقوع کے بارے میں تھا کیونکہ باہر سے
رٹری میں جانے اور اندر سے باہر لے آتے وقت ہر شخص کو
ش کر دیا جاتا تھا اس لئے بیرونی طور پر وہ صرف اتنا بتا سکتی تھی
ہ لیبارٹری ٹورجن ہلز پر پہاڑی علاقے میں کہیں واقع ہے کیونکہ
، بار لیبارٹری میں جاتے ہوئے اتفاق سے اُسے راستے میں ہی
ن آ گیا تھا لیکن چونکہ اُسے معلوم تھا کہ اگر اسے لے جانے والوں
س بات کا علم ہو گیا کہ اُسے راستے میں ہوش آ گیا ہے تو وہ اصول
مطابق اُسے فوری گولی مار دیں گے اس لئے مارکین بیہوش بنی
ی تھی اور اس وقت اس نے دیکھا تھا کہ جس ہیلی کاپٹر پہ اُسے
جایا جاتا تھا وہ ہیلی پیڈ پر اترا اور پھر اُسے اور اس کے دو بیہوش
ھیوں کو ایک پہاڑی جیپ میں ڈال کر پہاڑی علاقے میں لے جایا

گیا اور آخر میں گڑگڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ایک چٹان پھٹی اور جیپ اندر داخل ہو گئی جہاں باقاعدہ ایک فراخ سڑک بنی ہوئی تھی اس طرح وہ لیبارٹری پہنچ گئی تھی لیکن اندرونی طور پر لیبارٹری کے محل وقوع اور وہاں کام کرنے والے افراد کی تعداد وغیرہ کے بارے میں مارکین نے انتہائی قیمتی معلومات بہم پہنچائی تھیں اور عمران کے لئے یہ معلومات بھی بے حد قیمتی تھیں اس لئے وہ اس ملاقات سے خاصا مطمئن نظر آ رہا تھا۔

"یہ ہیلی کاپٹر ___ ادھر ہیلی کاپٹر کا کیا کام" ___ اچانک فرنٹ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران نے چونک کر کہا اس کی نظریں دور فضا میں اٹھتے ہوئے ایک ہیلی کاپٹر پر جمی ہوئی تھیں جو کھیتوں کے درمیان فضا میں بلند ہو رہا تھا۔ ہیلی کاپٹر چھوٹا لیکن خاصا تیز رفتار تھا۔ وہ کافی بلندی پر جا کر تیزی سے مڑا اور پھر مغرب کی طرف بڑھتا ہوا چند لمحوں میں ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"یہ وائٹ بلڈ کے چیف برکلے کا ذاتی ہیلی کاپٹر ہے جناب ___ میں اسے پہچانتا ہوں کیونکہ میرا گہرا دوست کافی عرصہ اس کا پائلٹ رہا ہے" ___ سویڈل نے سادہ سے لہجے میں جواب دیا تو نہ صرف اس کے ساتھ بیٹھا ہوا عمران بلکہ عقبی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے اس کے سارے ساتھی بھی سویڈل کی یہ بات سن کر بے اختیار اچھل پڑے تھے۔

"کیا کہہ رہے ہو ___ برکلے کا ہیلی کاپٹر ہے یہ" ___؟ عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں! ___ میں درست کہہ رہا ہوں لیکن آپ اس طرح چونکے کیوں ہیں ___ کیا کوئی خاص بات ہے" ___ سویڈل نے حیرت بھرے

ے میں کہا۔

"لیکن یہ برکلے یہاں کھیتوں میں کیا کر رہا تھا" ___؟ عمران نے کے سوال کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا۔

ادھر اس کا بڑا ذاتی زرعی فارم ہے ___ ہم اس وقت آتاگ قصبے حدود سے گزر رہے ہیں اور آتاگ قصبے کی بیشتر اراضی کا مالک برکلے ہے" ___ سویڈل نے جواب دیا۔

کیا تم نے اس کے زرعی فارم کو دیکھا ہوا ہے" ___؟ عمران نے ہا۔

جی ہاں! ___ باس سکاٹ کے پاس ڈرائیونگ کی ملازمت سے میں وائٹ بلڈ کے دفتر میں ڈرائیور کے طور پر ملازم رہا ہوں اور میں بار اپنے باس کے ساتھ یہاں آتا رہا ہوں" ___ سویڈل نے ب دیا۔

او۔کے ___ تم اب سٹیشن ویگن کو اس زرعی فارم کی طرف لے چلو۔ لیکن ں نزدیک نہ جانا۔ دور رک کر ہمیں بتا دینا" ___ عمران نے کہا۔

جناب! ___ آپ باس کے مہمان ہیں اس لئے میرا مشورہ ہے کہ آپ نہ جائیں ___ یہ وائٹ بلڈ والے انتہائی خطرناک لوگ ہیں۔ ایسا نہ ہو پ کو کوئی نقصان پہنچ جائے" ___ سویڈل نے انتہائی ہمدردانہ یں انہیں مشورہ دیتے ہوئے کہا۔

تم فکر نہ کرو ___ جلدی کرو" ___ عمران نے سخت لہجے میں کہا تو یڈل نے اس طرح سر ہلایا جیسے وہ مجبوراً رضامند ہو رہا ہو اور پھر تھوڑی آگے جانے کے بعد اس نے ویگن ایک بائی روڈ کی طرف موڑ دی۔

"اصل راستہ تو کافی آگے ہے جناب! ـــ لیکن یہ بائی روڈ ہیں
ادھر جاتی ہے" ـــ سویڈل نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا
پھر تقریباً بیس منٹ کے سفر کے بعد انہیں دُور سے زرعی فارم کی وسیع
عریض عمارت نظر آنے لگی۔ لیکن ان کی طرف عمارت کا عقبی رُخ تھا
اس کا مطلب تھا کہ یہ سڑک زرعی فارم کے عقبی طرف جا نکلتی تھی۔

"فارم سے ذرا دُور ویگن روک دینا" ـــ عمران نے کہا تو سویڈل
نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑا آگے لے جا کر اس نے ویگن ایک
سائیڈ پر کر کے روک دی۔

"تم بھی نیچے آجاؤ" ـــ عمران نے دروازہ کھول کر نیچے اترتے
ہوئے سویڈل سے کہا۔ عمران کے ساتھی بھی نیچے اتر آئے تھے۔

"تنویر ـــ اس سیدھے سادھے آدمی کو اس طرح بیہوش کر دو کہ اس
کے حلق سے آواز نہ نکلے" ـــ عمران نے نیچے اترتے ہوئے تنویر
سے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا سٹیشن ویگن کے سامنے سے ہوتا ہوا دوسری
طرف کھڑے سویڈل کی طرف بڑھ گیا اور پھر ہلکی سی چیخ کے ساتھ ہی
سویڈل ایک دھماکے سے نیچے گر گیا۔

"برکلے کی یہاں آمد بتا رہی ہے کہ یہ اس کا کوئی خاص اڈہ ہے
یہاں کوئی خاص کام ہو رہا ہے اس لئے ہم نے اسے چیک کرنا ہے۔
عمارت خاصی وسیع ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ اندر کافی آدمی ہوں اس
لئے عمارت پر پہلے بیہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر ہوں گے
اور پھر ہم اندر جائیں گے" ـــ عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب
ہو کر کہا اور صفدر نے سر ہلاتے ہوئے ویگن کی عقبی سیٹ پر رکھا

ل بیگ اٹھا کر ہاتھ میں لے لیا۔ یہ بیگ وہ مسلسل اپنے ساتھ رکھتا
ونکہ کسی بھی مرحلے پر اس کی ضرورت پڑ سکتی تھی۔ اس میں مخصوص
کے ساتھ ساتھ میک اپ باکس، فرسٹ ایڈ باکس اور ایسی ہی
ی ضرورت کی چیزیں موجود تھیں اور پھر وہ سب تیزی سے عمارت
ف بڑھ گئے۔

صفدر نے بیگ سے مخصوص پسٹل نکالا اور پھر بیگ تنویر کے ہاتھ
ے کر وہ پنجوں کے بل دوڑتا ہوا عمارت کی دائیں سائیڈ کی طرف
ے لگا جب کہ عمران اور اس کے دوسرے ساتھی وہیں رک گئے۔
اب ان کی نظروں سے اوجھل ہو گیا تھا اور تھوڑی دیر بعد انہوں
ل کی مخصوص ٹھک ٹھک کی آوازیں سنیں اور چند لمحوں بعد صفدر
ہوا واپس آگیا۔

یں نے چار کیپسول فائر کئے ہیں ـــ میرے خیال میں یہ کافی
گے" ـــ صفدر نے کہا۔

ر اندر رہنے والے تمہاری طرح غیرت مند ہوئے تو کافی رہیں گے
ویر کی طرح ـــ مم ـــ مم ـــ میرا مطلب ہے کہ زیادہ غیرت مند
تو ـــ" عمران نے تنویر کا چہرہ بگڑتے دیکھ کر بات بدل
سب ساتھی بے اختیار ہنس پڑے۔

تنویر سے مذاق کرنے کا کوئی موقع چھوڑتے بھی ہو" ـــ جولیا
تے ہوئے کہا۔

نویر کب میرے لئے کوئی موقع چھوڑتا ہے ـــ سائے کی طرح
ساتھ لگا رہتا ہے" ـــ عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب

دیا اور فضا بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"تم سے بات کرتے ہوئے شیطان بھی ڈرتا ہوگا" ——— جولیا نے بے اختیار ہنستے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ عمران کی بات سن کر انار کی طرح سرخ پڑ گیا تھا۔

"تنویر تو نہیں ڈرتا ——— بے شک اس سے پوچھ لو" ——— عمران نے کہا اور فضا ایک بار پھر قہقہوں سے گونج اٹھی۔

"میرا خیال ہے کہ اب تک گیس کا اثر ختم ہو گیا ہوگا" ——— صفدر نے شاید موضوع بدلنے کی غرض سے کہا۔

"ارے ہاں! ——— ہمارا یہاں کھلے عام ٹھہرنا بھی غلط ہے ——— کہیں وہ ہیلی کاپٹر واپس نہ آجائے" ——— جولیا نے کہا اور عمران نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب دوڑتے ہوئے عمارت کی سائیڈ ہو کر عمارت کے سامنے والے حصے کی طرف پہنچ گئے۔ عمارت کا پھاٹک بند تھا۔ تنویر نے پھاٹک پر چڑھ کر اندر چھلانگ لگا دی اور چند لمحوں بعد پھاٹک کھل گیا اور وہ سب اندر داخل ہو گئے۔

"ارے ——— اوہ ——— سکاٹ اور یہاں" ——— عمران نے ایک کمرے میں داخل ہوتے ہی بری طرح چونکتے ہوئے کہا کیونکہ کمرے میں ایک کرسی پر سکاٹ رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا۔ اس کے ساتھ ہی کمرے میں چار افراد بیہوش پڑے ہوئے تھے جب کہ ایک آدمی سکاٹ کی کرسی کے بالکل قریب گرا ہوا تھا اور اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی ڈبیا جبکہ دوسرے ہاتھ میں خنجر تھا۔ باہر برآمدے میں بھی دو آدمی بیہوش پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے جھک کر اس آدمی کے ہاتھ سے وہ ڈبیا نکال

اسے کھولا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ ڈبیا کے اندر ایک چھوٹا سا بٹن موجود تھا اور اس بٹن کو دیکھتے ہی عمران کے ہونٹ بھنچ گئے۔ وہ اس مخصوص ساخت کے ڈکٹا فون کو دیکھتے ہی پہچان گیا تھا۔ یہ کھال کے اندر کام کرنے والا ڈکٹا فون تھا اور خنجر کی دوسرے ہاتھ میں موجودگی بتا رہی تھی کہ جس وقت گیس کیپسول فائر کئے گئے اس وقت یہ آدمی سکاٹ کے جسم میں ڈکٹا فون ایڈجسٹ کرنے ہی والا تھا۔

"اس آدمی کو کرسی پر باندھ دو" ——— عمران نے ڈبیا بند کر کے اسے جیب میں ڈالتے ہوئے کہا اور اس نے اس آدمی کے دوسرے ہاتھ سے خنجر بھی نکال لیا۔

کیپٹن شکیل اس دوران سکاٹ کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں کھول کر اسے ایک صوفے پر لٹا چکا تھا۔ اس نے تنویر کی مدد سے اس آدمی کو اسی کرسی پر بٹھا کر انہی رسیوں سے اسے جکڑ دیا جن سے سکاٹ جکڑا ہوا تھا۔

"صفدر ——— اب پہلے سکاٹ کو انٹی انجکشن لگا دو تاکہ ہم اس سے حالات پوچھ لیں ——— کیپٹن شکیل اور جولیا دونوں باہر نگرانی کریں گے بلکہ اس ڈرائیور سویڈل کو دیگن میں ڈال کر دیگن کو کسی محفوظ جگہ پر پہنچا دو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ بر کلے ہیلی کاپٹر پر واپس آجائے یا ان کا کوئی ساتھی ادھر آ نکلے اور ہم پھنس جائیں" ——— عمران نے کہا اور کیپٹن شکیل اور جولیا دونوں سر ہلاتے ہوئے باہر کی طرف مڑ گئے جب کہ صفدر نے بیگ سے انٹی انجکشن نکال کر اس میں موجود محلول کو صوفے پر بیہوش پڑے سکاٹ کے بازو میں انجکٹ کر دیا لیکن انجکشن کے

اثرات ظاہر ہونے کا وقت گزر گیا لیکن سکاٹ ہوش میں نہ آیا تو عمران چونک پڑا۔

" اوہ ۔۔ پہلے اسے یقیناً چوٹ لگا کر بیہوش کیا گیا ہوگا تاکہ اس کے جسم میں ڈکٹا فون ایڈجسٹ کیا جا سکے ۔ اسی لیے یہ گیس کے اثرات ختم ہو جانے کے باوجود ہوش میں نہیں آرہا " ۔۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر تیزی سے وہ سکاٹ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ہاتھ میں موجود خنجر جیب میں ڈالا اور پھر دونوں ہاتھوں سے سکاٹ کا منہ اور ناک بند کر دیا چند لمحوں بعد ہی سکاٹ کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے اور عمران پیچھے ہٹ گیا۔

تھوڑی دیر بعد سکاٹ نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر وہ اُٹھنے کی کوشش میں صوفے سے نیچے گرنے ہی لگا تھا کہ عمران نے اُسے سنبھال کر دوبارہ صوفے پر بٹھا دیا۔

" تم ۔ تم ۔۔ عمران تم ۔۔ اوہ ۔۔ یہ ۔۔ یہ ۔۔۔ " سکاٹ نے شعور میں آتے ہی سامنے بیٹھے عمران کو دیکھ کر انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ برکلے کا اڈا ہے ۔۔۔ ہم روتھ کی فرینڈ مارکین سے مل کر سلواکی سے واپس براڈلے آرہے تھے کہ ہم نے دور سے کھیتوں کے درمیان سے ایک ہیلی کاپٹر کو فضا میں بلند ہو کر مغرب کی طرف جاتے دیکھا ۔۔ تمہارے ڈرائیور سویڈل نے بتایا کہ یہ برکلے کا ذاتی ہیلی کاپٹر ہے اس پر ہم چونک پڑے اور پھر سویڈل نے ہی بتایا کہ یہاں برکلے کا ذاتی زرعی فارم ہے ۔ چنانچہ ہم ادھر آ گئے ۔۔۔ ہم نے باہر سے بیہوش کرنے

والی گیس کے کیپسول فائر کیے اور پھر ان کے اثرات دور ہونے پر جب ہم اندر آئے تو تم کرسی پر بندھے ہوئے بیٹھے نظر آئے ۔ تمہارے ساتھ ایک آدمی فرش پر بیہوش پڑا ہوا تھا جس کے ایک ہاتھ میں خنجر اور دوسرے ہاتھ میں ایک ڈبیا تھی جس میں ایسا ڈکٹا فون تھا جسے کھال کے اندر سی دیا جائے تو وہ کام کرتا ہے " ۔۔۔ عمران نے اُسے ساری سچویشن سمجھاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔۔۔ تو یہ برکلے نے چال کھیلی ہے کہ میرے جسم میں ڈکٹا فون لگا کر مجھے رہا کر دے تاکہ اس طرح وہ تمہارا کھوج لگا سکے " ۔۔۔۔ سکاٹ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور صوفے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" تم یہاں کیسے پہنچ گئے اور برکلے یہاں کیوں آیا تھا " ۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

" میں روتھ کے ساتھ اپنے گھر میں موجود تھا کہ اچانک میرا ذہن چکرایا اور میں بیہوش ہو گیا ۔۔۔ پھر مجھے ہوش آیا تو میں یہاں کرسی پر بندھا ہوا بیٹھا تھا اور برکلے میرے سامنے کھڑا تھا ۔۔۔ اس نے مجھ سے تمہارے متعلق پوچھا ۔ اُسے معلوم ہو گیا تھا کہ اس کے ساتھیوں کو میری رہائش گاہ پر ہلاک کیا گیا ہے ۔ میں نے اُسے روتھ کی بے عزتی والی کہانی سنا دی " ۔۔۔ سکاٹ نے کہا۔

" تفصیل سے بتاؤ کہ تم سے برکلے کی کیا گفتگو ہوئی ۔۔۔ یہ اہم ہے " عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا تو سکاٹ نے برکلے سے ہونے والی تمام گفتگو تفصیل سے دوہرا دی ۔ پھر یہ آدمی جسے تم نے کرسی سے باندھ رکھا ہے اس کا نام براڈلے نے جیفرے لیا تھا، وہ اسے باہر لے گیا۔ پھر مجھے ہیلی کاپٹر

کی آواز سنائی دی۔ اس کے بعد یہ جیفرے اندر آ گیا اور اس نے میرے سر پر اچانک ریوالور کا دستہ مار کر مجھے بیہوش کر دیا ——— اس کے بعد مجھے ہوش آیا تو تم سامنے موجود تھے" ——— سکاٹ نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب وہ برکلے کی تمام پلاننگ اچھی طرح سمجھ گیا تھا اور واقعی اگر وہ اس طرح اچانک یہاں نہ پہنچ جاتے تو برکلے کی پلاننگ یقیناً کامیاب ہو جاتی اور انہیں معلوم بھی نہ ہوتا کہ سکاٹ کے جسم میں موجود ڈکٹا فون کی وجہ سے وہ چیک کر لئے گئے ہیں۔

"صفدر ——— اب اس جیفرے صاحب کو ہوش میں لے آؤ تاکہ معلوم ہو سکے کہ برکلے اسے کیا ہدایات دے کر گیا ہے" ——— عمران نے صفدر سے کہا اور صفدر سر ہلاتا ہوا ایک طرف رکھے سپیشل بیگ کی طرف بڑھ گیا۔

"مارکین سے کچھ معلومات مل گئیں یا نہیں" ——— سکاٹ نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں ——— اس نے روتھ کا خط پڑھ کر ہم سے مکمل تعاون کیا ہے۔ اس کے پاس لیبارٹری کی اندرونی ساخت کے بارے میں معلومات تھیں لیکن اس سے گفتگو کے بعد یہ بات حتمی طور پر طے ہو گئی ہے کہ پاکیشیائی سائنسدان کو یقیناً اسی لیبارٹری میں رکھا گیا ہے کیونکہ مارکین نے جس انداز کی لیبارٹری کی تفصیلات بتائی ہیں وہاں ایسے فارمولے پر ریسرچ کی جا سکتی ہے ——— اور اب برکلے کو ہیلی کاپٹر میں جاتا دیکھ کر اور مارکین سے گفتگو کے بعد یہ بات ثابت ہو گئی ہے کہ ہمارا ٹارگٹ ابھی ٹورجن ہلز میں ہی ہے" ——— عمران نے کہا۔

اسی لمحے جیفرے کی کراہ سنائی دی اور عمران جیفرے کی طرف ہ ہو گیا۔

تم ——— تم آزاد ہو گئے ——— یہ ——— یہ کس طرح ہو گیا ——— یہ ں ہیں" ——— جیفرے نے ہوش میں آتے ہی کہا۔

ہم وہی ہیں جیفرے ——— جن کی تلاش کے لئے تم نے سکاٹ م میں ڈکٹا فون ایڈجسٹ کرنا چاہتے تھے" ——— عمران نے تے ہوئے کہا تو بندھا ہوا جیفرے بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

تم ——— تم ——— یہاں کیسے پہنچ گئے" ——— جیفرے نے بھرے لہجے میں پوچھا۔

تمہارے باس برکلے کے ہیلی کاپٹر نے ہماری رہنمائی کی ہے۔ بہرحال م صرف اتنا بتا دو کہ ہمارے متعلق برکلے نے تمہیں کیا ہدایات دی " ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

کیا ہدایات دینی ہیں ——— اس نے تمہارے قتل کا حکم دیا تھا " ——— جیفرے نے مایوس سے لہجے میں کہا۔

تم نے ہماری ہلاکت کی اطلاع برکلے کو دینی تھی اس کے لئے ذریعہ اختیار کرتے" ——— عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

ظاہر ہے میں وائٹ بلڈ کے انچارج کو اطلاع دیتا اور بس" ——— رے نے جواب دیا۔

تنویر ——— مسٹر جیفرے کچھ زیادہ ہی مایوس نظر آ رہے ہیں اور مجھے کی خوبصورت آنکھوں میں موجود مایوسی کی کیفیات پسند نہیں آ رہیں

اس لئے تم اسے کم از کم ففٹی پرسنٹ تو کم کر دو" ـــــ عمران نے ساتھ کھڑے تنویر سے کہا اور ساتھ ہی جیب سے وہی خنجر نکال کر تنویر کی طرف بڑھا دیا جو اس نے جیفرے کے ہاتھ سے نکال کر اپنی جیب میں ڈالا تھا۔

"کیا ــ تم کیا کرنا چاہتے ہو" ـــــ؟ جیفرے نے چونک کر پوچھا۔

"کچھ نہیں ـــ صرف تمہاری ایک آنکھ تنویر نکال دے گا۔ اس طرح مایوسی کی کیفیت ففٹی پرسنٹ کم ہو جائے گی" ـــــ عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ جیفرے کوئی جواب دیتا، تنویر بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھا اور دوسرے لمحے کمرہ جیفرے کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ تنویر نے ایک ہی وار میں خنجر کی نوک سے اس کی ایک آنکھ کا ڈھیلا باہر نکال دیا تھا۔ جیفرے چیختا ہوا تکلیف کی شدت سے بیہوش ہو گیا۔

"اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ میں چیک کر سکوں کہ اب مایوسی کی کیفیت کی کیا پوزیشن ہے" ـــــ عمران نے اسی طرح سپاٹ لہجے میں کہا اور تنویر نے بیہوش جیفرے کے چہرے پر زوردار تھپڑوں کی جیسے بارش کر دی اور چوتھے پانچویں تھپڑ پر جیفرے نے ایک بار پھر چیخ مار کر ہوش میں آ گیا۔

"ارے ـــ یہ تو ساری مایوسی دوسری آنکھ میں جمع ہو گئی ہے۔ اس لئے دوسری آنکھ بھی نکال دو تاکہ نہ رہے بانس اور نہ بجے بانسری

نہ آنکھیں ہوں گی اور نہ ان میں تیرتی ہوئی مایوسی نظر آئے گی" عمران نے پہلے کی طرح سرد لہجے میں کہا اور تنویر ایک بار پھر خون آلود نوک دار خنجر اٹھائے آگے بڑھنے لگا۔

"رک جاؤ ـــ رک جاؤ ـــ میں بتاتا ہوں ـــ رک جاؤ" ـــــ اچانک جیفرے نے ہذیانی انداز میں چیخنا شروع کر دیا اور عمران نے ہاتھ اٹھا کر تنویر کو روک دیا۔

"بتاؤ" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں تمہاری ہلاکت کی اطلاع باس کے سیکرٹری مورگن کو فون پر دیتا اور مورگن یہ اطلاع ایک خصوصی ٹرانسمیٹر پر باس کو دے دیتا" ـــــ جیفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مورگن کو معلوم ہے کہ برکلے کہاں ہے" ـــــ عمران نے پوچھا۔

"سب کو یہی معلوم ہے کہ وہ سپیشل پراجیکٹ پر گیا ہے۔ لیکن سوائے باس کے اور کوئی بھی نہیں جانتا کہ یہ سپیشل پراجیکٹ کہاں ہے"۔ جیفرے نے جواب دیا۔

"مورگن کا فون نمبر بتاؤ" ـــــ عمران نے کہا اور جیفرے نے فون نمبر بتا دیا۔

"اب ان کا کیا کرنا ہے" ـــــ؟ عمران نے مڑ کر سکاٹ سے کہا۔

"وہی جو پہلے ان کے ساتھیوں کے ساتھ کیا تھا" ـــــ سکاٹ نے منہ بناتے ہوئے کہا اور عمران سر ہلاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف مڑ گیا۔ اس نے اپنے ساتھیوں کو بھی باہر آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ سب زرعی فارم کی حدود سے باہر آ گئے۔ جولیا نظر نہ آ رہی تھی۔

"جولیا کہاں ہے کیپٹن شکیل" ـــــ ؟ عمران نے کیپٹن شکیل سے پوچھا۔

" وہ باہر ویگن میں موجود ہے" ـــــ کیپٹن شکیل نے جواب دیا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

" ریوالور مجھے دو عمران ـــــ اور تم باہر جاؤ۔ میں آرہا ہوں" ـــــ ان کے ساتھ باہر آتے ہوئے سکاٹ نے کہا اور عمران نے سر ہلاتے ہوئے جیب سے سائلنسر لگا ریوالور نکالا اور سکاٹ کے ہاتھ میں دے دیا۔

زرعی فارم سے باہر نکل کر وہ کیپٹن شکیل کی رہنمائی میں اس طرف کو بڑھ گئے جدھر ان کی سٹیشن ویگن موجود تھی۔ سویڈل کو ہوش آچکا تھا اور وہ ڈرائیونگ سیٹ پر خاموش بیٹھا ہوا تھا جب کہ جولیا ویگن سے باہر کھڑی تھی۔

"کیا ہوا" ـــــ ؟ جولیا نے ان کے قریب پہنچتے ہی عمران سے پوچھا۔

"کچھ نہیں ـــــ سکاٹ اپنے علاقے کی صفائی میں مصروف ہے"۔ عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد سکاٹ بھی زرعی فارم سے نکل کر ان کی طرف بڑھنے لگا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا ہوا سویڈل پہلے سکاٹ کا نام سن کر چونکا تھا لیکن جب اس نے سکاٹ کو فارم سے نکلتے ہوئے دیکھا تو وہ بے اختیار اچھل پڑا۔

" اوہ باس ـــــ اور یہاں" ـــــ سویڈل کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی لیکن اس کی بات کا کسی نے جواب نہیں دیا۔

" ان لاشوں کا کیا کرو گے ـــــ کیا یہیں پڑی رہیں گی" ـــــ ؟ عمران نے سکاٹ کے قریب پہنچتے ہوئے پوچھا۔

ہیں ـــــ میں براڈلے پہنچ کر اپنے آدمیوں کو سویڈل کے ساتھ
بھیجوں گا تاکہ ان لاشوں کو اس طرح ٹھکانے لگا دیا جائے کہ برکلے
ا ہی نہ ہو سکے کہ یہ لوگ کہاں گئے ـــــ ورنہ اگر یہ لاشیں
ڑی رہیں تو پھر وہ سمجھ جائے گا کہ میں نے انہیں ہلاک کیا ہے۔
ٹ بلڈ خاصی طاقتور تنظیم ہے" ـــــ سکاٹ نے کہا۔
ہی بات ہے تو ان لاشوں کو سٹیشن ویگن میں ڈال کر لے جایا
ہے" ـــــ عمران نے کہا۔
میں ـــــ انہیں ساتھ لے جانا بے سود ہے۔ میرے آدمی انہیں
میں قریب ہی زمین میں دفن کر دیں گے ـــــ لیکن اب تمہارا
رام ہے۔ کیا تم اب اس مورگن کے پیچھے مورس جاؤ گے" ـــــ ؟
نے ویگن میں بیٹھتے ہوئے کہا۔
میں ـــــ مجھے یقین ہے کہ برکلے نے اس لیبارٹری کے بارے
لو کچھ نہیں بتایا ہو گا ـــــ ہم براڈلے پہنچ کر اب ٹورجن ہلز
روانہ ہو جائیں گے" ـــــ عمران نے کہا اور سکاٹ نے
ں سر ہلا دیا۔

برکلے اپنے مخصوص کیبن میں بیٹھا ایک کتاب کے مطالعے
مصروف تھا۔ اس کے ایک ہاتھ میں جلتا ہوا سگریٹ تھا جب کہ سا
میز پر شراب کی کھلی ہوئی بوتل بھی رکھی ہوئی تھی۔ اُسے اناگ کے ز
فارم سے آئے ہوئے آج دوسرا روز تھا لیکن مورگن کی طرف سے
کال نہ آئی تھی۔ اس سے وہ یہی سمجھا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی
تک سکاٹ سے نہ ملے ہوں گے۔ اس لئے جیفرے اور اس کا گروہ ح
میں نہ آیا ہوگا لیکن وہ بہرحال مطمئن تھا کہ سکاٹ کے جسم میں لگائے
والے ڈکٹا فون والی اسکی پلاننگ بہرحال کامیاب رہے گی اور جلد
بدیر بہرحال اُسے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کے بارے
اطلاع مل جائے گی۔ اس لئے وہ بڑے مطمئن انداز میں بیٹھا کتا
کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ میز پر موجود انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی
آواز سن کر برکلے بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے کتاب الٹا کر میز

ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
یس" ۔۔۔ برکلے نے تیز لہجے میں کہا۔
باس! ۔۔۔ ایئر چیک پوسٹ نمبر وَن سے راڈی بول رہا ہوں"۔
طرف سے ایک آواز سنائی دی۔
کیا بات ہے ۔۔۔ کیوں کال کی ہے؟" ۔۔۔ ؟ برکلے نے
بھرے لہجے میں پوچھا۔
باس! ۔۔۔ جنوب کی طرف سے ایک جیپ ٹورجن ہلز کی طرف
دکھائی دے رہی ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے راڈی نے
دیا تو برکلے بے اختیار چونک پڑا۔
جیپ کتنے فاصلے پر ہے" ۔۔۔ ؟ برکلے نے حیران ہو کر پوچھا۔
ابھی تو کافی دُور ہے باس! ۔۔۔ لیکن اس کا رُخ بہرحال ٹورجن ہلز
رف ہی ہے" ۔۔۔ راڈی نے جواب دیا۔
اوہ ۔ کوئی شکاری وغیرہ ہوں گے ۔۔۔ فرسٹ چیک پوسٹ
خود ہی انہیں روک کر واپس بھجوا دیں گے۔ لیکن تم انہیں چیک
تے رہنا" ۔۔۔ برکلے نے کہا۔
یس باس" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور برکلے نے رسیور
دیا۔
ایک تو ان شکاریوں نے جان عذاب میں ڈال رکھی ہے ۔۔۔ کوئی
ئی شکاری پارٹی ادھر آ ہی نکلتی ہے" ۔۔۔ برکلے نے رسیور رکھ
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر میز پر رکھی ہوئی کتاب دوبارہ اٹھا لی۔
دس پندرہ منٹ بعد انٹرکام کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور برکلے

نے چونک کر ایک بار پھر رسیور اٹھالیا ۔

" یس " ــــ برکلے نے تیز لہجے میں کہا ۔

" راڈی بول رہا ہوں باس ــ جیپ فرسٹ چیک پوسٹ پر کچھ دیر رک کر اب آگے بڑھی چلی آرہی ہے اور انہوں نے اسے کلیئر کر دیا ہے " ــــ راڈی نے جواب دیا ۔

" کلیئر کر دیا ہے ــ کون لوگ ہیں یہ ــــ معلوم کرتا ہوں میں " ــــ برکلے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس نے تیزی سے رسیور رکھا اور پھر اٹھ کر ایک سائیڈ پر موجود الماری کھول کر اس میں سے فکسڈ فریکوئنسی کا ٹرانسمیٹر نکال کر واپس کرسی پر آکر بیٹھ گیا ۔ اس نے اس کے بٹن پریس کر دیئے ۔

" ہیلو ہیلو ــ برکلے کالنگ ۔ اوور " ــــ برکلے نے ٹرانسمیٹر آن کر کے بار بار کال دینی شروع کر دی ۔

" یس باس ــ جیمز بول رہا ہوں فرسٹ چیک پوسٹ سے ۔ اوور " چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر میں سے ایک آواز برآمد ہوئی ۔

" ایک جیپ کو تم نے پاس کیا ہے ــــ کون ہیں اس جیپ میں اور کیوں پاس کی ہے ۔ اوور " ــــ برکلے نے تیز لہجے میں کہا ۔

" باس ! ــ جیفرے اور اس کے ساتھی ہیں ۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ نے انہیں بلوایا ہے ۔ اوور " ــــ دوسری طرف سے کہا گیا ۔ برکلے بے اختیار اچھل کر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔

" جیفرے اور اس کے ساتھی ــ کیا مطلب ــ وہ یہاں کیسے آسکے ہیں ۔ انہیں تو یہاں کا علم ہی نہیں ــــ اور اگر ہو بھی سہی تو وہ یہاں

ی کی بجائے میرے سیکرٹری کے ذریعے مجھے کال بھی کر سکتے تھے ۔
" ــــ برکلے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

باس ! ــ میں جیفرے کو ذاتی طور پر جانتا ہوں اس لئے میں
ے کلیئر کر دیا ہے ــــ اب آپ اگر کہیں تو میں انہیں واپس
ں ۔ اوور " ــــ جیمز کا لہجہ سہما ہوا تھا ۔

نہیں ــ جب تک تم ان تک پہنچو گے وہ سیکنڈ چیک پوسٹ تک
چکے ہوں گے ــ میں خود سیکنڈ چیک پوسٹ سے بات کرتا
ا ۔ اوور اینڈ آل " ــــ برکلے نے تیز لہجے میں کہا اور ٹرانسمیٹر
کر کے اس نے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور
ا اور مختلف نمبرز یکے بعد دیگرے پریس کر دیئے ۔ سیکنڈ چیک پوسٹ
کافی قریب تھی اس لئے وہاں انٹرکام سسٹم موجود تھا ۔ فرسٹ
پوسٹ پہاڑیوں کے آغاز میں تھی اس لئے وہاں یہ سسٹم نہ لگایا
ا ۔

یس ۔ مائیکل اٹنڈنگ " ــــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف
یک آواز سنائی دی ۔

برکلے بول رہا ہوں " ــــ برکلے نے سخت لہجے میں کہا ۔

یس باس " ــــ دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت
مودبانہ ہو گیا ۔

مائیکل ــ ایک جیپ فرسٹ چیک پوسٹ سے کلیئر ہو کر تمہاری
آرہی ہے ــ بقول جیمز اس جیپ میں میرے ماتحت جیفرے
کے ساتھی ہیں ۔ جیمز کے مطابق وہ جیفرے کو ذاتی طور پر جانتا

ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ جیپ میں واقعی جیفرے ہی ہو۔ لیکن
نے انہیں کلیئر بھی نہیں کرنا اور اس قسم کا رویہ بھی اختیار نہیں کرنا
انہیں شک گزرے ۔۔۔ تم انہیں شک گزرے بغیر انہیں بیہوش
کر دو اور پھر مجھے اطلاع دو ۔۔۔ میں خود وہاں آکر انہیں چیک
کروں گا" ۔۔۔ برکلے نے کہا۔

"یس باس ۔۔۔ میں ایس۔ وی گیس سے انہیں بیہوش کر دوں
انہیں پتہ بھی نہ چلے گا" ۔۔۔ دوسری طرف سے مائیکل نے کہا۔

"ٹھیک ہے ۔۔۔ پوری طرح محتاط رہنا اور ان کے بیہوش ہ
ہی مجھے اطلاع دینا" ۔۔۔ برکلے نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"جیفرے یہاں کیسے آسکتا ہے ۔۔۔ یہ کیسا پراسرار چکر چل گ
برکلے نے ہونٹ چباتے ہوئے خود کلامی کے سے انداز میں کہا اور
کرسی سے اٹھ کر وہ کیبن میں ٹہلنے لگا۔

"کہیں یہ عمران اور اس کے ساتھی نہ ہوں" ۔۔۔ اچانک اس
ذہن میں خیال آیا۔

"نہیں ۔۔۔ وہ تو کسی صورت بھی یہاں نہیں آسکتے ۔۔۔ انہ
کسی صورت بھی یہاں کے بارے میں علم نہیں ہوسکتا ۔۔۔ مگر جیفر
بھی تو علم نہیں ہوسکتا۔ پھر جیفرے کیسے آگیا" ۔۔۔ برکلے نے
ہوئے کہا اور پھر ایک خیال کے تحت اس نے میز پر رکھے ہوئے ا
ٹرانسمیٹر کا بٹن دبا کر اس پر کال دینی شروع کر دی۔

"یس باس ۔۔۔ مورگن بول رہا ہوں۔ اوور" ۔۔۔ دوسری ط
مورگن نے اس کی کال کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

جیفرے کی طرف سے کوئی کال۔ اوور" ۔۔۔؟ برکلے نے پوچھا۔

وئی کال نہیں آئی باس۔ اوور" ۔۔۔ مورگن نے جواب دیتے
ے کہا۔

او کے ۔۔۔ اوور اینڈ آل ۔۔۔ برکلے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے
ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

یہ ضرور کوئی پراسرار چکر ہے" ۔۔۔ برکلے نے ٹرانسمیٹر آف کرتے
ے کہا اور پھر وہ کیبن میں ٹہل ٹہل کر مائیکل کی کال کا انتظار کرنے
قریباً نصف گھنٹے کے انتظار کے بعد انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور
ے نے جھپٹ کر رسیور اٹھا لیا۔

یس" ۔۔۔ برکلے نے چیختے ہوئے کہا۔

باس! ۔۔۔ حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے۔ جیپ میں موجود افراد کو
ی کر دیا گیا ہے" ۔۔۔ دوسری طرف سے مائیکل نے جواب دیتے
ئے کہا۔

ان میں کوئی عورت بھی ہے" ۔۔۔ برکلے نے اچانک ایک خیال
ت پوچھا۔

نہیں باس! ۔۔۔ پانچوں مرد ہیں" ۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

او کے ۔۔۔ میں آرہا ہوں" ۔۔۔ برکلے نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ
ے کیبن کے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد اس کا
کاپٹر فضا میں بلند ہوا اور پھر تیزی سے اڑتا ہوا سیکنڈ چیک پوسٹ
ف بڑھ گیا۔ چند منٹ کی پرواز کے بعد ہی ہیلی کاپٹر سیکنڈ چیک
ٹ پر پہنچ گیا۔ وہاں ایک جیپ کے ساتھ چار مسلح افراد کھڑے ہوئے

تھے ۔ برکلے نے ایک مسطح چٹان پر ہیلی کا پٹر اتار دیا اور پھر اچھل کر
اترا اور دوڑتا ہوا چیک پوسٹ کے بڑے سے کمرے کی طرف بڑھ
اسی لمحے کمرے کے دروازے سے ایک لمبا تڑنگا آدمی باہر آ گیا یہ ما
" آیئے باس " ـــــ مائیکل نے سلام کرتے ہوئے کہا اور بر
ہلاتا ہوا اس بڑے سے کمرے میں داخل ہو گیا جہاں فرش پر پا
بیہوش پڑے ہوتے تھے اور ان میں سے واقعی ایک جیفرے
وہی قد و قامت وہی جسم اور وہی حلیہ ۔

" یہاں میک اپ واشر تو ہے ـــــ ان کے چہرے چیک کرو
برکلے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

" یس باس " ـــــ مائیکل نے کہا اور اس نے اپنے ایک آد
میک اپ واشر لانے کے لئے کہا ۔ چند لمحوں بعد جدید قسم کا میک
واشر دوسرے کمرے سے وہاں لایا گیا اور برکلے نے سب سے پہلے
کا چہرہ چیک کرنے کا حکم دے دیا ۔ لیکن اس وقت برکلے کی ا
کی انتہا نہ رہی جب جدید میک اپ واشر کے استعمال کے باوجود
کے چہرے پر کوئی تبدیلی رونما نہ ہوئی ۔

" یہ ـــ یہ کیسے ممکن ہے " ـــــ برکلے نے ہونٹ چباتے ہو

" اسے کرسی پر باندھ دو اور پھر اسے ہوش میں لے آؤ ـــ
انٹی گیس محلول تو ہے ناں تمہارے پاس " ـــــ برکلے نے
سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" یس باس " ـــــ مائیکل نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر
کے حکم کی تعمیل کر دی گئی اور کرسی پر بندھے بیٹھے جیفرے کو ہ

نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں ۔
جیفرے " ـــــ برکلے نے بے چین سے لہجے میں اس کے پوری
ہوش میں آنے سے پہلے ہی اس سے مخاطب ہو کر کہا ۔
اوہ ـ یس باس ـــ مگر یہ ـــ یہ ـــــ " جیفرے نے انتہائی
بھرے لہجے میں بندھے ہوئے جسم اور سامنے فرش پر بیہوش پڑے
ے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا ۔
تم یہاں کیسے آتے ہو جیفرے " ـــــ ؟ برکلے نے انتہائی
لہجے میں کہا ۔
باس ! ـــ میں نے مورگن کو کال کرنے کی کوشش کی لیکن مورگن
ید فون خراب تھا اس سے بات نہ ہو سکی ـــــ عمران اور اس
ساتھیوں کے متعلق مجھے سکاٹ سے حتمی اطلاع مل گئی تھی کہ انہوں
ی ذریعے سے یہ معلوم کر لیا تھا کہ سپیشل پراجیکٹ ٹورجن ہلز میں
اور وہ ٹورجن ہلز کی طرف روانہ ہو گئے ہیں ـــ میں اس سلسلے
فوری طور پر آپ کو اطلاع دینا چاہتا تھا تاکہ وہ لوگ کہیں اچانک
تک نہ پہنچ جائیں ۔ مجھے اور کوئی صورت نظر نہ آئی تو میں خود
ر آگیا " ـــــ جیفرے نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔
تمہیں کیسے علم ہوا کہ عمران اور اس کے ساتھی ٹورجن ہلز کی طرف
ہیں " ـــــ ؟ برکلے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔
باس ! ـــ سکاٹ کے جسم میں ٹرپل تھری ڈکٹا فون لگا کر میں نے
ے واپس اس کی رہائش گاہ پر پہنچوا دیا ـــــ پھر اس کے ہوش آنے
ں اس کی زبان سے نکلنے والا ہر لفظ سنتا رہا ۔ پھر باس ! اس نے

کسی کو فون کیا۔ دوسری طرف سے بولنے والی کوئی عورت مارکین تھی اس نے اس سے پوچھا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پاس پہنچے ہیں تو اس عورت کی رسیور سے نکلنے والی آواز بھی ڈکٹا فون نے کیچ کر لی ـــــ اس عورت نے سکاٹ کو بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس کے پاس خاص پیغام لے کر پہنچے تھے اور اس نے انہیں لیبارٹری کے بارے میں تمام تفاصیل بتا دی ہیں۔ اس پر سکاٹ نے وہ تفصیلات پوچھیں تو مارکین نے بتایا کہ یہ لیبارٹری ٹورجن ہلز میں پہاڑی کے اند خفیہ طور پر واقع ہے ـــــ پھر سکاٹ کے پوچھنے پر مارکین نے بتایا کہ عمران اور اس کے ساتھی اس کی باتیں سننے کے بعد یہی کہہ رہے تھے کہ وہ یہیں سے ہی ٹورجن ہلز کی طرف روانہ ہو جائیں گے اور انہیں گئے ہوئے اٹھارہ گھنٹے گزر چکے ہیں۔ اس لئے اگر وہ سکاٹ کے پاس واپس نہیں پہنچے تو پھر یقیناً وہ ٹورجن ہلز پہنچ گئے ہوں گے جس پر سکاٹ نے رسیور رکھ دیا ـــــ اس گفتگو کو سن کر میں سمجھ گیا کہ اب پاکیشیائی ایجنٹوں کا یہاں رک کر انتظار کرنا فضول ہے ـــــ میں نے فوری طور پر مورگن کو فون کرنے کی کوشش کی لیکن اس کا فون ہر بار ڈیڈ ملا ـــــ مجھے اتنا تو معلوم تھا کہ آپ سپیشل پراجیکٹ گئے ہیں اور مجھے یہ بھی معلوم تھا کہ سپیشل پراجیکٹ کسی خفیہ لیبارٹری کا نام ہے۔ اس لئے میں نے آخر کار یہی فیصلہ کیا میں خود جا کر آپ کو اس خطرے کی اطلاع دوں ـــــ میرا خیال تھا کہ اگر میں پہلے مورسن گیا اور پھر وہاں سے آپ کو اطلاع دی وقت بہت ضائع ہوگا جب کہ براڈلے سے ٹورجن ہلز نسبتاً زیاد

نزدیک تھیں" ـــــ جیفرے نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"مورگن کا فون نمبر کیا ہے" ـــــ ؟ برکلے نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا تو جیفرے نے فوراً ہی فون نمبر بتا دیا جو بالکل درست تھا۔

"او۔ کے ـــــ ٹھیک ہے۔ میں کسی حد تک مطمئن ہو گیا ہوں ـــــ بہرحال مجھے اطلاع مل گئی ہے اس لئے اب تم اپنے ساتھیوں سمیت واپس مورسن چلے جاؤ" ـــــ برکلے نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف مڑتے ہوئے اس نے مائیکل کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

"مائیکل! ـــــ یہ واقعی اپنا آدمی ہے۔ تم اس کے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ اور پھر اسے اور اس کے ساتھیوں کو واپس بھجوا دو۔ اور سنو! ـــــ پاکیشیائی ایجنٹ جن میں ایک عورت اور چار مرد شامل ہیں اگر جیفرے کی اطلاع درست ہے تو وہ یقیناً یہاں پہنچیں گے اس لئے تم نے پوری طرح چوکنا رہنا ہے" ـــــ برکلے نے مائیکل سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یس باس" ـــــ مائیکل نے جواب دیا اور برکلے تیزی سے اپنے ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد اس کا ہیلی کاپٹر واپس اس کے کیبن کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا لیکن اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

کیبن میں پہنچ کر برکلے نے سب سے پہلے ایکس بی ٹرانسمیٹر پر مورگن کو کال کیا۔

"باس! ـــ میں نے ابھی تھوڑی دیر پہلے آپ کو کال کیا تھا لیکن آپ نے کال اٹنڈ نہ کی تھی اس لئے میں بے حد پریشان ہو گیا تھا۔ آپ کے لئے ایک انتہائی اہم اطلاع تھی میرے پاس" ـــــ دوسری طرف سے مورگن نے رابطہ قائم ہوتے ہی تیز لہجے میں کہا۔

"ہاں! ـــ میں ایک کام کے لئے گیا تھا ـــ کیا اطلاع ہے تمہارے پاس" ـــ؟ برکلے نے کہا۔

"باس! ـــ جیفرے اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اتاگ میں آپ کے زرعی فارم سے کچھ فاصلے پر زمین میں دفن شدہ پولیس کو دستیاب ہوئی ہیں" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا تو برکلے کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر کسی نے ایٹم بم فائر کر دیا ہو۔

"کیا ـــ کیا کہہ رہے ہو ـــ کہیں تم نشہ تو نہیں کرنے لگ گئے میں اس جیفرے سے خود بات کر کے آ رہا ہوں اور وہ اصل جیفرے تھا" ـــ برکلے نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"جناب! ـــ جیفرے کی طرف سے کوئی اطلاع نہ ملی تو میں نے خصوصی طور پر براڈلے میں موجود ایک آدمی کو کہا کہ وہ جیفرے کو تلاش کر کے اُسے کہے کہ وہ مجھ سے بات کرے تاکہ میں اس سے تازہ ترین صورت حال معلوم کر کے آپ کو اطلاع دوں ـــ لیکن پھر اس آدمی کی طرف سے اطلاع دی گئی کہ براڈلے پولیس کی ایک گشتی پارٹی کو اتاگ کے رہنے والے ایک آدمی نے اطلاع دی کہ اس نے زرعی فارم کے قریب سے گزرتے ہوئے ایک آدمی کا ہاتھ زمین سے باہر نکلے ہوئے دیکھا ہے۔ چند کتے اس ہاتھ کو بھنبھوڑ رہے تھے۔ اس پر گشتی پولیس

فوراً وہاں پہنچی تو وہاں واقعی تازہ کھدی ہوئی زمین نظر آ رہی تھی پھر پوری تلاش پر وہاں سے آٹھ لاشیں دستیاب ہوئی تھیں اور زرعی فارم میں بھی خون کے دھبے موجود تھے ـــ پولیس ان لاشوں کو براڈلے لے آئی تو میرے آدمی نے پولیس آفس میں جا کر جب ان لاشوں کو چیک کیا تو اس نے جیفرے کی لاش پہچان لی اور پھر مجھے کال کیا۔ میں نے فوری طور پر آپ کو اطلاع دینی چاہی لیکن آپ کی طرف سے کال ہی اٹنڈ نہ کی گئی تھی" ـــ مورگن نے کہا۔

"تمہارا فون ڈیڈ رہا ہے" ـــ؟ برکلے نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں باس! ـــ ایک لمحے کے لئے بھی ڈیڈ نہیں رہا۔ کیوں"۔ مورگن نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے ـــ میں چیک کرتا ہوں" ـــ برکلے نے کہا اور جلدی سے ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے انٹرکام کا رسیور اٹھا لیا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ـــ مائیکل سپیکنگ" ـــ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مائیکل کی آواز سنائی دی۔

"وہ جیفرے اور اس کے ساتھی کہاں ہیں" ـــ؟ برکلے نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"وہ واپس جانے کے لئے جیپ میں بیٹھ رہے ہیں باس" ـــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوہ ـــ یہ غلط لوگ ہیں۔ فوری طور پر انہیں جیپ سمیت اڑا دو۔

جیب پر میزائل فائر کردو اور انہیں گولیوں سے بھون ڈالو ——— فوراً کارروائی کرو۔ رسیور علیحدہ رکھو تاکہ فوری مجھے رپورٹ دے سکو۔ گو آن ——جلدی کرو" ——— برکلے نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس باس" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز کے چند لمحوں بعد پے در پے دو خوفناک دھماکوں اور مشین گن چلنے کی آوازیں دُور سے سنائی دیں اور پھر خاموشی چھا گئی۔ چند لمحوں بعد ایک بار پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سنائی دیں۔

"ہیلو باس! ——کیا آپ لائن پر ہیں" ——— ؟ مائیکل نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس ——کیا ہوا" ——— ؟ برکلے نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"باس! ——آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی —— جیپ پر میزائل سے دو فائر کئے گئے ہیں۔ جیپ کے ان لوگوں سمیت پرخچے اڑ گئے ہیں۔ ایک باہر گرا تھا۔ اس پر ہم نے مشین گن کی گولیوں کی بارش کر دی اب کیا کرنا ہے" ——— مائیکل نے اسی طرح تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے پوچھا۔

"کرنا کیا ہے۔ ان لاشوں کو اٹھوا کر دور پھنکوا دو اور ملبہ بھی صاف کرا دو" ——— برکلے نے اطمینان بھرا طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"آپ لاشیں دیکھنے نہیں آئیں گے باس" ——— ؟ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔

"نہیں ——اس کی ضرورت نہیں ——— اور سنو ——— ان لوگوں کے ختم ہونے جانے پر مطمئن نہ ہو جانا بلکہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خیال رکھنا۔

مجھے" ——— برکلے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ گو اس نے دھماکوں اور مشین گنوں کی آوازیں اپنے کانوں سے خود سنی تھیں لیکن اس کے باوجود نجانے کیا بات تھی کہ اس کا دل مطمئن نہ ہو پا رہا تھا۔

"یہ لوگ کیا واقعی عمران اور اس کے ساتھی ہوں گے ——— ؟ آخر ایسا میک اپ تھا کہ اس قدر جدید میک اپ واشر سے بھی صاف نہ ہوا تھا ——— یہ یقیناً کوئی پُراسرار گورکھ دھندہ ہے" ——— برکلے نے بڑبڑاتے ہوئے سیاہ رنگ کے ٹیلیفون سیٹ کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"ہیلو ہیلو ——— برکلے کالنگ" ——— برکلے نے کہا۔ اس بار اس کا لہجہ مودبانہ تھا۔

"یس ——— ڈاکٹر جرگن اٹنڈنگ یو" ——— دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر جرگن! ——— ٹورجن ہلز میں اجنبی افراد کو چیک کیا گیا ہے جن میں سے پانچ کو ہلاک کر دیا گیا ہے ——— خیال ہے کہ کچھ افراد ابھی تک ٹورجن ہلز میں چھپے ہوئے ہیں۔ ان کی تلاش جاری ہے۔ اس لئے آپ پلیز سپیشل ڈیفنس سسٹم آن کر دیں" ——— برکلے نے مودبانہ لہجے میں کہا۔

"یہ کون لوگ ہیں" ——— ؟ ڈاکٹر جرگن نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"ایکریمی ہی ہیں ——— ہو سکتا ہے حکومت ایکریمیا کے ایجنٹ ہوں"

بر کلے نے جواب دیا۔ اب ظاہر ہے وہ ڈاکٹر جرگن کو یہ تو نہ بتا سکتا تھا کہ پاکیشیائی ایجنٹوں سے لیبارٹری کو خطرہ ہے۔

"او۔ کے" ـــــ دوسری طرف سے کہا گیا اور بر کلے نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اب کم از کم لیبارٹری ہر لحاظ سے محفوظ ہو چکی تھی۔

عمران اور اس کے ساتھی بڑی سی جیپ میں سوار تیزی سے ٹورجن پہاڑیوں کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے۔ اس بار ڈرائیونگ سیٹ پر سوڈیل کی بجائے ایک دوسرا آدمی تھا جس کا نام ادام تھا اور یہ ادام سکاٹ کا دوست تھا اور خاصا مشہور شکاری بھی تھا۔ ٹورجن پہاڑیوں کو اس نے کسی زمانے میں شکار کے لئے اچھی طرح کھنگالا ہوا تھا۔ لیکن بقول ادام پھر یہ پہاڑیاں حکومت فلوریڈا سے ایکریمیا کے کسی بڑے لارڈ نے لیز پر حاصل کر لیں اور وہاں اپنی ذاتی شکار گاہ بنا لی۔ اس کے بعد ان پہاڑیوں پر عام آدمیوں کا داخلہ ممنوع کر دیا گیا۔ پہاڑیوں کے انتہائی وسیع رقبے کے گرد باقاعدہ خاردار تاریں لگا دی گئیں۔ چیک پوسٹیں بنائی گئیں اور سب سے بلند پہاڑی پر باقاعدہ ایئر چیک پوسٹ قائم کر دی گئی۔ جو دور سے کسی کو پہاڑیوں کی طرف آتے چیک کر سکتی تھی ادام کو سکاٹ نے عمران کی فرمائش پر ایک اور قصبے سے خاص طور پر بلایا تھا اور سکاٹ

نے اُسے صاف بتادیا تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کون ہیں اور کس مقصد کے لئے ٹورجن ہلز جانا چاہتے ہیں تو ادام نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی ہر طرح مدد کرنے کی حامی بھرلی۔ ادام سے ملنے والی معلومات کے بعد عمران نے ان پہاڑیوں میں داخل ہونے کے لئے ایک خصوصی پلاننگ کی۔ جیفرے کا قدوقامت چونکہ اس کی طرح تھا اس لئے عمران نے خود جیفرے بننے کا فیصلہ کیا اور پھر سکاٹ کی مدد سے اس نے مورسن سے خاص قسم کی ہربل کریمیں منگوائیں۔ وہ ایسا میک اپ کرنا چاہتا تھا جو کسی میک اپ واشر سے صاف نہ ہو سکے۔ چنانچہ اس نے یہ سپیشل میک اپ نہ صرف اپنے اوپر کیا بلکہ سوائے ادام کے اس نے باقی سب ساتھیوں کے چہروں پر بھی یہی خصوصی میک اپ کر دیا۔ جولیا کو وقتی طور پر سکاٹ کے پاس چھوڑ دیا گیا تھا کیونکہ جولیا کی موجودگی ان کے لئے باقاعدہ شناخت کا کام کرتی تھی لیکن عمران نے وعدہ کر لیا تھا کہ ٹورجن ہلز پر برکلے اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنے کے بعد لیبارٹری کی تباہی سے پہلے وہ جولیا کو پہاڑیوں پر بلوا لے گا۔

عمران نے اپنے مشن کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا تھا۔ پہلے حصے میں اس نے ٹورجن ہلز پر موجود برکلے اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنا تھا اور دوسرے حصے میں اس نے لیبارٹری میں داخل ہو کر وہاں سے احسن بیگ کو باہر نکالنا تھا اور پہلے حصے پر عمل کرنے کی غرض سے اس نے جولیا کو ڈراپ کر دیا تھا۔ چونکہ عمران کو یہ رپورٹ مل چکی تھی کہ سکاٹ کے آدمیوں نے جیفرے اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس زرعی فارم سے اٹھا کر دور کھیتوں میں دفن کر دی ہیں اور اب اصل

ے کے منظر عام پر آنے کا کوئی سکوپ باقی نہ رہا تھا تو اس نے ے بننے کا فیصلہ کیا تھا چنانچہ اس پلاننگ کے بعد وہ جیپ میں ہ اور ادام نے انتہائی تیز رفتاری سے جیپ کو ٹورجن ہلز کی طرف دیا۔ ادام چونکہ اس سارے علاقے سے بخوبی واقف تھا اس اس نے ایک ایسا شارٹ کٹ راستہ اختیار کیا تھا کہ وہ چار گھنٹوں سفر کے بعد ہی ٹورجن ہلز کے قریب پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔

عمران صاحب ـــــ" ادام نے ساتھ بیٹھے ہوئے عمران سے ب ہو کر کچھ کہنا چاہا۔

" میرا نام جیفرے ہے مسٹر" ـــــ عمران نے سرد لہجے میں اس کی کاٹتے ہوئے کہا۔ اس کا لہجہ بالکل جیفرے سے ملتا تھا۔

" سوری مسٹر جیفرے ـــــ میں یہ کہہ رہا تھا کہ اب ہمیں لازماً ے کر لیا گیا ہو گا" ـــــ ادام نے کہا۔

تو کیا ہوا ـــ ہم کوئی دشمن تو نہیں ہیں۔ ان کے اپنے ہیں" ـــ ن نے جواب دیا اور ادام نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر وہ پہاڑی سلسلے کے دامن میں پہنچ گئے اور دور سے انہیں ایک عدہ چیک پوسٹ بنی ہوئی نظر آگئی جس کے باہر دس مسلح افراد ود تھے پھر جیسے ہی جیپ وہاں جا کر رکی۔

" ارے جیفرے تم ـــ اور یہاں ـــ یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں" ـــــ ک ایک آدمی نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں جیپ کی طرف بڑھتے ئے کہا اور اس کا انداز اور بے تکلفانہ لہجہ بتا رہا تھا کہ وہ جیفرے کو ی طور پر جانتا ہے۔

"اور میں تمہیں یہاں دیکھ کر حیران ہو رہا ہوں" ---- عمران نے جیپ سے نیچے اترتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

"ظاہر ہے تم تو سمجھ رہے ہو گے کہ جیمز جولاتنے عرصے سے نہیں ملا تو کہیں مر کھپ گیا ہو گا" ---- اس آدمی نے بڑے پُرجوش انداز میں عمران سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو عمران نے دل ہی دل میں اطمینان کا سانس لیا۔ اس آدمی نے روانی میں اپنا نام خود بتا کر عمران کا ایک بڑا مسئلہ حل کر دیا تھا۔ ورنہ تو عمران سوچ رہا تھا کہ اس کی ساری پلاننگ پہلے مرحلے میں ہی ناکام ہو جائے گی۔

"ہاں واقعی --- باس برکلے کہاں ہے" ---- ؟ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس برکلے --- وہ تو اوپر اپنے مخصوص کیبن میں ہو گا۔ کیوں ارے ہاں! --- تم ادھر کیسے آ گئے۔ تم تو مورس کے شہزادے ہو" --- جیمز نے کہا۔

"میں نے فوری طور پر باس کے پاس پہنچنا ہے --- میں باس کے لئے ایک انتہائی ایمرجنسی پیغام لے کر آیا ہوں" ---- عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"میرے پاس فکسڈ فریکونسی کا ٹرانسمیٹر ہے۔ اس پر بات کر لو"۔ جیمز نے کہا۔

"ارے نہیں --- یہ ایسی بات ہے کہ سب کے سامنے نہیں کی جا سکتی۔ سمجھ گئے ہو" ---- عمران نے بات کرتے ہوئے بڑے پراسرار انداز میں آنکھ کا کونا دباتے ہوئے کہا۔

وہ --- پھر ٹھیک ہے --- جاؤ بھی جاؤ۔ تمہارے مزے میں ہیں کہ یہاں ویران پہاڑیوں میں پڑے اپنی قسمت کو رو رہے ر جب سے باس یہاں آیا ہے۔ ہمارا تو ہر لمحہ عذاب میں گزر ے" ---- جیمز نے مسکراتے ہوئے کہا۔

الپسی میں تفصیلی بات چیت ہو گی --- اس وقت جلدی ہے"۔ نے کہا اور واپس اپنی جیپ کی طرف بڑھ گیا۔ جیمز نے اپنے ں کو رکاوٹ ہٹانے کا حکم دیا اور عمران کے جیپ میں بیٹھتے ہی نے جیپ آگے بڑھا دی۔ اوام نے پھر کچھ بولنا چاہا لیکن عمران کے بازو پر ہاتھ رکھ کر مخصوص انداز میں دبا کر اسے بولنے دیا اور اوام سر ہلاتا ہوا خاموش ہو گیا۔ جیپ اب تنگ سے راستے پر دوڑتی ہوئی اوپر کو چڑھتی چلی جا رہی تھی۔ لیکن ابھی ن کچھ زیادہ نہ تھی اور راستہ بھی خاصا پیچدار سا تھا اور پھر تھوڑی انہیں دور سے دوسری چیک پوسٹ نظر آنے لگ گئی۔ پہاڑی ہونے کی وجہ سے جیپ کی رفتار خاصی سست تھی اس لئے چیک پوسٹ تک پہنچتے پہنچتے انہیں کافی وقت لگ گیا لیکن ی جیپ رکی، اچانک سائیڈ پر کھڑے ایک آدمی نے جیب سے کالا اور دوسرے لمحے چھوٹی سی سفید گیند کی طرح کوئی چیز اڑتی انہیں ایک لمحے کے لئے نظر آئی، دوسرے لمحے وہ گیند اوام کے ے ٹکرائی اور اس کے ساتھ ہی عمران کا ذہن ایک لمحے کے ہزارویں یں اس طرح تاریک ہو گیا جیسے کیمرے کا شٹر بند ہوتا ہے اور پھر اس کی آنکھیں کھلیں تو اس کا ذہن ایک بار پھر بھک سے اڑ گیا۔

کیونکہ اس نے اپنے آپ کو ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا پایا تھا۔ اس کے ساتھی ٹیڑھے میڑھے انداز میں ایک طرف پڑے صاف دکھائی دے رہے تھے لیکن سامنے کھڑی شخصیت کو دیکھ کر سمجھ گیا کہ اس کی کہانی ختم ہو چکی ہے۔ اس کے سامنے برکلے کھڑا تھا بلیک تھنڈر کا سپر ایجنٹ۔ برکلے سے گو یہ اس کی پہلی ملاقات تھی اس کا حلیہ وہ سکاٹ سے معلوم کر چکا تھا۔ اس کے ساتھ ہی زمین پر جدید میک اپ واشر پڑا ہوا دکھائی دے رہا تھا اور اس کے ساتھ وہ آدمی کھڑا تھا جس کے ہاتھ سے اس نے وہ سفید گیند نکل کر جیب کی طرف آتے دیکھی تھی۔ یہ ساری صورت حال اس کے ذہن نے ایک لمحے کے ہزارویں حصے میں چیک کر لی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن نے فوری طور پر یہ تجزیہ بھی کر لیا کہ اس کا میک اپ اس کی توقع کے عین مطابق صاف نہیں ہو سکا۔ ورنہ برکلے اس طرح اس کے سامنے موجود نہ ہوتا بلکہ انہیں یقیناً بیہوشی کے عالم میں ہی موت کے گھاٹ اتار دیا جاتا۔

"جیفرے" ـــــ سامنے کھڑے برکلے کی بے چین سی آواز سنائی دی اور عمران کے ذہن میں ساری بات اس کا لہجہ سنتے ہی صاف ہو گئی کہ میک اپ واش نہ ہونے کی وجہ سے برکلے اس کے متعلق تذبذب کا شکار ہو گیا ہے۔

"اوہ۔ یس باس ـــــ مگر یہ ـــ یہ ـــــ" عمران نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا اور پھر برکلے اور عمران کے درمیان ہونے والی گفتگو جیسے جیسے آگے بڑھتی گئی عمران کے

ذہن اطمینان کی لہریں زیادہ تیزی سے دوڑنے لگیں کیونکہ اس نے محسوس کر لیا تھا کہ اس کی سنائی ہوئی کہانی سے برکلے پوری طرح مطمئن ہو چکا ہے اور جب سب سے آخر میں اس نے مورگن کا فون نمبر پوچھا اور عمران نے فوری طور پر بتا دیا کیونکہ عمران پہلے ہی جیفرے سے یہ فون نمبر معلوم کر چکا تھا تو اس نے برکلے کے چہرے پر مکمل اطمینان کے تاثرات نمودار ہوتے دیکھ لئے اور اس نے اس کا اظہار بھی کر دیا۔ پھر اس نے اپنے ساتھ کھڑے لمبے تڑنگے آدمی جس نے گیند مار کر انہیں بیہوش کیا تھا ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور باہر کی طرف مڑ گیا۔

"مائیکل ـــ یہ واقعی ـــــ" برکلے کی آواز دروازے سے باہر سے سنائی دی اور پھر آہستہ آہستہ مدھم ہوتی چلی گئی۔ اس دوران عمران نے اپنے ناخنوں میں موجود بلیڈوں کا استعمال شروع کر دیا کیونکہ برکلے مطمئن تو ہو گیا تھا لیکن ہو سکتا تھا کہ کسی بھی وقت اس کا موڈ بدل جاتا۔ اس لئے عمران کوئی رسک نہ لے سکتا تھا۔ تھوڑی دیر بعد اُسے دور سے ہیلی کاپٹر کا پنکھا چلنے کی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ وہ رسیاں کاٹتا وہ لمبا تڑنگا آدمی اندر داخل ہوا۔

"جیفرے کی رسیاں کھول دو اور اس کے ساتھیوں کو اینٹی گیس محلول سونگھا کر ہوش میں لے آؤ ـــــ آئی ایم سوری جیفرے ـــــ یہ سب کچھ چیف کے حکم پر ہوا ہے" ـــــ مائیکل نے مسکراتے ہوئے عمران سے کہا۔

"کوئی بات نہیں ـــــ ان حالات میں باس کا فیصلہ درست تھا۔" عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد وہ رسیوں کی گرفت سے

آزاد ہو چکا تھا اور پھر ایک ایک کر کے اس کے ساتھی بھی ہوش میں آتے گئے۔ عمران نے چیک کر لیا تھا کہ وہاں مائیکل کے آٹھ مسلح ساتھی بھی موجود تھے۔

"ذرا اپنے ساتھیوں کو تو بلاؤ مائیکل ـــــ میں نے ایک بات چیک کرنی ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے مائیکل سے کہا۔

"کیا" ـــــ؟ مائیکل نے حیران ہو کر کہا۔

"تم بلاؤ تو سہی" ـــــ عمران نے کہا تو مائیکل نے باہر موجود چار ساتھیوں کو اندر آنے کا کہہ دیا اور چند لمحوں بعد مائیکل سمیت اس کے آٹھوں ساتھی اس بڑے کمرے میں پہنچ گئے۔

"آپ لوگ سامنے والی دیوار سے لگ کر کھڑے ہو جائیں پلیز ـــــ میں مائیکل کو ایک خاص چیز دکھانا چاہتا ہوں" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ تم نے کیا کارروائی شروع کر دی ہے" ـــــ مائیکل کے لہجے میں بے پناہ حیرت تھی۔

"ابھی میری کارروائی تمہارے سامنے آجائے گی اور اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے مائیکل" ـــــ عمران نے کہا اور مائیکل نے سب ساتھیوں کو دیوار کے ساتھ کھڑے ہونے کے لئے کہا۔

"اب دیکھو ـــــ درمیان والے کی بیلٹ کو قریب جا کر غور سے دیکھو" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیا ہے بیلٹ میں" ـــــ؟ مائیکل نے لاشعوری طور پر آگے قدم بڑھاتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے عمران نے سائیڈ میز پر پڑی ایک

شین گن جھپٹی اور پھر کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ اور انسانی چیخوں ے گونج اٹھا۔ اس سے پہلے کہ مائیکل اور اس ساتھی سنبھلتے، عمران ے انہیں بھون ڈالا تھا اور جب اسے یقین ہو گیا کہ یہ سب مر چکے ں تو اس نے مشین گن واپس میز پر رکھ دی۔

"ہماری بیہوشی کے دوران کیا ہوا تھا" ـــــ صفدر نے کہا اور ران نے اسے اور باقی ساتھیوں کو مختصر طور پر حالات بتا دیئے۔

"اوہ ـــــ پھر تو ان کی موت ضروری تھی۔ ورنہ یہ ہمیں کسی صورت آگے نہ جانے دیتے ـــــ اور واپس ہم جا نہ سکتے تھے" ـــــ فدر نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"لیکن عمران! ـــــ اب اگر ہم جیپ پر آگے بڑھے تو ہمیں چیک یا جائے گا اور وہ برکلے چونک پڑے گا" ـــــ تنویر نے کہا۔

"ہاں! ـــــ اس لئے اب ہمیں پیدل اور درختوں کی اوٹ لے کر آگے ا ہو گا ـــــ تم یہاں سے ضروری اسلحہ اکٹھا کر لو" ـــــ عمران کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر آگئے۔ ساتھ والے ے سے انہیں طاقتور بم اور ضروری اسلحہ مل گیا۔ عمران جان بوجھ کر ی اسلحہ ساتھ نہ لایا تھا کہ کہیں پہاڑیوں پر کوئی ایسا سائنسی سسٹم موجود د جو اسلحے کو چیک کر سکتا ہو اور اس طرح وہ مشکوک ہو کر مارے جائیں۔

پھر وہ ابھی وہاں سے آگے بڑھنے اور برکلے کے کیبن تک پہنچنے کی نگ کر رہے تھے کہ یکلخت میز پر پڑے ہوئے انٹر کام کی بیل بج ی اور وہ سب چونک پڑے۔ عمران نے انہیں ہونٹوں پر انگلی رکھ کر ش رہنے کے لئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آگے بڑھ کر انٹر کام

کا رسیور اٹھا لیا۔

"یس — مائیکل سپیکنگ" ——— عمران نے مائیکل کی آواز اور لہجے میں کہا۔

"وہ جیفرے اور اس کے ساتھی کہاں ہیں" ——— دوسری طرف سے برکلے کی حلق کے بل چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"واپس جانے کے لئے جیپ میں بیٹھ رہے ہیں باس" ——— عمران نے جواب دیا۔

"اوہ — یہ غلط لوگ ہیں۔ فوری طور پر انہیں جیپ سمیت اڑا دو۔ جیپ پر میزائل فائر کر دو اور انہیں گولیوں سے بھون ڈالو ——— فوراً کارروائی کرو — رسیور علیحدہ رکھو تاکہ فوری مجھے رپورٹ دے سکو گو آن۔ جلدی کرو" ——— برکلے کی اسی طرح چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

"یس باس" ——— عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اس طرح اچھلنا شروع کر دیا جیسے وہ دروازے کی طرف دوڑنے لگا ہو۔ پھر وہ آہستہ آہستہ پنجوں کے بل دروازے کی طرف بڑھا اور اس نے صفدر کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی میزائل گن لے لی اور ساتھ ہی اُسے اسی انداز میں ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔ جب کہ باقی ساتھی خاموشی سے اپنی جگہوں پر کھڑے رہے۔

عمران نے دروازے سے باہر پہنچ کر میزائل گن کا رخ دور کھڑی جیپ کی طرف کیا اور یکے بعد دیگرے دوبار ٹریگر دبا دیا۔

"تم بھی مشین گن سے فائر کرو" ——— عمران نے سرگوشیانہ لہجے میں صفدر سے کہا اور دوسرے لمحے یکے بعد دیگرے میزائلوں کے دو

خوفناک دھماکوں کے ساتھ ہی فضا مشین گن کی ریٹ ریٹ سے گونج اٹھی اور واقعی سامنے کھڑی ہوئی جیپ کے پرزے میزائلوں کی وجہ سے اڑ کر دور دور تک بکھر گئے۔ عمران نے صفدر کو فائرنگ بند کرنے کا اشارہ کیا اور پھر واقعی دوڑتا ہوا واپس کمرے میں آ گیا۔

"ہیلو باس! — کیا آپ لائن پر ہیں" ——— ؟ عمران نے ایک طرف رکھا ہوا رسیور اٹھاتے ہوئے تیز تیز لہجے میں کہا۔

"یس — کیا ہوا" ——— ؟ برکلے کی آواز سنائی دی۔

"باس! — آپ کے حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے ——— جیپ پر میزائل گن سے دو فائر کیے گئے ہیں۔ جیپ کے ان لوگوں سمیت پرخچے اڑ گئے ہیں ——— ایک باہر گرا تھا اس پر ہم نے مشین گن کی گولیوں کی بارش کر دی ہے ——— اب کیا کرنا ہے" ——— عمران نے مائیکل کے لہجے میں اسی طرح تیز تیز لہجے میں بات کرتے ہوئے پوچھا۔

"کرنا کیا ہے۔ ان لاشوں کو اٹھوا کر دور پھنکوا دو اور ملبہ بھی صاف کرا دو" ——— دوسری طرف سے اطمینان بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"آپ لاشیں دیکھنے نہیں آئیں گے باس" ——— عمران نے کہا۔

"نہیں — اس کی ضرورت نہیں ——— اور سنو ——— ان لوگوں کے ختم ہونے پر مطمئن نہ ہو جانا بلکہ ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خیال رکھنا۔ سمجھے"۔ دوسری طرف سے برکلے نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عمران نے رسیور رکھ کر ایک طویل سانس لیا۔

"بڑے بال بال بچے ہیں ——— اگر برکلے یہاں ہماری موت کا حکم جاری کر دیتا تو پھر معاملہ سیریس ہو جاتا ——— ویسے میں نے کوشش تو کی

تھی کہ وہ یہاں آجائے تاکہ کم از کم مشن کا پہلا حصہ تو مکمل ہو جائے۔ لیکن وہ نہیں آیا ـــــ بہرحال اب ہمیں آگے جانا ہوگا" ـــــ عمران نے کہا۔

"آپ انتہائی حیرت انگیز صلاحیتوں کے مالک ہیں جناب! ـــــ میں تو سوچ بھی نہ سکتا تھا کہ اس طرح بھی صورت حال سے نمٹا جا سکتا ہے"۔ ادمام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ سب ہمارے کام کا حصہ ہے ادمام ـــــ لیکن ہمارا کام صرف سچویشن کو ڈیل کرنے کی کوشش کرنا ہوتا ہے۔ نتیجہ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب! ـــــ میرا خیال ہے کہ اب ہمیں اصل خطرہ اس فضائی چیک پوسٹ سے ہو سکتا ہے اور آپ کو بھی اب نیا میک اپ کرنا ہوگا اور ہمیں بھی۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ برکلے وہاں جا کر کسی مشین کے ذریعے ہمیں چیک کرے تو کم از کم ہماری شکلیں دیکھ کر تو نہ چونک پڑے" ـــــ صفدر نے کہا اور عمران نے اس کی بات کی تائید کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد ان سب کے چہرے ریڈی میڈ میک اپ کی وجہ سے خاصی حد تک تبدیل ہو چکے تھے۔

"یہ کیبن جس میں برکلے موجود ہے کہاں ہو سکتا ہے" ـــــ عمران نے کمرے سے باہر نکلتے ہوئے ادمام سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"کیا کہہ سکتا ہوں۔ ان پہاڑوں میں کسی بھی جگہ ہو سکتا ہے" ـــــ ادمام نے جواب دیا تو عمران بے اختیار چونک کر رک گیا۔

"ایک منٹ۔ میں کوشش کرتا ہوں۔ شاید بات بن جائے" ـــــ عمران نے کہا اور پھر تیزی سے واپس کمرے میں داخل ہو گیا اور پھر اس نے میز کی درازوں کی تلاشی لینی شروع کر دی جس پر انٹر کام پڑا ہوا تھا اور چند

لمحوں بعد جب وہ میز کی سب سے نچلی دراز سے ایک فائل برآمد کر لینے میں کامیاب ہو گیا تو اس کے چہرے پر اطمینان بھری مسکراہٹ ابھر آئی۔ اس کے ساتھی بھی اس کے پیچھے اندر کمرے میں آگئے تھے۔ عمران نے فائل کھول کر اسے دیکھنا شروع کر دیا۔ فائل میں پانچ چھ کاغذات اور ایک ہاتھ سے بنا ہوا نقشہ موجود تھا۔ کاغذات میں ٹورجن ہلز پر واقع چیک پوسٹس اور ایئر چیک پوسٹ کے بارے میں اشارات درج تھے اور ایک دوسرے سے رابطہ کے لئے انٹر کام کے نمبرز کے ساتھ ساتھ ہر جگہ پر موجود افراد کے نام اور پتے اور ان کے متعلق تفصیلات درج تھیں اور نقشے میں ان چیک پوسٹوں کا محل وقوع بتایا گیا تھا۔

عمران غور سے نقشے کو دیکھتا رہا۔ نقشے میں ایک پہاڑ ایسا بھی تھا جس کے گرد دائرہ لگا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ڈبل سی کے الفاظ درج تھے اور عمران سمجھ گیا کہ ڈبل سی کا مطلب چیف کیبن ہی ہو سکتا ہے۔

"آؤ۔ یہ سب سے اہم چیز ہے۔ اب ہم آسانی سے اس کیبن تک پہنچ سکتے ہیں" ـــــ عمران نے کہا اور فائل کو موڑ کر اس نے اپنے کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھا اور پھر وہ کمرے سے نکل کر تیزی سے آگے بڑھنے لگے۔

برکلے اپنے کیبن میں موجود تھا کہ یکلخت کیبن تیز سیٹی کی آواز سے گونج اٹھا اور یہ آواز سنتے ہی برکلے اس طرح اچھلا جیسے کیبن میں سیٹی کی آواز کی بجائے بم پھٹ پڑا ہو۔ اور پھر وہ تیزی سے کیبن کے آخری حصے کی طرف دوڑ پڑا۔ وہاں پہنچ کر اس نے ایک کونے میں ایک مخصوص جگہ پر پیر مارا تو وہاں سے زمین کا ایک تختہ صندوق کے ڈھکن کی طرح اوپر کو اُٹھ گیا۔ یہاں سیڑھیاں نیچے جاتی دکھائی دے رہی تھیں اور اب سیٹی کی تیز آواز نیچے سے ہی آتی سنائی دے رہی تھی۔ برکلے تیزی سے سیڑھیاں اترتے ہوئے نیچے ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ یہاں دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی الماریاں موجود تھیں اور ایک طرف ایک میز اور اس کے پیچھے کرسی رکھی ہوئی تھی۔ میز پر ایک بڑی سی مستطیل مشین پڑی ہوئی تھی۔ سیٹی کی آواز اسی میں سے نکل رہی تھی۔ یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے بات کرنے کا مخصوص ٹرانسمیٹر تھا۔ ایسا ٹرانسمیٹر جس سے سوائے خاص آدمی کے دوسرا کوئی

بات ہی نہ کر سکتا تھا۔ ورنہ ایک لمحے میں اس میں سے قاتل شعاع ں کر اس کا خاتمہ کر سکتی تھی۔ اسے کسی صورت بھی ڈاج نہ دیا جا سکتا تھا۔ ر نہ ہی اس کی کال ٹیپ کی جا سکتی تھی نہ سنی جا سکتی تھی اور نہ اس کا ل وقوع کسی بھی صورت میں چیک کیا جا سکتا تھا۔ یہ بلیک تھنڈر کی پنی ایجاد تھی اور یہ ٹرانسمیٹر خاص خاص ایجنٹوں کو دیا جاتا تھا۔

"ہیلو ہیلو ــــ برکلے اٹنڈنگ۔ اوور" ــــ برکلے ایک بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"سپیشل کوڈ" ــــ مشین سے ایک آواز سنائی دی اور برکلے نے کوڈ دوہرا دیا۔ وہ جانتا تھا کہ یہ سب باتیں اس مشین میں موجود کمپیوٹر سے ہی دیکھی جا رہی ہیں اور جب یہ مشین مکمل طور پر مطمئن ہو جائے گی، تب وہ برکلے کا رابطہ سیکشن ہیڈ کوارٹر سے کرائے گی ورنہ نہیں۔

"ایس ایچ سے بات کرو" ــــ کافی دیر تک مختلف کوڈ پوچھنے کے بعد مشین سے آواز نکلی اور برکلے نے بے اختیار اطمینان کا گہرا سانس لیا۔

"ہیلو ــــ ایس ایچ کالنگ۔ اوور" ــــ اس بار ٹرانسمیٹر سے ایک اور سٹائل کی مشینی آواز سنائی دی۔ یوں لگتا تھا جیسے دوسری طرف سے بولنے والے کی آواز سینکڑوں مختلف قسم کی مشینوں سے گزر کر آ رہی ہو۔

"یس ــــ برکلے اٹنڈنگ۔ اوور" ــــ برکلے نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ڈاکٹر جرگن کو تم نے سپیشل ڈیفنس سسٹم آن کرنے کے لئے کہا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہا ہے کہ کچھ ایکریمی ایجنٹ اس پاس موجود ہیں۔ اوور" ــــ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس۔ اوور" ——— برکلے نے بے اختیار ایک طویل سانس لینے کے بعد کہا کیونکہ اب وہ سمجھ گیا تھا کہ اُسے ایس۔ ایچ نے کیوں کال کیا ہے۔ اس نے ڈاکٹر جرگن کو سپیشل ڈیفنس سسٹم آن کرنے کا کہا تھا اور ڈاکٹر جرگن نے یقیناً سیکشن ہیڈ کوارٹر کو اس کی اطلاع دی ہو گی۔

"کون ہیں وہ ——— ؟ تم نے ایس۔ ایچ کو اس بارے میں اب تک کوئی رپورٹ نہیں دی۔ اوور" ——— دوسری طرف سے بولنے والے کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"باس! ——— ان لوگوں کی کوئی خاص اہمیت نہ تھی۔ وہ شکاری تھے اور ادھر آنکلے تھے ——— فرسٹ چیک پوسٹ والوں نے انہیں واپس جانے کے لئے کہا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اس پر ان کی جیپ پر میزائل گن سے فائرنگ کر کے جیپ سمیت ان کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ اوور" ——— برکلے نے جواب دیا۔ ظاہر ہے اب وہ ایس۔ ایچ کو یہ تو نہ بتا سکتا تھا کہ یہ لوگ کون تھے اور یہ بھی نہ بتا سکتا تھا کہ فرسٹ چیک پوسٹ کو کراس کر کے یہ لوگ سیکنڈ چیک پوسٹ پر آئے تھے اور وہاں مارے گئے تھے۔

"کیا تم نے خود انہیں چیک کیا ہے۔ اوور" ——— ؟ دوسری طرف سے کہا گیا۔

"یس باس۔ اوور" ——— برکلے نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر اب شدید الجھن کے تاثرات نمودار ہوتے چلے جا رہے تھے کیونکہ اُسے مسلسل جھوٹ بولنا پڑ رہا تھا حالانکہ آج سے پہلے ایس۔ ایچ سے اس طرح جھوٹ بولنے کی اسے کبھی ضرورت ہی نہ پڑی تھی اور اب اسے احساس ہو رہا تھا کہ ایک جھوٹ بول کر آدمی کس طرح پھنس جاتا ہے کہ

سے سنبھالنے کے لئے اُسے مسلسل جھوٹ بولنا پڑ جاتا ہے اور وہ جس طرح لسل جھوٹ بولتا چلا جاتا ہے اسی طرح وہ ایک نادیدہ جال میں پھنستا اجاتا ہے۔

"ان لوگوں کی جیپ فرسٹ چیک پوسٹ پر تباہ کی گئی ہے یا سیکنڈ ب پوسٹ پر۔ اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور برکلے بے اختیار ل پڑا کیونکہ سیکشن ہیڈ کوارٹر کا یہ سوال ہی بتا رہا تھا کہ انہیں کسی ح اصل حقیقت کا علم ہو گیا ہے۔

"سیکنڈ چیک پوسٹ پر باس۔ اوور" ——— برکلے نے اس بار اصل ت کہہ ڈالی۔

"لیکن تم نے پہلے فرسٹ چیک پوسٹ کہا تھا۔ اوور" ——— دوسری ف سے کہا گیا۔

"سوری باس! ——— میرے ذہن سے نکل گیا تھا۔ اوور" ——— برکلے مجبوراً کہا۔

"کیا یہ بات درست ہے کہ تم نے ان لوگوں کی موت کو خود چیک کیا ہے۔ اوور" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور برکلے کو حقیقتاً ایسے محسوس ا جیسے اس کا جسم پسینے میں بھیگتا چلا جا رہا ہو۔

"یس باس! ——— میں نے انٹر کام پر آوازیں سن کر چیک کیا تھا۔ اوور" کلے نے بات کو سنبھالنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ ——— اس کا مطلب ہے کہ تمہیں غلط طور پر سپر ایجنٹ بنایا گیا ہے ——— تمہارے پاس سپر ایجنٹ جیسی صلاحیتیں ہی سرے سے موجود یں ہیں۔ اوور" ——— دوسری طرف سے انتہائی سخت لہجے میں کہا گیا

اور برکلے کو اپنا ذہن اور کمرے میں موجود الماریاں بیک وقت تیزی سے گھومتی ہوئی محسوس ہونے لگیں۔

"میں سمجھا نہیں باس۔ اوور" ____ برکلے نے ڈوبتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تمہیں بر اس مشن کی کامیابی کے بعد سپر ایجنٹ الیگزینڈر کی سفارش پر سپر ایجنٹ بنایا گیا تھا اور جب سے تم سپر ایجنٹ بنے ہو ____ یہ پہلا مشن تمہارے سپرد کیا گیا ہے لیکن اس پہلے مشن میں ہی تمہاری صلاحیتیں سپر ایجنٹ تو کیا عام درجے کے ایجنٹ سے بھی کم تر ثابت ہو رہی ہیں۔ سنو ____ تم کہہ رہے ہو کہ جیپ پر آنے والوں کو دوسری چیک پوسٹ پر ختم کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ ایسا نہیں ہوا۔ البتہ جیپ پر میزائل ضرور فائر کئے گئے ہیں لیکن جیپ خالی تھی ____ اور تم سے جو مائیکل بات کر رہا تھا وہ مائیکل نہیں، پاکیشیا کا علی عمران تھا ____ تمہیں علم نہیں ہے کہ لیبارٹری کا سپیشل ڈیفنس سسٹم آن ہونے کے بعد لیبارٹری کے اندر ایسی مشینری آن ہو جاتی ہے جس سے پوری پہاڑیاں اور ان کے اندر ہونے والا ہر واقعہ باقاعدہ ریکارڈ بھی ہوتا ہے اور چیک بھی ہوتا ہے اور اس مشینری کے سامنے نہ کوئی میک اپ اور نہ کوئی بناوٹی آواز نہیں ٹھہر سکتی۔ چنانچہ جیسے ہی سپیشل ڈیفنس سسٹم آن ہوا، جیپ میں موجود ایک ایکریمی اور چار پاکیشیائی چہرے صاف نظر آنے لگے اور پھر انہیں بیہوش کرنا۔ تمہارا وہاں جانا۔ ان کا میک اپ چیک کرنا پھر انہیں چھوڑ دینا۔ اس کے بعد کیبن میں تمہاری مورگن سے ہونے والی گفتگو ____ پھر تمہارے آدمی مائیکل اور اس کے ساتھیوں کا قتل اور عمران کے ہاتھ مائیکل

مخصوص فائل سب کچھ ریکارڈ ہو گیا اور ڈاکٹر جرگن نے فوری طور پر ں۔ ایچ سے رابطہ قائم کیا اور پھر اس مشینری میں ریکارڈ ہونے والی فوری طور پر ایس۔ ایچ کو منتقل کر دی گئی اور اس طرح ایس۔ ایچ علوم ہو گیا کہ عمران اور اس کے ساتھی ٹورجن ہلز پر پہنچ چکے ہیں اور رف پہنچ چکے ہیں بلکہ وہ اس وقت تمہارے کیبن کی طرف بڑھ رہے ں ____ تمہیں چاہیئے تھا کہ جیسے ہی تمہیں اطلاع ملی تھی کہ عمران اس کے ساتھی پاکیشیا جانے کی بجائے واپس آگئے ہیں تم ایس، ایچ دی رپورٹ دیتے تاکہ تمہیں ان کے بارے میں تفصیلی ہدایات جا سکتیں اور ویسے بھی عمران اور اس کے ساتھیوں کے مقابل تمہاری حیتیں کسی طرح بھی بلیک تھنڈر کے سپر ایجنٹ جیسی ثابت نہیں ہوئیں مہاری کارکردگی سے بلیک تھنڈر کی توہین ہوئی ہے اس لئے یں موت کی سزا دی جاتی ہے۔ اوور اینڈ آل" ____ دوسری طرف کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی مشین سے یکلخت سرخ رنگ کی تیز شعاع کر برکلے کے سینے پر پڑیں اور برکلے بے اختیار چیختا ہوا اچھل کر سامیت پیچھے گرا اور ایک لمحہ تڑپنے کے بعد ساکت ہو گیا اور اس اتھ ہی مشین میں خوفناک دھماکہ ہوا اور دوسرے لمحے مشین ٹکڑے ے ہو کر ادھر ادھر بکھر گئی۔

عمران اور اس کے ساتھی درختوں کی اوٹ لیتے ہوئے مسلسل اس طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جس طرف مائیکل کی میز کی دراز سے برآمد ہونے والے نقشے کے مطابق برکلے کا کیبن تھا کہ اچانک دور سے انہیں ہیلی کاپٹر کی آواز سنائی دی اور وہ سب بجلی کی سی تیزی سے اِدھر اُدھر جھاڑیوں میں گھستے چلے گئے۔ اسی لمحے درختوں کے اوپر انہیں ہیلی کاپٹر اڑ کر اس طرف کو جاتا دکھائی دیا جس طرف سے وہ آ رہے تھے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ کافی آگے جا کر ان کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

"برکلے یقیناً اس سیکنڈ چیک پوسٹ پر جا رہا ہے اور وہاں موجود اپنے ساتھیوں کی لاشیں دیکھنے کے بعد یہاں کی صورت حال یقیناً تیزی سے تبدیل ہو جائے گی۔ اس لئے ہمیں اس کی واپسی سے پہلے پہلے ہر صورت میں اس کیبن تک پہنچنا ہو گا" ——— عمران نے جھاڑی سے

ہوئے کہا اور تیز تیز قدم اٹھاتا آگے بڑھنے لگا اور تھوڑی دیر بعد
س دور سے درختوں کے درمیان ایک بڑا سا لکڑی کا کیبن نظر
لگا لیکن کیبن کے ارد گرد کوئی آدمی نظر نہ آ رہا تھا۔ یوں لگتا تھا
کیبن خالی پڑا ہوا ہو۔ وہ سب احتیاط سے چاروں طرف پھیل کر
بڑھتے چلے گئے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب چاروں طرف سے
تک پہنچ گئے۔ کیبن اور اس کے اطراف واقعی خالی تھے وہاں
آدمی موجود نہ تھا۔

عمران تیزی سے آگے بڑھا اور کیبن میں داخل ہو گیا۔ کیبن ہر قسم
ازو سامان سے مکمل طور پر آراستہ تھا۔

یہ تو واقعی خالی ہے" ——— تنویر نے عمران سے پیچھے کیبن میں
ہوتے ہوئے کہا۔

برکلے شاید یہاں اکیلا رہتا ہے اور وہ ہیلی کاپٹر پر واپس گیا ہے"
نے کہا اور پھر ذرا سا آگے بڑھتے ہی وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ
کے آخری حصے میں فرش کا ایک حصہ صندوق کے ڈھکن کی طرح
اٹھا ہوا تھا اور سیڑھیاں نیچے جاتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں
نیچے بھی خاموشی تھی۔

صفدر بھی کیبن کے اندر آ گیا تھا جب کہ باقی ساتھی باہر ہی رک گئے
ر چند لمحوں بعد جب عمران، تنویر اور صفدر سیڑھیاں اترتے ہوئے
نیچے تو وہ تینوں بے اختیار اچھل پڑے۔ یہ ایک کمرہ تھا جس میں
ی لاش پڑی ہوئی تھی۔ جس کے گرد کسی مشین کے ٹوٹے ہوئے
چھوٹے پرزے بکھرے پڑے تھے البتہ اس مشین کا اصل ڈھانچہ

جو بری طرح تڑ مڑ سا گیا تھا مینز کے اوپر ہی پڑا تھا۔ اس تہہ خانے کی دیواروں کے ساتھ بڑی بڑی الماریاں موجود تھیں۔

"برکلے کی لاش تو یہاں پڑی ہے۔ پھر ہیلی کاپٹر پر کون گیا ہے۔ یہ کیا چکر چل گیا ہے" ؟ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

اچانک ایک الماری سے سیٹی کی تیز آواز سنائی دی اور عمران اور ا کے ساتھی بے اختیار چونک کر اس الماری کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے جلدی سے الماری کے پٹ کھولے تو اس کے اندر ایک بڑی سی مشین موجود تھی۔ سیٹی کی آواز اسی میں سے نکل رہی تھی اور ایک بلب بھی مسلسل جل بجھ رہا تھا۔ عمران کچھ دیر اس مشین کو غور سے دیکھتا ر مشین بالکل نئی تھی اور اس پر بٹن کے نیچے لکھے ہوئے الفاظ نمایا تھے۔ کچھ دیر غور سے دیکھنے کے بعد عمران نے بے اختیار ایک طو سانس لیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ یہ کوئی انتہائی جدید ٹیلی ویوٹرانسمیٹر ت اس نے ایک بٹن پر انگلی رکھ کر اسے پریس کر دیا تو سیٹی کی آواز بنا اور اس کی جگہ ایک مشینی سی آواز نکلنے لگی۔

"ہیلو ہیلو — میں چیف باس سیکشن ہیڈ کوارٹر نمبر الیون بلیک الماری کے سامنے کھڑے پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران سے مخاطب ہو مسٹر علی عمران! — میں تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو دیکھ بھی رہا اور تمہاری باتیں بھی سن رہا ہوں — مجھے معلوم ہے کہ تم لو سیکنڈ چیک پوسٹ پر کس طرح برکلے کو دھوکہ دینے میں کامیاب ر اور وہاں کے انچارج مائیکل اور اس کے ساتھیوں کا خاتمہ کرنے کامیاب رہے ہو — اس سے پہلے تم نے برکلے کے آدمی جیمز

پ میں فرسٹ چیک پوسٹ پر وہاں کے انچارج جیمز کو بھی شاندار نداز میں ڈاج دیا — برکلے بلیک تھنڈر کا صرف ایجنٹ تھا۔ لیکن ے انتہائی اہم مشن میں اس کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے مین ہیڈ کوارٹر یکشن ہیڈ کوارٹر نمبر الیون کی سفارش پر اسے سپر ایجنٹ بنا دیا تھا ن اب اس سپر مشن میں اس کی کارکردگی کو دیکھتے ہوئے سیکشن ہیڈ کوارٹر ہ احساس ہو گیا کہ برکلے کے پاس ایسی صلاحیتیں نہیں تھیں کہ وہ ب تھنڈر کا سپر ایجنٹ بن سکتا — اسے سپر ایجنٹ بنانے میں ن۔ ایچ الیون کے ایک اور سپر ایجنٹ الیگزینڈر نے سفارش کی ی۔ چنانچہ ایس۔ ایچ نے فوری طور پر اہم فیصلے کئے اور برکلے اور لیگزینڈر دونوں کو موت کی سزا دے دی اور اس پر عملدرآمد بھی دیا گیا ہے — ہمیں احساس ہے کہ تمہارا نام مین ہیڈ کوارٹر ریزرو لسٹ میں ہے اس لئے مین ہیڈ کوارٹر کے فیصلے کے مطابق ک تھنڈر تمہیں ہلاک نہیں کر سکتی — یہ ریزرو لسٹ مین ہیڈ کوارٹر اس لئے تیار کی ہے کہ جب بلیک تھنڈر پوری دنیا کا کنٹرول سنبھالے تو اس لسٹ میں شامل افراد بلیک تھنڈر کے سپر ایجنٹ بن جائیں ر اس میں تمہارے نام کے ساتھ ساتھ کافرستان کے کرنل فریدی کا بھی شامل ہے۔ اگر تمہارا نام اس لسٹ میں شامل نہ ہوتا تو بہت تمہیں ہلاک کر دیا جاتا۔ کیونکہ بلیک تھنڈر کے لئے تمہیں ہلاک کرنا مشکل کام نہیں ہے۔ اب بھی اس مشین سے نکلنے والی صرف شعاع تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کا خاتمہ کر سکتی ہے۔ بہرحال بات کو چھوڑو — اب رہ گئی اس سپر مشن کی بات۔ جس کے لئے

تم پاکیشیا سے یہاں پہنچے ہو۔ تو ایس۔ ایچ۔ الیون کی ایک لیبارٹری واقعی ان پہاڑیوں کے نیچے موجود ہے اور تمہارے ملک کا سائنسدان احسن بیگ اور اس کا فارمولا بھی اس لیبارٹری میں موجود ہے ۔ ہمیں معلوم ہے کہ تم چاہے جو کچھ بھی کر لو ۔۔ نہ ہی اس لیبارٹری میں داخل ہو سکتے ہو اور نہ ہی یہاں سے کچھ حاصل کر سکتے ہو۔ اس لئے ہم نے پہاڑیوں میں موجود بر کلے کے تمام ساتھیوں کو بھی واپس بھجوا دیا ہے " ۔۔۔۔ دوسری طرف سے بولنے والے نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا اور عمران، تنویر اور صفدر تینوں حیرت سے گنگ کھڑے مشین سے نکلنے والی آواز سنتے رہے۔

" کیا میں بھی کچھ کہہ سکتا ہوں جناب چیف باس صاحب سیکشن ہیڈ کوارٹر نمبر الیون " ۔۔۔۔ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" ہاں بولو ۔۔ میں نے پہلے بتایا ہے کہ میں سن بھی رہا ہوں اور تمہیں دیکھ بھی رہا ہوں " ۔۔۔۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

" پہلے تو میری طرف سے شکریہ قبول کرو کہ آج کا دن میرے لئے ایک یادگار دن ہو گا کہ آج مجھے بلیک تھنڈر کے ایک سیکشن ہیڈ کوارٹر چلے اس کا نمبر الیون، میرا مطلب ہے کہ کرکٹ ٹیم کے مطابق آخری نمبر ہی سہی اور اگر تمہیں کرکٹ سے دلچسپی ہے تو تمہیں معلوم ہی ہو گا کہ بیچارہ گیارہواں کھلاڑی آؤٹ نہ ہونے کے باوجود دسویں کھلاڑی کے آؤٹ ہونے پر خاموشی سے واپس پویلین میں چلا جاتا ہے ۔ اس لئے گیارہویں کھلاڑی کی ٹیم میں وہ عزت تو نہیں ہوتی جو پہلے نمبر دار کھلاڑیوں کی ہوتی ہے۔ لیکن بہرحال وہ ٹیم کا کھلاڑی تو ہوتا ہے

لئے تمہارا نمبر گیارہواں ہی سہی ۔ بہرحال تم بلیک تھنڈر کے سیکشن
ڈکوارٹرز ٹیم کے کھلاڑی تو ہو، جس سے میری بات ہو رہی ہے
نہ آج سے پہلے تو بلیک تھنڈر کے سپر ایجنٹوں ، میرا مطلب ہے کہ
پارے وہ لوگ جو کھلاڑیوں کی نیٹ پریکٹس کے دوران انہیں گیندیں
ا اٹھا کر دیتے رہتے ہیں، سے ہی واسطہ پڑتا رہا ہے ۔۔۔ جہاں
اس ریزرو لسٹ کا تعلق ہے تو بلیک تھنڈر کے مین ہیڈ کوارٹر کے
ر پرواران خاصے ہوشیار لوگ معلوم ہوتے ہیں کہ پوری دنیا میں جو شخص
ان کے لئے مشکل ثابت ہوتا ہے اس کا نام وہ ریزرو لسٹ میں
دیتے ہیں تاکہ بلیک تھنڈر کے باقی کل پرزوں پر رعب جمایا جا سکے ۔
ان لوگوں کو تو ہم نے خود چھوٹ دے رکھی ہے ۔۔۔ جہاں تک
ہاری اس بات کا تعلق ہے کہ اس مشین سے نکلنے والی شعاع ہم تینوں
خاتمہ کر سکتی ہے تو تم اسے بلاشک آزما کر دیکھ لو۔ تمہاری یہ کوشش
و فیصد ناکام رہے گی ۔ اس لئے کہ بلیک تھنڈر نے ہی سائنس میں اکیلے
قی نہیں کی ، پاکیشیا میں بھی لوگ سائنس پڑھتے ہیں اور اس کا یہی ثبوت کافی
ہے کہ بلیک تھنڈر کو پاکیشیائی سائنسدان احسن بیگ کو اس کے فارمولے
یت اغوا کرنا پڑا ہے ۔۔۔۔ اور یہ بھی پاکیشیا کی اہمیت ہے کہ تم
لٹر احسن بیگ کی برآمدگی کے اس مشن کو سپر مشن کہہ رہے ہو۔ ویسے
رے پاس ایسے آلات بھی موجود ہیں کہ کوئی شعاعی ہتھیار ہم پر اثر نہیں
سکتا ۔۔۔۔ باقی رہی یہ بات کہ تمہاری یہ لیبارٹری ناقابل تسخیر ہے ۔
یقیناً ایسا تمہارے لئے ہو گا، ہمارے لئے نہیں ۔۔۔ میں نے اس سے
ی زیادہ ناقابل تسخیر لیبارٹریوں کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم اور اس کی امداد

سے تسخیر کیا ہوا ہے۔ البتہ تم لوگوں نے ان پہاڑیوں سے اپنے آدمیوں کو واپس بلوا کر مجھے مزید قتل و غارت کرنے سے بچا لیا ہے۔ کیونکہ مجھے اس خوامخواہ کی قتل و غارت سے ہمیشہ الجھن ہوتی ہے اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اس کے جواب میں تمہیں بھی کوئی انعام دیا جائے اور وہ انعام ہوگا تمہاری اس لیبارٹری کا صحیح سلامت رہ جانا ــــ اور اسے واقعی میری اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے انعام سمجھنا ــ باقی رہا پاکیشیائی سائنسدان احسن بیگ اور اس کا فارمولا ــ تو چونکہ ان دونوں کا تعلق پاکیشیا سے ہے اور پاکیشیا کے مفادات کا تحفظ ہمارے فرائض میں شامل ہے اس لئے ان دونوں کو تو بہرحال ہم واپس لے ہی جائیں گے اور تمہارا یہ سپر مشن ہمارے ہی ہاتھوں تکمیل کو پہنچے گا ــــ ڈیٹس آل" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تمہاری یہ زہریلی زبان ایک لمحے میں کاٹی جا سکتی ہے۔ لیکن مین ہیڈ کوارٹر کے احکامات کی وجہ سے میں مجبور ہوں ــــ بہرحال تم سے جو ہوتا ہے وہ کر لو ــــ اور سنو! ــــ دو منٹ کے اندر اس تہہ خانے بلکہ اس کیبن سے ہی باہر نکل جاؤ۔ ورنہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی موت کی ذمہ داری مجھ پر نہ ہوگی ــــ ڈیٹس آل" ــــ دوسری طرف سے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی جلتا ہوا بلب بجھ گیا۔ مگر بلب کے بجھتے ہی عمران نے بجلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر مشین کے نچلے حصے میں موجود ایک بٹن دبا دیا اور پھر کوٹ کی اندرونی جیب سے اس نے خنجر نکالا اور مشین کی سائیڈ سے نکل کر الماری کے عقب میں جانے والی تار کو اس نے خنجر کی مدد سے ایک لمحے میں کاٹ دیا۔

اب کر لو دھماکہ چیف باس صاحب" ــــ عمران نے پیچھے ہٹتے ئے مسکرا کر کہا اور اسی لمحے اس تار میں سے جو الماری کے عقب سے رہی تھی شعلہ سا نکلا اور تار کا سرا دھڑا دھڑ جلنے لگا۔ عمران نے میں موجود خنجر کے دستے کو جلدی سے اس سرے پر رکھ کر تار کے ہوئے سرے کو پوری قوت سے رگڑ دیا۔ دوسرے لمحے آگ بجھ گئی مران نے ایک طویل سانس لیا۔

کیا اُسے معلوم نہیں ہو جائے گا کہ اس کا کام نہیں ہوا" ــــ ؟ ر نے کہا۔

"نہیں ــــ اس کے لحاظ سے اس وقت کیبن اور یہ تہہ خانہ خوفناک ماکوں سے تباہ و برباد ہو چکا ہوگا" ــــ عمران نے کہا اور تنویر نے ات میں سر ہلا دیا۔

"عمران صاحب! ــــ اگر لیبارٹری تباہ نہ ہوگی تو ہمارا مشن کیسے مکمل گا ــــ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی" ــــ صفدر نے کہا۔

"یہ تو عمران نے اس پر رعب جمانے کے لئے کہہ دیا ہے صفدر ھا کرو" ــــ عمران کے بولنے سے پہلے تنویر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"یہ بات نہیں ہے ــــ میں جانتا ہوں کہ بلیک تھنڈر سائنس میں ی دنیا سے آگے ہے۔ اب تم اس مشین کو ہی دیکھ لو۔ ابھی شاید ہماری یا کے سائنسدان اس کے آئیڈیئے کو بھی نہ سوچ سکے ہوں گے اور یک تھنڈر اسے استعمال بھی کر رہی ہے ــــ لیبارٹری سائنسی لحاظ ے واقعی ناقابل تسخیر ہوگی لیکن اگر اللہ تعالیٰ کی مدد شامل ہو تو پھر واقعی رنا ممکن بن جاتا ہے۔ لیکن ہمیں کیا ضرورت ہے خوامخواہ لیبارٹری

تباہ کرنے کی ـــــ ہمارا مشن تو احسن بیگ کو حاصل کرنا ہے وہ ہم کر لیں گے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ کیسے" ـــــ؟ تنویر اور صفدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک میں اس مشین کو سمجھا ہوں یہ بلیک تھنڈر کے عالمی ٹرانسمیٹر نیٹ ورک کا ایک حصہ ہے اس لئے یقیناً اس کی مدد سے ہم لیبارٹری کے انچارج سے رابطہ قائم کر سکتے ہیں اور شاید یہی وجہ ہے کہ اس چیف باس نے اسے فوری طور پر تباہ کرنا ضروری سمجھا ـــــ جب میں اسے دوبارہ ورکنگ آرڈر میں لے آؤں گا تو پھر اس سے لیبارٹری سے رابطہ قائم کر کے کوئی چکر چلانا پڑے گا" ـــــ عمران نے کہا۔

"لیکن کیا اس کے دوبارہ ورکنگ آرڈر میں آتے ہی چیف باس کو علم نہ ہو جائے گا" ـــــ؟ صفدر نے کہا۔

"اس کے دو رینج سیکشن ہیں۔ ایک شارٹ اور لانگ ـــــ اگر ہم اس کے شارٹ رینج سیکشن کو آن کر لیں تو میرا خیال ہے کہ ہم لیبارٹری سے رابطہ قائم کر لیں گے اور اس سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بھی اس کا علم نہ ہو سکے گا" ـــــ عمران نے کہا اور پھر الماری کے خانے میں رکھی اس مشین کو اٹھا کر وہ اوپر جاتی سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کیبن میں پہنچ چکے تھے۔

"کیا ہوا ـــ تم لوگوں نے اندر بہت دیر لگا دی" ـــــ اسی لمحے کیپٹن شکیل نے کیبن میں داخل ہوتے ہوئے کہا اور صفدر اور تنویر اسے اب تک ہونے والی ساری بات چیت اور کارروائی کی تفصیل بتانے میں مصروف ہو گئے جب کہ اس دوران عمران مشین کو میز پر رکھ کر کیبن کی

اشی لینے میں مصروف ہو گیا تھا۔ اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک بنیکل کٹ وہاں سے تلاش کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ بر کلے نے شاید لٹ ہیلی کاپٹر کی ایمرجنسی مرمت کے لئے یہاں رکھی ہوئی تھی لیکن یہ ں مشین کو کھولنے کے بھی کام آ سکتی تھی۔

"اب پہرے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس لئے سب لوگ آرام کریں۔ ں اس مشین کو کھول کر اس کی مشینی کارکردگی کو پوری طرح سمجھنا چاہتا وں تاکہ اگر ہو سکے تو اس کی مدد سے ہی ہم اپنا مشن مکمل کر کے ٹھنڈے ھنڈے واپس جا سکیں" ـــــ عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے مسکرا ر کہا اور پھر اس نے مشین کو کھولنا شروع کر دیا۔ ساری مشین کھول کر ں نے ایک ایک پرزے کو چیک کیا اور پھر اسے واپس بند کرنا شروع ر دیا۔ اس کے چہرے پر اب اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے جبکہ اس ے سارے ساتھی باہر چلے گئے تھے تاکہ عمران اس ریسرچ کے دوران ضطرب نہ ہو۔

"کچھ پتہ چلا" ـــــ اچانک صفدر نے کیبن میں داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"بہت کچھ پتہ چل گیا ہے ـــــ یہ تو پوری جادو کی پٹاری ہے" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب مشین کو دوبارہ بند کرنے میں مصروف تھا اور صفدر سر ہلاتا ہوا باہر نکل گیا اور پھر جب تک عمران نے مشین مکمل طور پر بند کی، سارے ساتھی وہاں پہنچ گئے۔

عمران نے مشین اٹھائی اور پھر سب ساتھیوں سمیت وہ نیچے تہہ خانے میں آ گیا۔ اس نے مشین کا رابطہ اس تار سے جوڑ دیا جسے اس نے خنجر سے کاٹا تھا۔

"یہ تار کس کام آتی ہے عمران صاحب" ___ ؟ صفدر نے پوچھا۔

"نیچے کہیں اٹیمک بیٹری موجود ہے۔ یہ اس کی تار ہے۔ اس سے یہ مشین کام کرتی ہے لیکن اس کی باقی کارکردگی ریڈیو سگنلز کی مرہونِ منت ہے" ___ عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے سارے ساتھیوں کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے مشین کے مختلف بٹن آپریٹ کرنے شروع کر دیئے اور دوسرے لمحے مشین سے ہلکی سی گھر گھر کی آوازیں سنائی دیں اور پھر یکلخت ایک انسانی آواز سنائی دی۔

"ڈاکٹر شلٹن ___ ایس۔ ایچ نے ہمیں پوری طرح ہوشیار رہنے کا حکم دے دیا ہے۔ اوپر دنیا کے خطرناک ترین سیکرٹ ایجنٹ موجود ہیں لیکن سپیشل ڈیفنس سسٹم آن ہونے کی وجہ سے وہ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اس کے باوجود تم ہوشیار رہنا" ___ بولنے والے کی آواز بتا رہی تھی کہ وہ بوڑھا آدمی ہے۔

"یس ڈاکٹر جرگن ___ لیکن کیا ایس۔ ایچ ان لوگوں کا خاتمہ نہیں کر سکتا" دوسری آواز سنائی دی۔

"ایس۔ ایچ نے بتایا ہے کہ مین ہیڈ کوارٹر نے ایسا کرنے سے منع کر دیا ہے ورنہ ایس۔ ایچ تو بہت غصے میں تھا ___ ان ایجنٹوں نے اس سے بے حد توہین آمیز گفتگو کی ہے لیکن وہ مین ہیڈ کوارٹر کی وجہ سے مجبور ہے ___ ویسے وہ کہہ رہا تھا کہ وہ مین ہیڈ کوارٹر سے بات کرے گا اور مین ہیڈ کوارٹر نے اجازت دے دی تو پھر وہ ان کا خاتمہ کر دے گا۔ ورنہ دوسری صورت میں یہ لوگ خود ہی سر ٹکرا ٹکرا کر آخر کار واپس چلے جائیں گے" ___ ڈاکٹر جرگن نے جواب دیا۔

"یس ڈاکٹر" ___ ڈاکٹر شلٹن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ایسی
از سنائی دی جیسے رسیور رکھا گیا ہو۔ اور عمران نے مسکراتے ہوئے
بار پھر مشین کے بٹن آپریٹ کرنے شروع کر دیتے اور دوسرے لمحے
ین میں سے سیٹی جیسی آواز نکلنے لگی اور کئی بلب بیک وقت جلنے
ھنے لگے۔ سیٹی کی آواز چند لمحے نکلتی رہی پھر یکلخت وہ بند ہوئی اور
ں کی جگہ ڈاکٹر جرگن کی آواز سنائی دی۔

"یس ___ ڈاکٹر جرگن اٹنڈنگ یو" ___ ڈاکٹر جرگن کا لہجہ بے حد
دبانہ تھا۔

"چیف باس ایس۔ ایچ" ___ عمران کے حلق سے ویسی ہی آواز
لی جیسی اس سے بات کرتے ہوئے چیف باس سیکشن ہیڈ کوارٹر کی تھی۔

"یس چیف ___ کیا حکم ہے" ___ ؟ ڈاکٹر جرگن کا لہجہ اسی طرح
بے حد مودبانہ تھا۔

"ڈاکٹر جرگن! ___ میری مین ہیڈ کوارٹر سے بات ہوئی ہے۔ میں
ے تو سوچا تھا کہ مین ہیڈ کوارٹر مجھے اس بات کی اجازت دے دے گا
ہ میں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کا خاتمہ کر دوں ___ لیکن مین ہیڈ کوارٹر
ے میری توقعات کے بالکل برعکس حکم دے دیا ہے" ___ عمران
نے کہا۔

"اوہ ___ وہ کیا چیف" ___ ؟ ڈاکٹر جرگن کی چونکتی ہوئی آواز
سنائی دی۔

"مین ہیڈ کوارٹر نے حکم دیا ہے کہ یہ ایجنٹ انتہائی خطرناک ہیں اس
لئے لیبارٹری کو رسک میں نہیں ڈالا جا سکتا۔ چنانچہ مین ہیڈ کوارٹر نے

حکم دیا ہے کہ پاکیشیائی سائنسدان احسن بیگ کو اس کے فارمولے سمیت فوری طور پر سپیشل دے کھول کر باہر بھجوا دیا جائے" ——— عمران نے کہا۔

"اوہ — اگر مین ہیڈ کوارٹر نے ایسا حکم دیا ہے تو پھر واقعی یہ انتہائی خطرناک ایجنٹ ہوں گے چیف ——— لیکن چیف ——— اس سائنسدان کو باہر بھیجنے کے لئے ہمیں سپیشل ڈیفنس سسٹم آف کرنا پڑے گا" ——— ڈاکٹر جرگن نے کہا۔

"اب اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ——— اس ایجنٹ نے وعدہ کیا ہے کہ وہ لیبارٹری کو نقصان نہ پہنچائے گا۔ اُسے صرف وہ سائنسدان اور فارمولا چاہیئے۔ اور ہاں ——— اس فارمولے پر کام شروع ہے یا —؟" عمران نے کہا۔

"نہیں جناب! ——— ابھی کام شروع نہیں ہوا کیونکہ احسن بیگ یہاں آتے ہی بیمار پڑ گیا تھا اور پھر یہاں پہلے سے جو کام شروع تھا وہ مکمل ہونے والا تھا اس لئے یہی فیصلہ کیا گیا تھا کہ اس کام کے مکمل ہونے کے بعد اس پر کام شروع کیا جائے گا ——— میں نے آپ کو بتایا تو تھا۔" ڈاکٹر جرگن نے کہا۔

"اچھا — مین ہیڈ کوارٹر نے یہ بھی حکم دیا ہے کہ اس فارمولے کی اگر کوئی نقل وغیرہ بنائی گئی ہے تو وہ بھی ساتھ بھجوا دی جائے تاکہ یہ ایجنٹ پوری طرح مطمئن ہو کر واپس چلے جائیں" ——— عمران نے کہا۔

"جناب! — احسن بیگ بیحد ہوشیار آدمی ہے اس نے پہلے ہی اس فارمولے کی مائیکرو فلم ایسے کیمیکلز لگا کر تیار کی ہوئی ہے کہ اگر اس کی

مزید نقل بنانے کی کوشش کی جائے تو پورا فارمولا ہی ضائع ہو سکتا ہے۔ اس لئے کوئی نقل بنائی ہی نہیں گئی" ——— ڈاکٹر جرگن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے ——— تم ایسا کرو کہ فوری طور پر احسن بیگ اور فارمولے کو لیبارٹری سے نکال کر اس کیبن تک پہنچا دو جو برکلے کے لئے مخصوص تھا تاکہ مین ہیڈ کوارٹر کے حکم کی فوری تعمیل ہو سکے ——— تمہیں معلوم تو ہے کہ مین ہیڈ کوارٹر اپنے احکامات کی فوری تعمیل چاہتا ہے" ——— عمران نے کہا۔

"یس چیف باس" ——— دوسری طرف سے کہا گیا اور عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔

"کمال ہے ——— حیرت ہے ——— تم نے تو واقعی جادو جیسا کارنامہ سرانجام دیا ہے" ——— عمران کے پیچھے ہٹتے ہی سب سے پہلے تنویر نے کہا۔

"اس مشینری کو سمجھ لینے کے بعد یہ کوئی مسئلہ نہیں ہے ——— اب دعا کرو کہ احسن بیگ اور فارمولے کے یہاں تک پہنچنے سے پہلے وہ ایس ایچ ڈاکٹر جرگن کو کال نہ کر دے" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ — واقعی یہ خطرہ تو بہرحال موجود ہے۔ لیکن عمران صاحب! آپ نے جس انداز میں ڈاکٹر جرگن سے بات کی ہے آپ کو کیسے اس بات کا علم ہوا کہ وہ ایس، ایچ ڈاکٹر جرگن سے ایسے بے تکلفانہ انداز میں گفتگو کرتا ہو گا" ——— صفدر نے کہا۔

"کچھ نفسیات میں بھی دخل رکھنا پڑتا ہے ——— بلیک تھنڈر کا سارا

سیٹ اَپ جدید ترین سائنسی آلات پر رکھا گیا ہے اس لئے ظاہر ہے کہ اس کی کل متاع سائنس لیبارٹریاں اور سائنسدان ہی ہوں گے ۔ اس لئے لازماً ایک اہم اور بڑی سائنس لیبارٹری کے انچارج سائنسدان سے بلیک تھنڈر کے انتظامی عہدیدار رعب دار یا کرخت لہجے میں بات نہ کرتے ہوں گے اور اگر کوئی بات ہوتی بھی تو پھر اسے بہرحال سنبھالنا تو پڑتا" ـــــ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب ہمیں باہر جانا چاہیے ـــــ نجانے یہ لوگ کدھر سے آئیں" ـــــ اس بار کیپٹن شکیل نے کہا۔

"تم سب باہر جاؤ ـــ مجھے اس وقت تک یہیں رہنا ہوگا جب تک احسن بیگ کیبن تک نہ پہنچ جائے ـــ کیونکہ اگر اس دوران ایس ایس۔ ایچ نے ڈاکٹر جرگن سے رابطہ قائم کیا تو مجھے بھی معلوم ہو جائے گا اور میں اسے سنبھالنے کی کوشش کروں گا" ـــــ عمران نے جواب دیا اور سارے ساتھیوں نے سر ہلاتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف کا رُخ کر لیا۔ عمران الماری کے سامنے کھڑا بغور اس مشین کو دیکھ رہا تھا۔ اس کے چہرے پر سسپنس کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ یہ لمحات واقعی اس کے لئے بھی انتہائی اعصاب شکن ثابت ہو رہے تھے۔ وہ دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے دعا کر رہا تھا کہ وہ ایس۔ ایچ، احسن بیگ کے کیبن تک پہنچنے سے پہلے ڈاکٹر جرگن سے رابطہ قائم نہ کرے ورنہ واقعی اس کی ساری پلاننگ یکلخت فیل ہو سکتی تھی۔ پھر آدھے گھنٹے کے اس جان لیوا سسپنس کے بعد اچانک اُسے سیڑھیوں میں سے صفدر کی آواز سنائی دی۔

"عمران صاحب ـ عمران صاحب! ـــ دو آدمی جن میں ایک پاکیشیائی ہے، دُور سے آتے دکھائی دے رہے ہیں" ـــ صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آ گیا۔

"اوہ خدایا تیرا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ تو واقعی بے حد رحیم و کریم ہے" عمران نے اطمینان بھرا ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے چلتا ہوا سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ کیبن سے باہر آ گیا۔ صفدر بھی اس کے پیچھے باہر آ گیا۔

"وہ دیکھیے ـ وہ سامنے" ـــ صفدر نے کہا اور عمران نے دیکھا کہ واقعی وہاں کچھ دُور دو آدمی تیز تیز قدم اٹھاتے کیبن کی طرف آ رہے تھے ان میں سے ایک نوجوان پاکیشیائی تھا اور دوسرا ادھیڑ عمر ایکریمی تھا۔ دوسرے کے جسم پر سفید کوٹ تھا اور اس نے دونوں ہاتھ اپنے سر پر رکھے ہوئے تھے جیسے وہ پناہ طلب کر رہا ہو۔ اور عمران اس کا مطلب سمجھ گیا اُسے خطرہ تھا کہ کہیں اُسے دشمن سمجھ کر دُور سے ہی گولی نہ مار دی جائے۔

"آ جاؤ ـ ہم تمہیں کچھ نہیں کہیں گے" ـــ عمران نے اونچی آواز میں کہا اور تھوڑی دیر بعد وہ دونوں قریب پہنچ گئے۔ پاکیشیائی نوجوان کا چہرہ زرد تھا اور اس کے زرد چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔

"تم پاکیشیائی ہو ـ یا ـــ؟" دوسرے آدمی نے حیرت سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔ کیونکہ عمران اور اس کے ساتھی ایکریمی میک اَپ میں تھے اور عمران اس کے بولتے ہی سمجھ گیا کہ یہ ڈاکٹر شلٹن ہے وہی ڈاکٹر شلٹن جس سے ڈاکٹر جرگن بات کر رہا تھا لیکن ظاہر ہے کہ وہ اس کا اظہار نہ کر سکتا تھا۔

"ہم پاکیشائی ہیں ــــ مگر تم کون ہو۔ یہ تو پاکیشائی سائنس دان ڈاکٹر احسن بیگ لگتا ہے" ــــ عمران نے چہرے پر حیرت کے تاثرات پیدا کرتے ہوئے کہا۔ لہجے میں بھی مصنوعی حیرت تھی۔

"میرا نام ڈاکٹر شلٹن ہے اور یہ واقعی پاکیشائی سائنسدان احسن بیگ ہے ــــ لیکن تم تو کسی طرح بھی پاکیشائی نہیں لگ رہے ــــ چہروں سے تو تم ایکریمی ہی لگتے ہو" ــــ ڈاکٹر شلٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہم میک اَپ میں ہیں ڈاکٹر شلٹن! ــــ لیکن کہیں آپ لوگ ہم سے دھوکہ تو نہیں کر رہے ــــ ہم تو خود ڈاکٹر احسن بیگ اور اس کے فارمولے کو حاصل کرنے یہاں آتے تھے اور ڈاکٹر احسن بیگ تو لیبارٹری میں تھے اور ہم ابھی سوچ ہی رہے تھے کہ اس لیبارٹری کو کس طرح اوپن کرایا جائے" ــــ عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"بلیک تھنڈر کے مین ہیڈ کوارٹر نے تم پر احسان کر دیا ہے اور اسی کے حکم پر ڈاکٹر احسن بیگ کو اس کے فارمولے سمیت تمہارے پاس لے آیا گیا ہے۔ تم اسے وصول کر د ــــ اس کا فارمولا بھی اس کے پاس ہے۔ بے شک اس سے پوچھ لو" ــــ ڈاکٹر شلٹن نے کہا۔

"ڈاکٹر احسن بیگ! ــــ کیا تم واقعی ڈاکٹر احسن بیگ ہو" ــــ عمران نے اس بار پاکیشائی زبان میں براہ راست ڈاکٹر احسن بیگ سے بات کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں ــ میں ڈاکٹر احسن بیگ ہوں اور میرا فارمولا بھی میرے پاس موجود ہے ــــ مگر تم لوگ کون ہو" ــــ ؟ ڈاکٹر احسن بیگ نے

حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔کے ڈاکٹر شلٹن! ــــ اب آپ جا سکتے ہیں۔ ہماری طرف سے اپنے ہیڈ کوارٹر کا شکریہ ادا کر دیں" ــــ عمران نے مسکراتے ہوئے ڈاکٹر شلٹن سے کہا اور ڈاکٹر شلٹن سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"آؤ ڈاکٹر احسن بیگ ــــ اندر کیبن میں آ جاؤ" ــــ عمران نے ڈاکٹر احسن بیگ سے کہا اور پھر چند لمحوں بعد وہ کیبن میں پہنچ گئے۔

"سب سے پہلے تو اپنی رہائی پر میری طرف سے مبارکباد قبول کرو۔ میرا نام علی عمران ہے اور میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہوں۔ آپ کے اغوا کے بعد حکومت پاکیشیا نے آپ کی برآمدگی کے لئے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈیوٹی لگائی تھی اور ہمیں خوشی ہے کہ ہمارا مشن کامیاب رہا ہے" ــــ عمران نے کہا۔

"اوہ ــ تو یہ بات ہے۔ ویری گڈ ــــ ویسے انہوں نے کمال کیا ہے کہ مجھے خود ہی رہا کر دیا ہے۔ ورنہ میں تو حقیقتاً مایوس ہو چکا تھا" ــــ ڈاکٹر احسن بیگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے باقی ساتھی بھی اندر آ گئے یقیناً ڈاکٹر شلٹن ان کی نظروں سے غائب ہو چکا ہو گا۔

"آیئے ڈاکٹر احسن بیگ ــــ ان لوگوں کا شکریہ ادا کر دیا جائے۔ یہ ہمارا اخلاقی فرض ہے" ــــ عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"کس کا شکریہ ــ کیا مطلب" ــــ ؟ ڈاکٹر احسن بیگ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"ان کا ــ جنہوں نے آپ کو رہا کیا ہے" ــــ عمران نے سیڑھیاں اترتے ہوئے کہا۔ باقی ساتھی بھی ان کے پیچھے تہہ خانے میں آ گئے۔

"اوہ ۔۔ یہ لاش ۔۔ یہ کس کی لاش ہے" ۔۔۔۔۔ ڈاکٹر احسن بیگ نے تہہ خانے میں پڑی برکلے کی لاش دیکھ کر بری طرح چونکتے ہوئے کہا ۔

"یہ بلیک تھنڈر کے سپر ایجنٹ برکلے کی لاش ہے ۔۔۔۔ آپ کو بین الاقوامی تنظیم بلیک تھنڈر نے اغوا کرایا تھا" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"ہاں ! ۔۔ مجھے بتایا گیا تھا ۔ ویسے یہ تنظیمیں ایسے ایسے لوگوں کو خرید لیتی ہیں کہ آدمی سوچ بھی نہیں سکتا" ۔۔۔۔ ڈاکٹر احسن بیگ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

"مجھے معلوم ہے کہ آپ کس کی بات کر رہے ہیں ۔ آپ رسالت خان کی بیٹی گل رخ کی بات کر رہے ہیں ناں" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر احسن بیگ بے اختیار اچھل پڑا ۔

"اوہ ۔۔۔ تو آپ اسے بھی جانتے ہیں ۔ میں واقعی اس کے متعلق کہہ رہا تھا ۔۔۔۔ میرے تصور میں بھی نہ تھا کہ ۔۔۔۔" ڈاکٹر احسن بیگ نے کہنا شروع کیا ۔

"اس کا کوئی تعلق بلیک تھنڈر سے نہ تھا ۔ اسے اغوا کیا گیا تھا ۔۔ آپ کسی طرح بھی ٹریس نہ ہو رہے تھے اس لئے بلیک تھنڈر کا خیال تھا کہ چونکہ آپکا گریٹ لینڈ میں مس گل رخ سے کافی دوستانہ رہا ہے اس لئے وہ لازماً آپ کے متعلق جانتی ہوگی لیکن وہ بے خبر تھی ۔۔۔۔ پھر بلیک تھنڈر نے گریٹ لینڈ میں آپکے رشتہ دار کو ٹریس کیا اور اس سے آپ کا فون نمبر حاصل کیا اور پھر گل رخ کو مجبور کیا کہ وہ آپ کو فون کر کے آپ کو ہوٹل میں بلائے ۔۔۔۔ اس طرح مس گل رخ کو استعمال

کیا گیا ۔ لیکن بلیک تھنڈر کا وہ ایجنٹ جس نے آپ کو اغوا کیا ہے واقعی شریف آدمی تھا کہ اس نے گل رخ کو کوئی تکلیف بھی نہ پہنچائی بلکہ اسے آزاد کر کے اس کے والدین کے پاس واپس بھجوا دیا ۔۔۔۔ دراصل آپ کے اغوا کا شاید کسی کو علم بھی نہ ہوتا ۔ لیکن گل رخ کا والد گل رخ کی بازیابی کے لئے مجھ سے ملا تھا اور میں نے اسے ٹریس کر ہی لیا تھا کہ وہ واپس گھر پہنچ گئی ۔ اس طرح آپ کے اغوا کا علم ہوا اور پھر حکومت نے آپ کی اور آپ کے فارمولے کی بازیابی سیکرٹ سروس کے ذمے ڈال دی" ۔۔۔۔ عمران نے اسے تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔

"آپ نے یہ بتا کر کہ گل رخ کا تعلق مجرموں کی اس بین الاقوامی تنظیم سے نہیں ہے ، میرے سینے سے ایک بہت بڑا پتھر ہٹا دیا ہے" ۔۔۔۔ ڈاکٹر احسن بیگ نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

"اگر آپ کہیں تو یہ پتھر مستقل آپ کے سر پر رکھ دیا جائے ۔۔۔۔ رسالت خان یقیناً میری بات نہ ٹالیں گے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان احسن بیگ بے اختیار چونک پڑا ۔

"کیا ۔ کیا مطلب ! ۔ کونسا پتھر ۔۔ میں سمجھا نہیں ۔۔ کیسا پتھر" ۔۔۔ ڈاکٹر احسن بیگ نے حیران ہو کر کہا ۔

"وہی پتھر ۔ جسے اٹھانے سے پہلے باقاعدہ تین بار قبول ہے کہنا پڑتا ہے" ۔۔۔۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو احسن بیگ کے چہرے پر بیک وقت مسرت اور شرم کے ملے جلے تاثرات پھیلتے چلے گئے ۔

"میں سمجھ گیا ۔۔ آپ یہ بھاری پتھر مستقل اٹھانے کے خواہش مند ہیں ۔ فکر نہ کریں ۔ آپ کو میں ویٹ لفٹر بننے کا اعزاز ضرور دلواؤں گا ۔"

عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ کھڑے اس کے ساتھی بے اختیار ہنس پڑے اور ڈاکٹر احسن بیگ کے چہرے پر اور زیادہ شرم کے تاثرات ابھر آئے۔

عمران نے آگے بڑھ کر الماری میں موجود مشین کے مختلف بٹن دبانے شروع کر دیئے۔ تھوڑی دیر بعد مشین کے کئی بلب جل اٹھے اور اس کے ساتھ ہی اس میں سے لمبی سیٹی بجنے کی سی آواز نکلنے لگی۔

"ایس۔ ایچ۔ الیون" ___ اچانک سیٹی کی آواز بند ہو کر اس میں سے ایک مشینی سی آواز نکلی۔

"ایس۔ ایس۔ ون کال۔ ایم۔ ای ٹاپ ایم۔ ای چیف باس ایس ایچ۔ الیون سے بات کراؤ" ___ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور دوسری طرف سے خاموشی طاری ہو گئی۔

"ہیلو چیف باس ایس۔ ایچ۔ الیون اٹنڈنگ ___ تم کون ہو"؟ دوسری طرف سے اسی چیف باس کی انتہائی حیرت میں ڈوبی ہوئی آواز سنائی دی اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"زیادہ حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے ___ میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ تم گیارہویں کھلاڑی ہو ___ اور میں نے تمہیں پہلے ہی تفصیل سے بتایا تھا کہ گیارہویں کھلاڑی کی کیا اہمیت ہوتی ہے ___ میرا نام علی عمران ہے اور میں تمہارے اسی خصوصی ٹرانسمیٹر سے ہی بات کر رہا ہوں لیکن میں نے اس کا بلاسٹنگ سیکشن بھی آف کر دیا ہے اور ریڈ ریز سیکشن بھی ___ اور اس کے ساتھ ساتھ ٹیلی ویژن سیکشن بھی ___ اس لئے اب تم اسے بلاسٹ کر سکتے ہو نہ اس شعاع کا وار ہم پر کر سکتے ہو جس

وار تم نے ہر کلے پر کیا تھا اور نہ ہمیں دیکھ سکتے ہو ___ تم صرف میری بات سن سکتے ہو اور جواب دے سکتے ہو ___ میں نے تمہیں اس لئے کال کیا ہے تاکہ میں تمہیں بتا دوں کہ میں نے اپنا وعدہ پورا کر دیا ہے۔ تمہاری لیبارٹری بھی صحیح سلامت ہے اور ڈاکٹر جرگن، ڈاکٹر شلٹن اور اس میں کام کرنے والے دوسرے تمام سائنسدان بھی سلامت ہیں۔ البتہ پاکیشیائی سائنسدان ڈاکٹر احسن بیگ مع اپنے فارمولے کے زندہ سلامت ہمارے پاس پہنچ چکا ہے اور اس وقت میرے پاس موجود ہے اور یہ مشن مکمل ہو چکا ہے ___ میں تمہارے اس خصوصی ٹرانسمیٹر کو اس کی ایٹمک بیٹری سمیت ٹورجن ہلز سے اپنے ساتھ لے آیا تھا اور اب موروس سے بات کر رہا ہوں ___ ہماری خصوصی فلائٹ تیار کھڑی ہے اور تم سے بات کرتے ہی ہم اس فلائٹ کے ذریعے پاکیشیا روانہ ہو جائیں گے ___ اور یہ بھی سن لو کہ اگر میں چاہتا تو اس ٹرانسمیٹر کی مدد سے تمہارے سیکشن ہیڈ کوارٹر کو بھی ٹریس کر سکتا تھا لیکن ابھی چونکہ مجھے اس کی ضرورت نہیں پڑی اس لئے میں نے ایسا نہیں کیا لبتہ یہ مجھے معلوم ہو چکا ہے کہ تمہارا یہ سیکشن ہیڈ کوارٹر نمبر الیون شمالی بحر اوقیانوس کے کسی نامعلوم جزیرے میں واقع ہے لیکن اگر تم نے ہمارے پیچھے کسی کو بھیجا یا ہمارے راستے میں کوئی رکاوٹ ڈالی تو پھر اس جزیرے و ٹریس کرنا میرے لئے مشکل نہ ہو گا اور اس کے بعد یقیناً یہ جزیرہ ہمیشہ یشہ کے لئے سمندر کی گہرائیوں میں دفن ہو جائے گا۔ مین ہیڈ کوارٹر کو اہو تو بے شک رپورٹ دے دینا ___ لیکن یہ سوچ کر رپورٹ دینا کہ وسکتا ہے تمہاری اس کارگردی کی رپورٹ سننے کے بعد تمہارا حشر بھی

وہی ہو جو تم نے اپنے سپر ایجنٹ بر کلے کا کیا ہے ۔ دیٹس آل" ___ عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ ڈاکٹر احسن بیگ حیرت سے عمران کو دیکھ رہا تھا۔ ظاہر ہے عمران کی اس بات سے اُسے معلوم ہو چکا تھا کہ بلیک تھنڈر نے کسی مہربانی کی وجہ سے اُسے رہا نہیں کیا بلکہ یہ سب کچھ عمران کی وجہ سے ہوا ہے ۔

" یہ ۔ یہ کیسے ممکن ہو سکتا ہے کہ سپیشل سسٹم آپریٹس بلاسٹ نہ ہوا ہو ___ میں نے تو خود اسے بلاسٹ کیا تھا اور مجھے اس کا بلاسٹنگ کاشن بھی ریسیو ہو گیا تھا ___ اور اگر نہ بھی ہوا ہو تو یہ قطعی ناممکن ہے کہ تم اس سے لیبارٹری کو یا ایس۔ ایچ کو کال کر سکو ___ تمہیں ایس۔ ایچ کے خصوصی کوڈز کا کیسے علم ہو سکتا ہے" ___ ؟ دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا ۔

" جہاں تک تمہارے ایس۔ ایچ کے خصوصی کوڈز کا تعلق ہے ' مجھے واقعی ان کے بارے میں علم نہیں ہو سکتا تھا لیکن جس ٹائپ کا یہ ٹرانسمیٹر ہے اور جس انداز کا کمپیوٹر اس میں نصب ہے اس سے مجھے معلوم ہے کہ خطرے کے لئے بین الاقوامی کال کوڈ ایس۔ ایس۔ وَن اس میں پہلے ہی فیڈ شدہ ہے اور یہ ٹرانسمیٹر ایم۔ ای یعنی موسٹ ایمرجنسی کال کے الفاظ سن کر بغیر کوڈز کے بھی کال لنک کر دیتا ہے ۔ چنانچہ میں نے کوڈز دوہرانے کی بجائے صرف ایس۔ ایس۔ وَن کال کے الفاظ کہے اور پھر موسٹ ایمرجنسی کے کوڈ ایم۔ ای کہہ کر انہیں ڈبل کہتے ہوئے ٹاپ ایم۔ ای یعنی ٹاپ موسٹ ایمرجنسی کے الفاظ کہہ دیئے اور ساتھ ہی تم سے کال لنک کرنے کے لئے کہا۔ اور تم نے دیکھ لیا کہ بغیر خصوصی کوڈز

دوہرائے تمہارے اس سسٹم نے تم تک کال لنک کر دی ۔ باقی رہی یہ بات کہ یہ ٹرانسمیٹر بلاسٹ کیوں نہیں ہوا ___ تو میں اس کی کارکردگی فوری طور پر اس حد تک سمجھ گیا تھا کہ اسے بلاسٹنگ سے بچا لوں ۔ چنانچہ میں نے اس کا لنک اٹیمک بیٹری سے کاٹ دیا تھا اس طرح یہ بلاسٹ نہ ہو سکا ۔ جب کہ تمہیں بلاسٹنگ کا شن مل گیا ___ اس کے بعد اس کی تفصیلی چیکنگ ضروری تھی تاکہ لیبارٹری انچارج کے ساتھ اس انداز میں کال لنک کی جا سکے کہ تم اس سے آگاہ نہ ہو سکو ۔ چنانچہ میں نے اسے کھول کر اس کی بھرپور چیکنگ کی اور میں نے تمہیں پہلے ہی بتایا تھا کہ پاکیشیا میں بھی لوگ سائنس پڑھتے ہیں چنانچہ میں اب اس کی کارکردگی کو مکمل طور پر سمجھ چکا ہوں اور اس حد تک سمجھ چکا ہوں کہ شاید تم بھی اس قدر اس کے بارے میں نہ جانتے ہو گے ۔ نتیجہ یہ کہ میں نے لیبارٹری کال کیا ۔ وہاں لیبارٹری انچارج ڈاکٹر جرگن سے بات ہوئی اور مجھے صرف تمہارے لہجے اور آواز کی نقل کرنا پڑی اور نتیجہ عین میری منشا کے مطابق برآمد ہو گیا ۔ اور ڈاکٹر جرگن نے ڈاکٹر احسن بیگ کو اس کے فارمولے سمیت مین ہیڈ کوارٹر کے حکم کی تعمیل میں یہاں کیبن تک پہنچا دیا ۔ ڈاکٹر شلٹن اسے خود چھوڑنے آیا تھا ___ میں چاہتا تو خاموشی سے جہاز میں بیٹھ کر واپس چلا جاتا لیکن میں نے سوچا کہ تم بعد میں شاید ڈاکٹر جرگن کو غدار سمجھنے لگ جاؤ ۔ اس لئے تمہیں ساری تفصیل بھی بتا دوں اور تمہارا شکریہ بھی ادا کر دوں کہ تمہاری وجہ سے میرے ہاتھ یہ انتہائی جدید ترین ٹرانسمیٹر لگ گیا ہے ۔ دیٹس آل" ___ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کے بٹن آف کرنے

شروع کر دیئے۔ بٹن آف کرنے کے بعد اس نے ایٹمک بیٹری سے اس کی تار کا جوڑ علیحدہ کیا اور اُسے اٹھا کر دوبارہ سیڑھیوں کی طرف مڑ گیا۔ صفدر نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس سے ٹرانسمیٹر لے لیا۔

"آپ کی اس بے پناہ ذہانت نے مجھے حیران کر دیا ہے عمران صاحب"۔ ڈاکٹر احسن بیگ نے ساتھ چلتے ہوئے عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی میری ذہانت بھی آپ کی طرح بھاری پتھر کے نیچے دب کر بے کار نہیں ہوئی" ——— عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ڈاکٹر احسن بیگ ایک لمحے تک تو عمران کی بات نہ سمجھ سکا لیکن دوسرے لمحے وہ بے اختیار کھِل کھِلا کر ہنس پڑا۔

ختم شد

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

مکمل ناول

برائٹ آئی

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

برائٹ آئی۔ ایک ایسی بین الاقوامی تنظیم جو انسانی آنکھوں کے قرنیے سمگل کرتی تھی جس سے بے شمار نابینا افراد کو روشنی مل جاتی تھی لیکن اس کے باوجود وہ مجرم تنظیم تھی۔ کیوں ——؟

برائٹ آئی۔ ایک ایسی تنظیم جس کے پاکیشیا میں سیٹ اپ کے خلاف جب عمران حرکت میں آیا تو عمران کے جسم میں مشین گنوں کی گولیاں اترتی چلی گئیں اور؟

برائٹ آئی۔ جس کے ہیڈکوارٹر کی تباہی کے لئے تنویر کو لیڈر بنا کر ٹیم بھیجی گئی جبکہ جولیا، صفدر اور کیپٹن شکیل بھی اس ٹیم میں شامل تھے۔

برائٹ آئی۔ جس کے ہیڈکوارٹر کے تحفظ کے لئے ایکریمیا کا سب سے خطرناک ریڈ کالر گروپ، پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آ گیا اور پھر تنویر کی ٹیم اور ریڈ کالر گروپ میں انتہائی خوفناک اور جان لیوا مقابلے شروع ہو گئے۔

برائٹ آئی۔ جس کے خلاف کامیابی عمران کے شاگرد ٹائیگر نے حاصل کر لی۔ کیوں؟ کیا تنویر اور پاکیشیا سیکرٹ سروس ٹائیگر کے مقابلے میں ناکام رہ گئے؟

✻ انتہائی تیز ایکشن، خوفناک سسپنس اور جان لیوا مقابلوں سے بھرپور ✻

ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک دلچسپ، ہنگامہ خیز اور منفرد انداز کی کہانی

مکمل ناول

لاسٹ وارننگ

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

کافرستان کی نئی ایجنسی سپیشل سروسز عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل لائی گئی تھی اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں کو حقیقتاً گولیوں سے چھلنی کر دیا گیا۔

وہ لمحہ — جب سپیشل سروسز کے چیف نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کی باقاعدہ چیکنگ کی تھی اور عمران اور اس کے ساتھی واقعی لاشوں میں تبدیل ہو چکے تھے۔

وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھیوں کے لئے آگے بڑھنا ناممکن بنا دیا گیا۔

وہ لمحہ — جب شاگل نے چھاپہ مار کر سپیشل سروسز کی تحویل سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو غائب کر دیا۔ کیوں —؟ کیا شاگل اپنے ملک کے خلاف کام کر رہا تھا —؟

وہ لمحہ — جب عمران اور اس کے ساتھیوں نے لاشوں میں تبدیل ہو جانے کے باوجود مشن مکمل کر لیا اور کافرستان کی سپیشل سروسز اور سیکرٹ سروس لاشوں کے مقابل ناکام ہو گئیں۔ کیوں اور کیسے —؟

انتہائی دلچسپ، ہنگامہ خیز اور منفرد انداز کی کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں ایک یادگار اور لازوال اضافہ

ونڈر پلان

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

ونڈر پلان کافرستان کا ایک ایسا خوفناک دفاعی منصوبہ جس کے ذریعے پاکیشیا کی دفاعی شہ رگ کسی بھی لمحے کاٹی جا سکتی تھی۔

گن سپاٹ جس کی تباہی کے لئے بلیک زیرو بھی سیکرٹ سروس کے ساتھ میدان میں اترنے پر مجبور ہو گیا۔

★ کافرستانی سیکرٹ سروس کا چیف شاگل جو عمران اور اس کے ساتھیوں پر بھوکے بھیڑیئے کی طرح ٹوٹ پڑا اور پھر زندگی میں پہلی بار عمران اور اس کے ساتھی مکمل طور پر بے بس کر دیئے گئے۔

★ عمران جو خوفناک میزائل سمیت ہزاروں فٹ گہرے نشیب میں گولی کھا کر گرا اور؟ نعمانی، چوہان، ٹائیگر اور دوسرے بہت سے لوگ گولیاں کھا کر موت کی وادی میں اترتے چلے گئے۔

عمران گن سپاٹ کو تباہ کرتے کرتے خود موت کے ایسے حصار میں پھنس گیا جس سے فرار ناممکن تھا۔

★ شاگل اور کرنل سنڈاری کے فاتحانہ قہقہے۔ خوفناک دھماکے اور انسانی چیخوں سے گونجتے ہوئے خونی لمحات۔

خوفناک، تیز رفتار اور بھرپور ایکشن پر مشتمل منفرد ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان